The Drinched Book

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222422
UNIVERSAL LIBRARY

نمونہ تصویر میر یر روشن علی صاحب مرحوم مصنف دیوان ہذا

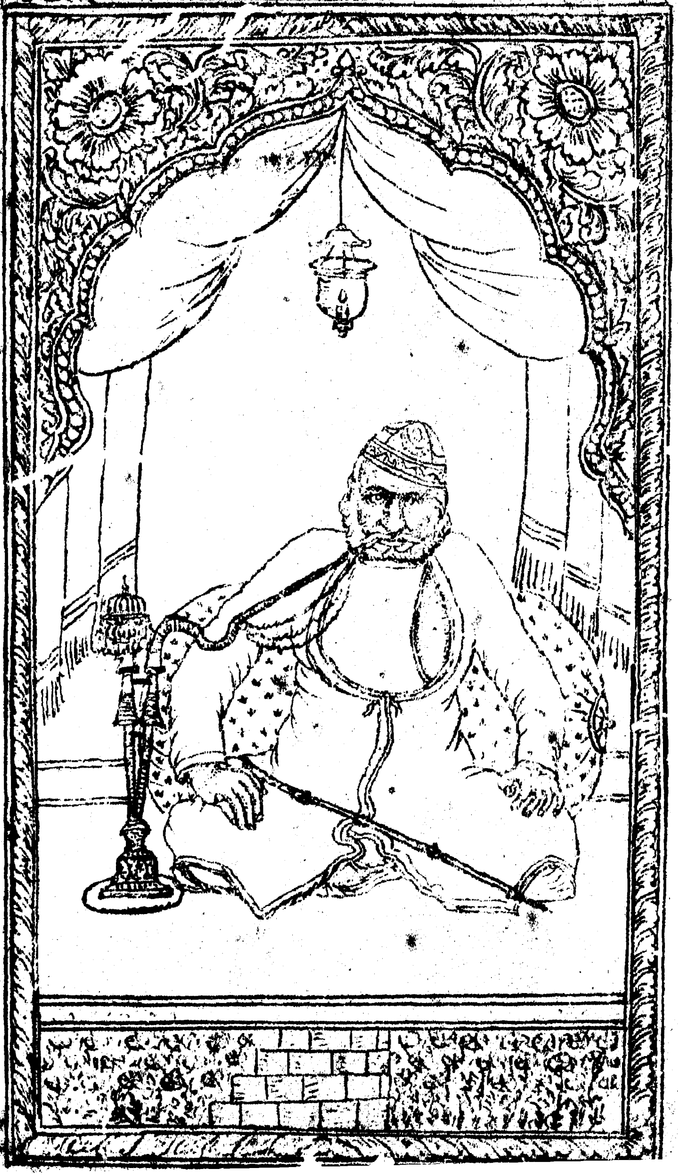

10229
CHECKED 1956
Checked 19

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے بندہ درگاہ لم یزلی سید مقصود علی ولد سید پرورش علی مرحوم و مغفور مصنف دیوان ہذا ناظرین باتمکین کی خدمت مین بصد ادب ملتمس ہے کہ یہہ شیرازہ بندی اوراق پریشان کے والد مرحوم کے رحلت سے پندرہ برس بعد اتفاقیہ ہوئی جسکے اجزاے اکثر کرم خوردہ اور مشکوک تھے اور حسب مصنف علیہ الرحمہ نے نظر ثانی بہی نہ فرمائی تہی لہذا اسقام و فروگذاشت قابل نظر انداز ہین :-

مختصر حالات مصنف

یہان پر مصنف مغفور کے مختصر حالات ناظرین کے دلچسپی اسے

خالی نہ ہوں گے اگرچہ سوانح عمری ایک اولوالعزم شاعر کی جس نے
مختلف صحبتوں مین مختلف کامیابیان حاصل کی ہوں اور اپنے حیات
مستعار کے بیشتر حصہ کو شعرا اور علما کے پرلطف صحبت سے متجاوز
کرکے تقرب سلطانی کے شاندار قابل رشک درجہ تک بلا 19
سنت غیری محض ذاتی جوہر کے بدولت پہنچایا ہو مختصر تحریر کرنے سے
ہی معتدبہ حجم کے ہو سکتی ہے مگر مقصود مقصود اختصار بدرجہ کمال ہے
سید پرورش علی نام تہا بلن کرا ضلع الہ آباد مین تقریباً ۱۲۲۵ ہجری
مین پیدا ہوئی آپ کے مورث اعلےٰ حضرت سید جلال بخاری کے
نام اور اون کے اولاد سے یہہ محلہ تقریباً چھہ سو برس سے اب تک
آباد ہے۔ خدا نظر بد سے بچائے اور تا قیام قیامت آباد رکھے آمین:

آپ فرزند اوسط سید بیدار علی صاحب مرحوم متخلص بہ بیدار نقوی بخاری
کے تھے اگرچہ آپکے برادر اصغر و اکبر یعنے میر سجاد علی صاحب فیاض
و میر اسرار علی صاحب جواد اپنے اپنے وقت مین نامی شاعر تھے مگر
خاندانی فیض عموماً اور جد امجد مولوی سید حامد علی صاحب نثار کا اثر
خصوصاً حضرت مصنف دیوان ہذا پر اس تکمیل سے ہوا تہا کہ اعجاز بیانی
و سحر لسانی اونکا خاص حصہ ہو گیا تہا:۔

آپکا تخلص اُردو مین سحی اور ہیاکل مین انور تہا جو رطب اللسانی

ایک مین تھی اوس سے زیادہ شیرین زبانی دوسرے مین اضافت سخن پر اسقدر قادر تھے کہ ہر زمین شاعری پر نواسے بلند نامی مصنف حضرت ممدوح کا لہراتا تھا:۔ کچھہ دلی شوق صحبت اہل مذاق اور کچھہ آوازہ حسن کلام سے حضرت مصنف بلاد دور و دراز مین جنکے طے منازل بعیدہ کے لئے بکثرت کوئی سبیل نہ تھی شریک بزمہاے مشاعرہ ہوا کرتے تھے ۔ اولاً شاعر نازک خیال جناب مرزا کلب حسین خان بہادر مرحوم متخلص بہ نادر ڈپٹی کلکٹر اٹاوہ سے لطف صحبت رہا۔ بعدہ اعلےٰ حضرت محمد علی شاہ جنت آرامگاہ کے زمانہ سے بقیہ ایام زندگانی تک اکثر و بیشتر شہر لکھنؤ کے قدردانیون نے صاحب ممدوح کو باہر جانے نہ دیا گو باوقات مختلف کانپور۔ آگرہ۔ جونپور۔ پٹنہ۔ بنارس۔ کلکتہ۔ وغیرہ وغیرہ کیطرف بسبب شیرین کلام حلاوت تاب کے قدردانیون سے اتفاق سفر ہوا کیا:۔

اگرچہ آپکا کلام از ابتدا تا انتہا رنگ عاشقانہ لی ہے اور ایک رند مشرب مستانہ مزاج کے افکار کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے مگر آپکا دامن انقابت العنب کے چھینٹ سے کبھی داغدار نہین ہوا۔ بزم و رزم مین آپ اپنے آن بان پابندی صوم وصلواۃ اور وضعداری مین مستحکم رہے جسطرح مجالس عشقیہ مین

آپ کے کلام سے ایک خاص دلچسپی اہل مذاق کو ہوتی ہے اوسیطرح جب آپ محافل عزائیہ مین بنظر اکتساب ثواب اخروی رونق افروز ہو کر حلاوت ایمانی وچاشنی روحانی حاضرین محفل کو دیتے تھے تو آپ کے خدا ساز خوش الحانی اور باقاعدہ سوز خوانی سے ایک عالم وجد طاری ہو جاتا تہا اور اپنے تصنیفات کیا اردو کیا بہاکہا تو اس خوبی سے پڑہتے تھے کہ مد تصنیف را مصنف نیکو کند بیان ؁ گویا مخصوص اونہین کے شان مین موضوع وموزون سمجہا جاتا تھا:-

اخلاقاً آپ اوس شرافت نفسی سے متصف تھے جو اعلےٰ درجہ کے اکابر واعاظم کا دستور العمل ہے کبھی لذائذ دنیاوی پر اپنے شرف نفسی کو طامع نہین فرمایا اور حصول جاہ ومنزلت کے لئے اپنے کو کبھی پابند قیود ظاہری نہ کیا- چنانچہ یکے از اقارب حضرت سلطان اودھ یعنے عالیجناب نواب مرزا حیدر شکوہ بہادر اعلےٰ اللہ مقامہ سے باوجود مدت کے رسم وراہ وبے تکلفی کے محض بخیال قیود وپابندی کہ شایبہ اطاعت ہے ترک صحبت فرماکر الہ آباد مین ملازمت سرکاری خدمت تہانہ داری جو جزو حکومت رانی ہے قبول کرلی جسپر جناب نواب صاحب

ممدوح الشان نے افسوس و حیرت سے رقم فرمایا کہ سبیل ملازمت شایان عزت کی یہان کمی نہ تھی جو اباعرض کیا کہ آزادی طبع دیدہ و دانستہ پابندی نہین چاہتی۔ جناب نواب صاحب ممدوح نے مذاق حکمرانی دریافت فرماکر وفور شفقت سے عمدہ اور چیدہ ہتیار سلحخانہ شاہی سے مرحمت فرمائی جو زمانہ غدر تک موجود رہے۔ یہہ بہی شرافت نفسی ہے کا باعث تہا کہ جب بعد تسلط غدر پولیس کا انتظام ہوا تو وردی پہننے سے اکراہ ملکہ ترک روزگار کر کے راہی لکہنؤ ہوے اور وہان کمپ دلکشا مین صدر بازار کی کوتوالی جو مرکوز خاطر تہی پائی جسپر تخمیناً بارہ سال تک سرفراز رہے بعدہ بوجہ پیرانہ سالی مستعفی ہوئے:۔

سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کے قدر افزائیون سے سفر کلکتہ کا اتفاق ہوا اور بحکم حضرت ظل سبحانی وزیر السلطان مرحوم نے ڈلی والی کوٹھی مین فروکش کیا وہان کے اکثر مشاعرون مین حضرت ممدوح احترامات سلطانی سے سرفراز ہوئے ایک غزل مٹیابرج کے مشاعرے کی جو بدرجہ غایت مقبول عام اور

اور زمانہ نزد اہل موسیقی ہے داخل دیوان ہذا ہے سنہ ۱۲۹۱ ہجری
مین سخت علیل ہو کر وہان سے وطن تشریف لائے اثنا سفر مین
چیدہ کلام جو اوس وقت تک نہایت جانفشانی سے جمع کیا تھا
بوجہ علالت و مسافرت تلف ہو گیا اِس کا صدمہ تو تھا ہی اور
ادہر علالت نے یوماً فیوماً ترقی کی چنانچہ ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۳
کو پینسٹھ ۶۵ برس کے سن مین اس دار ناپایدار سے کوچ فرمایا

اِنا للہِ وانا الیہ راجعون ۵

قطعہ تاریخ وفات مرحوم از کمترین خلایق تنگ خاندان
عاصی پر معاصی سید مقصود علی

وفات قبلۂ کونین کا سنہ
لکھو اک مادہ وہ مختصر سا
اگر پوچھے کوئی مقصود تاریخ

کہان اظہار تم کرتے پھروگے
جسے ہر شخص آسانی سے پڑھ لے
تو کہہ دینا سخی جنت مین پہنچے
۱۲۹۳ھ

میرے والد قبلۂ کون و مکان
چل بسے دنیا سے جب سوئے ارم
سال رضوان نے کہا مقصود سے

نامزد با نام زیبا سے کئے سخی
خلد میں یزدان نے کی جا سخی
جنت موہوب میں آئے سخی
۱۲۹۳ ہجری

تمت

بفضل خالق کون و مکان المشتہر باسم ...

دیوان پربہار جناب میر پرورش علی صاحب مرحوم و مغفور المسمی بہ

نصف شہی

موسوم باسم تاریخ

مظہر

باہتمام جناب مرزا علی صاحب ناظر صدر انارکلی خانہ بندوبست

بدار الامان ... مطبع ... مطبوع

یا علی

دیوان اوّل

ردیف (۱) الف — بسم اللہ الرحمن الرحیم — (۱) الف

شیدا ہون نبی کے اوس وصی کا
روضہ ہے نجف مین جس ولی کا

احسان خدا کا اور نبی کا
شیدہ جو محب ہوا علی کا

بندے کو خدا کہین نصیری
ایسا رتبہ ہو آدمی کا

ہون تیغ زنی سے جن مسلمان
بس خاتمہ ہے بہادری کا

سایل کے لئے بکا حب اکثر
شیدہ ہے فقیر اوس سخی کا

خیبر کا در اوکھاڑ لینا ہو
یہہ کام نہین ہے ہر کسی کا

ہو کیون نہ خدا کے گھر کا مختار
کعبہ مولد ہو جس ولی کا

روندے میری خاک کو الہی
جو راکب دوش تھا نبی کا

حیدر ہے وہ کافرد ہمارا
مرحب کشتہ تھا جس جری کا

ایسی یہہ غزل کہی گئی ہے
مقبول کلام ہے سخی کا

یہ معلوم کہ پھر آسکیگا	بیٹھے آج کہاں جائیگا
مرقد کشتہ پہ جب آئیگا	دل میں کچھ سوچکے پچھتائیگا
ہم تو سمجھے تھے کہ جلد آئیگا	خیر اب پوچھ کے گھر جائیگا
غیر کو بوسے دہن تنگ کے	کچھ میرا منھ تو نہ کھلوائیگا
میرے کہنے میں نہیں ہے دل اگر	آپ ہی کچھ اسے سمجھائیگا
ایسا تو بوسہ لب شیرین ہے	وہیں گھول کے پی جائیگا
دولت وصل ہے غنیمت دل کی	آنکے کچھ آپ بھی فرمائیگا
جمع خاطر رہے اے اہل قبور	ہم بھی آتے ہیں نہ گھبرائیگا
وقت سے کہتے ہیں لب شیرین کے	کچھ مٹھائی ہمیں کھلوائیگا
نزع میں پاس آکے کیوں بیٹھے	اوٹھیے اوٹھئے نہیں گھبرائیگا
صاف تجھ سے ہیں تکلف کریں	ملک الموت سے فرمائیگا

قطعہ

آپ پر مرنے سے حاصل کیا ہا	فاتحہ میں تو نہ بلوائیگا
شیخ جی جنت کی برائی کیجے	اپنے اللہ سے کھبر پائیگا
کعبہ میں صنعت کلامی سن لی	بتکدہ میں نہ کبھی آئیگا

بوسے لعل سخی مانگتا ہے
ایک دیجیگا تو وہ شش پائیگا

وہاں سخی دل کو نہ لے جائیگا	ہاتھ سے کھو کے نہ پھر آئیگا

تذکرہ ہجر ہی کا سن لیجئے
وصل کے ذکر مین شرمائیگا

شیخ جی پند ہمین سے ہر وقت تا
کبھی اس دل کو نہ سمجھائیگا

ہمکو ہے حکم جو مرجانے کا
پھر لیے کیلئے ہی نہ رہ جائیگا

اون سے آنکھین جو دیکھا نیکو کہا
بولے پیار نہ ہو جائیگا

سر کو کھٹے ہین بجائے قران
اسکی جھوٹی نہ قسم کھائیگا

لاش اوٹھا نیکو اگر آئین لوگ
رو کے کا او نہین سمجھائیگا

نہین معلوم کہان دفن کرین
بس یہین خاک مین ملوائیگا

بس سخی شام ہوئی آؤ ٹہلئے
شعر خوانی کو نہ اب جائیگا

رنج ہے ملال آج کیسا
دلبر ہے ملال آج کیسا

اوس غال سے کیا ملی ہی ذلت
اختر ہے ملال آج کیسا

بے یار نہین ہوا ترا دور
ساغر ہے ملال آج کیسا

کیا آئی ہے یاد تیغ قاتل
اس سر ہے ملال آج کیسا

ہے راحت وصل کے جو آمد
مضطر ہے ملال آج کیسا

اندر میری آہ سن کے بولے
باہر ہے ملال آج کیسا

کیا آئی ہے کچھ خبر سخی کی
کمتر ہے ملال آج کیسا

ناخوش جو ہو گلبدن کسیکا
کیا بھائے اوسے سخن کسیکا

گل کی مجھے کیون کلی دیکھائی
یاد آگیا پھر دہن کسیکا

ہر سنگ کی کوہ پر صدا ہے
یان دفن ہے کوہکن کسیکا

کرتے ہو پسند وحشت دل
لیجاؤگے کیا ہرن کسیکا

بہولی ہے صبا قبائے گل پر
دیکھا نہین پیرہن کسیکا

عاشق ہی کے جب نہ کام آیا
کس کام کا بانکپن کسیکا

آجائے کسیکی موت مجھکو
ملجائے مجھے کفن کسیکا

سینہ سے ہمارا دل نہ لیجاؤ
چھڑواتے ہو کیون وطن کسیکا

۶ کاٹے ہین سخی ہی کی غزل وو
بہاتا ہی نہین سخن کسیکا ۷

اون کی چتون مین دل نہ مل جاتا
تو یہہ سکہ ہمارا چل جاتا

شمع تہا یار جو پگھل جاتا
اور مین پروانہ تہا جو جل جاتا

کیا کہین سیر کو وہ گل نہ گیا
باغ کا رنگ ہے بدل جاتا

گور ہی سے نہ بن پڑی ورنہ
اژدہا تو ہمین نگل جاتا

اتنے پستان نکالے صاحب
اتنے سن مین انار پھل جاتا

صدمے گھیرے ہین ہجر مین دم کو
سانس پاتا تو یہہ نکل جاتا

کیا گراتا سخی یہہ چرخ مجھے
یا علی کہتا اور سنبھل جاتا

وصل سے رہتا ہے انکار یہہ کیا
او سبب کہتے ہو گنہگار یہہ کیا

اسقدر آنسوؤن کے تار یہہ کیا
دیکھ اسے چشم گہربار یہہ کیا

دل لگی ہوتی ہے خوش ہونیکو
تم تو ہونے لگے بیزار یہہ کیا

جسکے گھر جاتے نہ تھے حضرت دل
وہان لگے پہاندنے دیوار یہہ کیا

کیسا اے دست جنون چاک کیا
ہین گریبان مین ابھی تار یہہ کیا

اتنا اترا تہا کہ یوسف نہ کسو
گالیان دین سر بازار یہہ کیا

الفت چشم مین ہم مر بہی گئے
یہہ نہ پوچھا ہوسے بیمار یہہ کیا

تیغ ابرو کے سزاوار تھے ہم
آپ باندھ آئے ہین تلوار یہہ کیا

آجکل آپ کے گیسوے سیاہ
بر سر ظلم ہین سرکار یہہ کیا

بدلی نیت تو بگڑ کر یہ بولے
ہان خبردار خبردار یہہ کیا

کہدین انکار پڑھے بے سوال ہم
اے سخی دوست کے لئے پیار یہہ کیا

دیکھنا ماجرا سمندر کا
ایک قطرہ ہے دیدۂ تر کا

اب قرینہ ہے وصل دلبر کا
پوچھتے ہین پتہ مرے گھر کا

ایک مدت سے غل تہا محشر کا
شور نکلا وہ یار کے گھر کا

وصف لکھونگا تیغ حیدر کا
ہر قلم جبرئیل کے پر کا

تو سخی سے سوال سب زر کا
اور کہو نیکو ہین وہ کچھ گھر کا

لو میرے نامہ بر کی خبر نہیں
پر اوڑتا آتا ہے کبوتر کا

خضر آئیں تو اوسکے کوچہ میں
راستہ بھول جائیگا گھر کا

روز بانوبہ یار سے گر نا کر
کچھ یہہ دستور ہو گیا سر کا

رخ سے کچھ کچھ ہے کم ہی آئینہ
دیکھئے پیچھا ہے سکندر کا

خضر راہبر کا یان کیا کام
اون کو رستہ بتائیے گھر کا

٦

شاعروں میں سخی جو سچ پوچھو
ہمکو بھایا کلام صفدر کا۔

٧

کوہ دیر اسے بیابان میرا
قیس و فرہاد پہ احسان میرا

ایسا فرقت سے ہوا ہے لاغر
مور سمجھے گا سلیمان میرا

چھوڑ سے دیتا ہوں اکیلا پاکر
یاد رکھیگا یہہ احسان میرا

قید ایک حور کے گھر میں ہوں میں
رشک فردوس ہے زندان میرا

رحم کر دیگا حساب یار سے
عفو ہو جائیگا عصیان میرا

مر گئے ہم تو کہا کافر نے
شیفتہ تھا یہہ مسلمان میرا

١٢

مجھسے پردہ میں سخی وہ بولا
ذکر آئے نہ کہیں ہان میرا

١٣

گل رخسار یار کیا کہنا
رنگ لائی بہار کیا کہنا

نوک مژگان یار کیا کہنا
نشتر دل فگار کیا کہنا

پاے نازک سے یہ امید نہ تھی / خوب روندا غبار کیا کہنا

کس مزے کی ہے آبلو بھی خلش / واہ وا نوک خار کیا کہنا

وقت گلگشت کب وہ سنتے ہین / کہیے بلبل ہزار کیا کہنا

بخشتین ہم گناہگارونکی / میرے آمرزگار کیا کہنا

شب فرقت پلک نہین لاگی / دیدۂ انتظار کیا کہنا

جبرئیل امین کے پر کاٹے / مرحبا ذوالفقار کیا کہنا

ایسے مغرور کو کیا ہموار / عجز اور انکسار کیا کہنا

پھول ہر نقش پا پہ کہتے ہین / لاقدم لون نگار کیا کہنا

وصل کے واسطے کرونگا عرض / اور ہے میرے یار کیا کہنا

اوسکے کوچہ کی خوب اوڑائی دہول / سخی خاکسار کیا کہنا

جدہر دیکھتے ہو ادہر دیکھ لینا / تو صاحب ادہر ایک نظر دیکھ لینا

دہن یار کا اور کمر دیکھ لینا / سخی مختصر مختصر دیکھ لینا

جو پوچھین کہ کیا شغل ہے یاد رکھین / تو کہنا کہ سوے قمر دیکھ لینا

جگر اور دل اونکے بستے کہ گھر ہین / ادہر دیکھ لینا اودہر دیکھ لینا

برستے ہوے آج آتے ہین بادل / ذرا اونکو اے چشم تر دیکھ لینا

ملینگی کبھی اونکی آنکھوں سے آنکھین / لڑینگی نظر سے نظر دیکھ لینا

سخی کچھ وہ مٹی مین لیتے گئے ہین
ذرا اپنا دل اور جگر دیکھ لینا

الفت گیسوے دوتا لایا
کس بلا مین پڑا مین کیا لایا

لے گیا دلکو مین جو مٹھی مین
دور سے کہتے ہوے کیا لایا

لو بتو سوے کعبہ جاتا ہون
پھر ملونگا اگر خدا لایا

اپنی اپنی پسند ہے یہہ تو
وہ جفا لائے مین وفا لایا

اوٹھکے باہر کہین گئے ہین سخی
بیٹھے بیٹھے مین ابھی بلا لایا

تم اگر دو نہ پیرہن اپنا
چرخ سے مانگ لون کفن اپنا

آگے کرتے تھے اسطرح پامال
یاد تو کیجئے چلن اپنا

آج ہم جان دینے آئے ہین
کچھہ دیکھاتے ہو بانکپن اپنا

شانہ زلفو مین وان نہین الجھا
سانپ دکھلا رہا ہے پھن اپنا

یاد رکھیو ہماری پامالی
بھولیو مت کبھی چلن اپنا

یا کہو ہم کنوین مین ڈوب مرین
یا دکھاؤ چہ ذقن اپنا

ہم وہ بلبل نہین جو باغ کو جائین
کوچہ یار ہے چمن اپنا

ہمکو دکھلا کے تنگ کرتے ہین
گہ کمر اپنی گہ دہن اپنا

جسکو کہتے ہین لوگ شعر کرتا

(۱۴) اے سخی ہے وہی وطن اپنا (۴)

نہین ایسا رخ روشن کسیکا — تمہارے آگے کیا جوبن کسیکا
ہمین بے آہ و نالہ کے نہین چین — او نہین بہاتا نہین شیون کسیکا
تمھین کو دوستو نسے ہی عداوت — کبھی ہمکو سنا دشمن کسیکا
جہان کرنیلگے شوخی چکارے — ہمین یاد آگیا بچپن کسیکا
پس مردن تمھین یاد آئینگے ہم — جو دیکھوگے کہین مدفن کسیکا
لگایا ہاتھ آنچل مین تو بولے — اجی پھاڑو گے کیا پیراہن کسیکا

(۱۵) چھوڑا یا عشق نے گھر بھی سخی سے — گئے پکڑے ہوئے دامن کسیکا (۱۶)

دل ہی میرا نقطہ ہے مطلب کا — یا جگر بھی ہے آپکے ڈھب کا
قیس و فرہاد سے مین ہون واقف — ہو چکا ہے مقابلہ سب کا
کھائی ہے ایک نئی مٹھائی آج — بوسہ پایا ہے یار کے لب کا
میکدہ مین شراب پیتے ہین — یہہ پتا ہے ہمارے مشرب کا
شیعہ سنی مین تو بکھیڑے ہین — نام لون کس کے آگے مذہب کا
ملک الموت سے کہو پھر جائین — جیتے جی مرچکا ہون مین کب کا
آپ فرماین ہجر کا احوال — مین کرون ذکر وصل کی شبکا
صبحکو جھونکے نیند کے کیسے — کہین جاگا ہوا ہے تو شب کا

اوس کے کوچہ کی بھیک چاہئیں
شوق جاگیر کا نہ منصب کا

رہے دن بھر وہ مدعی میرے
یاد کرکے معاملہ شب کا

برگ گل آمین تیرے بوسے کون
تجھہ مین ہے ڈہنگ یار کے لب کا

(۱۶) نقد دل دیتا ہون تو کہتے ہین
واہ ایسا سخی ہے تو کب کا (۱۴)

کعبہ نہاد مین جسے دل سمجھا
سنگ اسود تھا جسے تل سمجھا

پھر سمجھائیے کامل سمجھا
تمکو کیا کیا نہ میرا دل سمجھا

آج طوطی کی ذہانت دیکھی
میری تقریر یہ مشکل سمجھا

زلف مشکین سے جو الجھین نہ حضور
کی خطا مین جو سلاسل سمجھا

(۱۷) بدر کو داغ سے لگے کیون نہ سخی
کیون اوسے طرف مقابل سمجھا (۴)

خوشی آپکی خیر کل جائے گا
مگر دل کو میرے نہ مل جائے گا

کہان دنکو گھر سے محل جائیگا
ابھی جیٹھے مین نکل جائے گا

میرے دل مین آنیسے یہہ فایدہ ہے
ذرا اور سانچے مین ڈہل جائیگا

بہلا میری آغوش مین بیٹھئی تو
جو تکلیف دون تو مچل جائیگا

وہ آئین مرے پاس تو حضرت دل
کہین وہ گھڑی آپ ٹل جائیگا

کہون رو رو کے شبکو مین شمع سوزان
مگر مجھسے پھر آپ جل جائے گا

(۱۸)
سخی بیٹھئے ہٹ کے کچھ او سلے ذرے
بڑی بھیڑ ہوگی کچل جائیے گا
(۶)

ہائے کیا بیکار میرا سن گیا | روز یون ہی رات گذر دن گیا
بد نصیبی ہو ہماری دیکھنا | ایک دل پایا تہا وہ بھی چھن گیا
یہہ شب فرقت مین کیا سوجھی مجھے | سب ستارے آسمان کے گن گیا
دو گروہ تکتے تھے مولا مرتضے | خلق سے سردار انس و جن گیا
ڈھونڈتے ہین پیری مین پہر عہد شباب | کسطرف جائین کدہر وہ سن گیا

(۱۹)
اے سخی دلی مین اب شاعر کہان
ذوق و غالب مر گئے مومن گیا
(۵۱)

خیر گذری جو زبان پہ سنبل تہا | آج برہم مزاج کاکل تہا
دل لیا میرا گو تامل تہا | عارفانہ او نہین تجاہل تہا
یار اور ہم تھے جس زمانہ مین | بوی گل تہی نہ شور بلبل تہا
دل نالان میرے فرقت مین | کہین ہل چل کہین تنزل تہا

(۲۰)
پوچھو حال سخی نہ فرقت مین
راتدن اشک کا تسلسل تہا
(۷)

دیکھے دل چپ رہا نہین جاتا | مفت نقصان سہا نہین جاتا
سر کے بل آج جائینگے وان تک | پاؤن سے تو چلا نہین جاتا

لوگ روئیں نہ میری میت پر — میں کسی سے خفا نہیں جاتا
اوس نے پھر بول چال کی موقوف — کیا کہیں کچھ کہا نہیں جاتا
ہار گل سرمہ مسی عطر پھولیل — اوسکی تیزی بن کو کیا نہیں جاتا
شب کو تنہا کبھی گئے تو کہا — بھیڑیا تمکو کھا نہیں جاتا

(۲۶) حال مرگ سخی نہ ہم سے کھو
سانحہ یہہ سنا نہیں جاتا (۷)

یوں تو ملنے کو کیا نہیں ملتا — اے سخی آشنا نہیں ملتا
کوچۂ یار تک جو پہونچی ہے — اب دماغ صبا نہیں ملتا
بت پرستی سے فایدہ کیا ہے — اسسے تو کچھ خدا نہیں ملتا
کوئی یہہ تو سبکروی دیکھے — یار کا نقش پا نہیں ملتا
مسجدوں میں تلاش کرتے ہیں — شیخ جی کو خدا نہیں ملتا
آسمان پر ابھی سے چلے جاتے — کیا کہیں راستہ نہیں ملتا

(۲۳) گم کہاں میں کمر کی الفت میں
کچھ سخی کا پتا نہیں ملتا (۹)

میں نے پوچھا کہ پھر آنا ہو گا — بولے ہاں مضطرب آنا ہوگا
صبحکو کہتے ہیں اب جاؤ — پھر ہمیں شام سے آنا ہوگا
آج تو مہندی ملی پاؤں میں — کل کہیں کسکا بہانا ہوگا

قطعہ

رنج فرقت دیجاتے ہین مجھے | اب یہی ہوکہ مین کہانا ہوگا
موت کی تفرقہ پردازی سے | ایکدن قبر مین جانا ہوگا
ساتھ اعمال فقط جائین گے | دوست ہوگا نہ یگانہ ہوگا
پہلوے غیر مین جا بیٹھین گے | جب میرے دلکو دکھانا ہوگا
یار آباد رہنے دنیا مین | کبھی میرا بھی زمانا ہوگا۔

(۲۳)
ذاکری ہی نہین کافی ہے سخی
کربلا بھی تمھین جانا ہوگا
(۹)

آنکے تربت پہ ایک صدا دینا | سوتے ہونگے ہمین جگا دینا
ہو مبارک مرا دعا دینا | ایک بوسہ رہ خدا دینا
مصحف رخکا عشق جاے کہین | مجکو قرآن کی ہوا دینا
دل مرا دیکھہ کر لگے کہنے | ایسا آئینہ مجکو لا دینا ہو
رخصت اے آہ دل خدا حافظ | جاتے ہی عرش کو ہلا دینا
پھول کیا ہونگے میری تربت پہ | بس فقط ناک بہون چڑھا دینا
دیکھیو یون کہلتی ہے کلی گل کی | ہان میری جان مسکرا دینا
وہ کبھی وعدہ پر نہ آئین گے | یاد آیا اگر بھلا دینا ہو

(۲۴)
گو سنے پاس سے گالیان کھائین
اے سخی پھر انہین دعا دینا
(۸)

نیمچہ کس کی کمر یاد آیا مو
شاید اون کو میرا سر یاد آیا

دور کے ڈہول سہاؤن سچ ہے
حور دیکھے تو بشر یاد آیا

دوسرا بھی میرا پہلو تاکا
لے چکے دل تو جگر یاد آیا

جب کہا مین نے کہ پھر آئیگا
بولے آ بین گے اگر یاد آیا

کبھی ہنستے ہین کہ یان کیون آئے
کبھی روتے ہین کہ گھر یاد آیا

آیئے آیئے اللہ اللہ
آج کیا ہے جو یہ گھر یاد آیا

عین بارش مین بلایا ہے مجھے
بالیقین دیدۂ تر یاد آیا

٢٥ ٥

جب سخی کوئی مسافر دیکھا
ہمکو اپنا بھی سفر یاد آیا

دیر سے سوئے کعبہ ہو آیا مو
شیخ کی جان کو مین رو آیا

چشم گریان سے اپنے مل کر
آج مین اوس کے پاؤن دہو آیا

لب کا بوسہ طلب کیا تو کہا
گھر سے تو جا کے مونھہ بھی دہو آیا

مین اچانک جو سامنے پہونچا
چونک کر بول اوٹھے کہ لو آیا

(٢٦) (١٥)

دیکھین کب بندہ والے کہتے ہین
کربلا مین سخی سبھی ہو آیا مو

کیون گئے تہے جو نہین آنا تہا
ایسا بھی آپ کو کیا جانا تہا

ہاے جو سکے اسے چہوڑ آنا تہا
اور کچھ دل کے عوض لانا تہا

دل ہے کچھہ دہوکہی مین اوسکے آیا — مین نے تو خوب اوسے پہچانا تہا
ہے نگیتا کوئی یہہ دل ہمسے — کیا کہین آپکا فرمانا سعتا
اسطرف بزم مین ہم تہے وہ بہی — اوسطرف شمع تہی پروانہ تہا
عید مین بہی نہ مجھے ذبح کیا — ایکدن تو میرے کام آنا تہا
دل کی دل ہی مین رہی ہے میری بات — وہ نہ آئے جنہین سمجھانا تہا
آپکے پاس تو اچہا نکلا — ہمنے اس دلکو برا جانا تہا
آئینہ اون کو مکدر کرتا ہو — اس دل صاف کو دکہلانا تہا

اس سے رہتے ہو اذیت مین سخی
ایسے دل کو کہین پہینک آنا تہا

غیر سے وان نفاق ہو جاتا — تو عجب اتفاق ہو جاتا
اور کوئی مرض نہین ہے مجھے — دفع درد فراق ہو جاتا
اپنے دل کا جو حال ہم کہتے — اون کو بہی اشتیاق ہو جاتا
اتنی صورت وصال مین ہے مری — ہجر ہوتا تو قاق ہو جاتا ہو
بچ گیا ہجر مین اطاعت سے — طفل اشک آج عاق ہو جاتا
آبی ہوتا تو یار کا کوٹھا — چرخ نیلی رواق ہو جاتا
گالی تم دیتے بوسے ہم لیتے — آج کچھہ تو مذاق ہو جاتا

اے سخی روز وصل کا پیغام

(٢٧) ایکدن اتفاق ہو جاتا (٨)

پہلو مین بیٹھ کر وہ پاس سے گیا
دل تو تھا ہی نہین چور لے گیا

ہجر مین غم بھی ایک نعمت ہے
یہہ نہ ہوتا تو آج کہاتے کیا

مرغ دل ہی کا کچھہ رہا مذکور
اور بے پر کی وان اوڑاتے کیا

راہ کی چھیڑ چھاڑ خوب نہین
وہ بگڑتا تو ہم بناتے کیا

صدمہ حاصل ہوا الم لائے
اور کوچہ سے اوسکے لاتے کیا

شیخ جی کہتے ہین غنا کو حرام
اون سے پوچھو نہین بہگاتے کیا

لاغری سے کفن مین تھا بھی مین
میری میت کو وہ اوٹھاتے کیا

خاک اوس کوچہ کی نہ لا سکتا
تو سخی قبر مین بچھاتے کیا

٢٨ ١٠

جائے وان باد صبا ہمکو کیا
اون کو بتلاے ہوا ہمکو کیا

جا دل اوس زلف مین جا ہمکو کیا
شامت آئے کہ بلا ہمکو کیا

سامنا دیدۂ تر کا نہ کرے
یون برس جائے گھٹا ہمکو کیا

کیون لبون کو یہہ ابھی جنبش تھی
مونہہ ہی مونہہ مین بہکتا ہمکو کیا

دیکھین کہنا ہے خدا حشر کے دن
تمکو کیا غیر کو کیا ہمکو کیا

کیجے ذبح ہمین بسم اللہ
خود ہی پچتائیگا ہمکو کیا

مثل شیطان اوسے بہکائین رقیب
تو یہہ لاحول ولا ہمکو کیا

گالیان دینے لگے کیون سنکر
لو نہ اب دینگے دعا ہمکو کیا

سن تو آروح کہ اس مرنے پر
کہتی ہے خلق خدا ہمکو کیا

۱
آج مدفن پہ سخی کے ہے ہے
کیا کہین رنج ہوا ہمکو کیا
۹

ردیف ب

رخ روشن دکھاے صاحب
شمع کو کچھہ جلاے صاحب

روح ہوکر سماے صاحب
میرے قالب مین آئے صاحب

شیخ جی ہو تمہین سرود حرام
آپ اپنی نہ گائی صاحب

وصل کی شب قریب آئی ہے
اب نہ مہندی لگائے صاحب

خون عشاق ہے معاف ہین
شوق سے پان کھائے صاحب

مین تجلی طور دیکھونگا
آج کوٹھے پہ آئے صاحب

آپ دل مین بگاڑ کہتے ہین
بس نہ باتین بنائے صاحب

چشم تر رونے پر ہے آمادہ
اور سمو کبھی سنائے صاحب

۱
بوسۂ رخ تو چاہتے ہو سخی
تمہین موں منہ کی نہ کھائے صاحب
۷

ردیف پ

سخی سے چھوٹ کر جائینگے گھر آپ
ابھی کچھہ خبر بھی ہے ہین کہاں آپ

وہ عاشق ہین کہ مرنے پر ہمارے
کرینگے یاد ہمکو عمر بھر آپ

پری سمجھین پری حورین کہین حور
ہوئے کس نور کے پیدا بشر آپ

نہ عاشق ہین نہ مائل ہین نہ معشوق
ادھر ہم ہوگئے ہین اور ادھر آپ

دکھائینگے ہم اپنی لاغری بھی
ابھی ڈھونڈیئے اپنی کمر آپ

میرے نالے اگر سننے کا ہے شوق
تو صاحب ہاتھ رکھئے کان پر آپ

۱
رسائی اوسکے زلفون تک ہو گی
سخی بے فایدہ مارین سر آپ
۶

ردیف ت

دولھن بنی اگر بن آئیگی رات
ہمین سب سے ستمگر سے نہ بھائیگی رات

ہمین پھر مین خون رولائیگی رات
ہمارے لہو مین نہائیگی رات

بہت خواب غفلت مین جی ڈر گیا
اوٹھو سونے والو پھر آئیگی رات

ہم اوس سے زیادہ سیہ بخت ہین
ہمین تیرگی کیا دکھائیگی رات

نہ ٹالے ٹلیگا یہہ روز فراق
قسم آج آنیکے کھائیگی رات

۲
سخی اوٹھکے بیٹھی ہے گھر پر سے
بس اب جان ہی لیکے جائیگی رات
۹

نہ بچپن مین کہو ہمکو کڑی بات
نہ کھلاؤ کہ چھوٹا منھ بڑی بات

سنو تو گوہر دندان کی تعریف
ابھی ہو جائیگی موتی کی لڑی بات

بڑے اندھیر کی تزئین ہے آج | نہ ہونے دیگی مسی کی دھڑی بات
جہان اغیار اونکے پاس بیٹھے | وہین بس ہو گئی کوئی گھڑی بات
پیام وصل پر وہ ہو گئے ترش | غضب آیا کہٹائی مین پڑی بات
ہم اون سے آج کا شکوہ کرینگے | اوکھاڑینگے وہ برسون کی گڑی بات
طبیعت اونکی ہے کچھ اوکھڑی اوکھڑی | کسینے پھر زبان سیری جڑی بات
یہہ کس مژگان کی برچھی کا تھا مذکور | انی ہوکر کلیجہ مین اڑی بات

سخی وہ یون تو بولینگے نہ ہمسے
کبھی ہو جائیگی دہو کے ڈھری بات

گفتگو ہو بلی زبان بہت | ہین لگائے رقیب کان بہت
کیون نہ گردش اوٹھائے جہان بہت | ایک ہین اور آسمان بہت
گالیون کی روش کو کم کیجیے | آپکی چلتی ہے زبان بہت
دل کلیجہ دماغ سینہ وچشم | اون کے ہین نشانے کے مکان بہت

ماہ سارخ سخی کو دکھلایا
آج تو تھے وہ مہربان بہت

ردیف ٹ

ترے تیور ہین اونکی ہے بڑی ہٹ | بہلا ہوان تو مینے جا کی ہٹ
جوانی مین مزاج اونکا نہ بدلا | وہی بچپن کی خو ہے اور وہی ہٹ

نہ پوچھو کون آیا دفن کے بعد
گئے جب قبر پر سے آدمی ہٹ

بہلا کسطرح کوئی پاس بیٹھے
کہا کرتے ہیں آپ دم ہر گھڑی ہٹ

سخی ہمکو تو بے لپٹے نہیں چین
لپٹنے میں وہ کہتا ہے ابھی ہٹ

ردیف ث

غیر سے بات ہو ہمیں کیا بحث
یا ملاقات ہو ہمیں کیا بحث

کرم و لطف غیر پہ وہ کریں ہو
ترک عادات ہو ہمیں کیا بحث

آسگئے تو خاطر رقیب نہ تھی
اب مدارات ہو ہمیں کیا بحث

رخ روشن چھپائیں زلفوں میں
دن کی اب رات ہو ہمیں کیا بحث

منع کرتے ہو ہم نہ روئیں سگے
لو نہ برسات ہو ہمیں کیا بحث

کیوں کہیں ہم رقیب کو نہ چھوئیں
ہات میں ہات ہو ہمیں کیا بحث

ہم تو ہیں جور و زلف سخی
دن ہو یا رات ہو ہمیں کیا بحث

ردیف جیم

چاند دیکھوں کدھر ہوا ہے آج
میرے گھر آپ آئے کیا ہے آج

دل کا بیفایدہ گلا ہے آج
کل کب اچھا تھا جو برا ہے آج

بہت خوش رو کا سامنا ہے آج
دل شوریدہ کا خدا ہے آج

دیکھو قلعی کھلے گی صاف اسکی / آئینہ اونکے مونھ چڑھا ہے آج
شب وعدہ جو آنے والی ہے / دن سے فرمائش حنا ہے آج
دلکو کس نے دکھا دیے گیسو / اک بلا مین یہہ مبتلا ہے آج
خط نہ لیجائیگی صبا اونکا / میری بگڑی ہوئی ہوا ہے آج
سخت تشویش مین پڑی ہے جان / کل وہ آئین گے اور قضا ہے آج
بار بار اوسکی زلف چھوتے ہین / کیا رقیبونکا سر پھرا ہے آج

دیکھنے جاتا ہے ادا اونکی / اے سخی کیا تری قضا ہے آج

ردیف - چ

بند افراط سے ہین خار کے پیچ / کیا کھلینگے ترے دستار کے پیچ
کیا پسند آئین مجھے مار کے پیچ / یاد ہین گیسوے خمدار کے پیچ
کشتی ہو غیر جو وہ زلف چھوے / ابھی دے مارتا ہون مار کے پیچ
نذر مقتول کی ہے اے قاتل / رگ جان میان مین تلوار کے پیچ
اور سے بات منہ پر اور طرف / کون سمجھے ترے گفتار کے پیچ
چلکے اٹکھیلیونکی چال و شوخ / ہمکو دکھلاتا ہے رفتار کے پیچ
نام کا کام نہ ہمنام سے ہو / کیا بندھین دامن کہسار کے پیچ
کالی ناگن کا وہ کرتے ہین نگاہ / جعد مین باندھتے ہین مار کے پیچ

کھیلتے مین نہین جاتا ہے حجاب
لڑتے ہین آرسے دیوار کے پیچ

فکر اس پیچ زمین مین ہے عبث
اے سخی باندہ نہ جھنکاو کے پیچ

ردیف ح

پھر اولجھتے ہین وہ گیسو کیطرح
پھر گئی پر ہین وہ ابرو کی طرح

شہر وحشت مین کہان گم ہو گیا
دشت مین رہتے ہین آہو کیطرح

حسن اور عشق کو آؤ تو لین
دونون آنکھون سے ترازو کیطرح

مجکو آنکھو نہین جگہہ دو چہند سے
پھر گرا دیجیو آنسو کی طرح

نہ کہون گا کہ سنوار و زلفین
پھر اولجھ جائینگے گیسو کیطرح

اے سخی پھرتی ہے کس غم کی شکل
سامنے آنکھ کے بچھو کی طرح

ردیف خ

عشق کرنے مین دل بھی گیا شوخ
سینکڑون مین سے ایک چنچلا ہے شوخ

یہہ بھی شوخی نئی نکالی ہے
آج دشمن سے کچھ خفا ہے شوخ

اپنے آنکھون مین رات دن رکھکر
ہمنے خنجر اوسکو کردیا ہے شوخ

اشک خون میرے دیکھکر کھوئے
اس سے تو کچھ مری حنا ہے شوخ

آنکھ سے گر کے گود مین مچلا
طفل اشک ایسا ہو گیا ہے شوخ

بوسہ ہر وقت رخ کا لیتا ہے
کسقدر گیسوے دوتا ہے شوخ

چھیڑتی ہے تمہارے زلفونکو
کس بلا کی مگر صبا ہے شوخ

بر مین آینہ کے لیا نہ قرار
جا منن عکس بھی ترا ہے شوخ

پھر گئی دور سے دکھا کے جھلک
ہجر مین اے سخی قضا ہے شوخ

ردیف - دال

بام پر آتا ہے ہمارا چاند
آسمان سے کرے کنارا چاند

آپ ہی کے تلاش مین صاحب
گردشین کرتا ہے گوارا چاند

خال اور رخ سے کسکو دون نسبت
ایسے تارے نہ ایسا پیارا چاند

آگ بھڑکی جو آتشین رخ کی
ابھی اوڑ جائے ہوکے پارا چاند

ہونے تو دو مقابلہ اون سے
غل کرینگے ملک کہ ہارا چاند

یخ غصے اونکو تاکنا ہے سخی
جائیگا ایکروز مارا چاند ہو ہو

ردیف - ڈال

گل کو کیا کیا نہین ہے یار گھمنڈ
تو بھی کر میرے گلعذار گھمنڈ

جسپہ تھا ہمین قبول ہو
کر لیا اوس نے اختیار گھمنڈ

کون پامال کر گیا اوسکو
کر رہا ہے مرا غبار گھمنڈ

آج گریان تلک نہ یار آیا
پھر نہ ہو چشم انتظار گھمنڈ

دیکھون کتنے غرور والے ہین
اب کرونگا تیرا شمار گھمنڈ

دل مین مطلق غرور ہو نہ سخی
صاف کھوتا ہے اعتبار گھمنڈ

ردیف ذال

چشم سے گون وہان شراب لذیذ
دل سوزان یہان کباب لذیذ

لب شیرین کے بوسے بائی ہین
ہم نے دیکھا ہے آج خواب لذیذ

دہن زخم ہو نہ چاٹتے ہین
اوسکی تلوار مین ہے آب لذیذ

کہان تلخی کہان یہہ میٹھا پن
اوس عرق سے ہی کب گلاب لذیذ

اوسکے سیب ذقن کے عاشق ہین
ہوگا محشر کے دن حساب لذیذ

میٹھی باتون مین وصل کا انکار
ہے نئے طرح کا جواب لذیذ

کیسے شانے کے دانت پیرتے ہین
ہے جو وہ زلف مشکناب لذیذ

ترشیان کس مزے مزے کی ہین
ہے ہمین یار کا شباب لذیذ

مرنہ جائے صنم مریض ہجر
شربت وصل دے شتاب لذیذ

ہو سکیگا نہ وصف سیب ذقن
اے سخی ہے یہہ بے حساب لذیذ

ردیف (ر)

کرتے ہین خون پان کھاکر — اوس پر باتین چبا چبا کر
تو جاتی ہے وان ہوا ہین آکر — اے باد صبا نہ یون اوڑا کر
بیٹھین میرے پانون پر وہ آکر — کیون دون نہ دعائین ہاتھ اٹھاکر
کچھ اور ہو بگڑتی ہے طبیعت — نکھرے بیطور ہو ہنسا کر
آہین بیفایدہ کہان تک — اے پیر فلک ذرا سُنا کر
بے دفن سکے لحد نہ چھوڑو — جانا ہمین خاک مین ملاکر
زاہد مجھسے چھوٹے گا وہ بت — توبہ توبہ خدا خدا کر

وحشت سے ہے سخی کو ہند مین اب
اے دل چل عزم کربلا کر

ہجر مین میرا حال ہے کچھ اور — زندگی پر خیال ہے کچھ اور
تم تو بوسے پہ ٹالتے ہو مجھے — اجی میرا سوال ہے کچھ اور
خط کا قاصد لفافہ بند نہ ہو — ابھی لکھنے کو حال ہے کچھ اور
تھا حنا سے جو شوخ میرا خون — بولے یہ لال لال ہے کچھ اور
صاف ہنسنے ابھی نہین ہین وہ — دل پہ گرد ملال ہے کچھ اور
آگے ہوتا تھا ضبط صدمہ ہجر — اب طبیعت کا حال ہے کچھ اور
غیر ذلت خرابی رسوائی — عاشقی کا مآل ہے کچھ اور

نقد دل لیکے مجھسے کہتے ہین

کیون سخنی پاس مال ہے کچھ اور

ردیف ڑ

گالی دیکر نہ میری جان بگڑ
اسطرح جائے گی زبان بگڑ

بل نہ ابرو کو دیجیے صاحب
کہین جائے نہ یہ کمان بگڑ

غیر سنتے رقیب کی باتین
جائین گے آپ ہی کی کان بگڑ

مین تجھے پھر زمین دکھاؤنگا
دیکھ مجھسے نہ آسمان بگڑ

میرا خالق اونہین بنائے رہے
غم نہین جائے سب جہان بگڑ

فلک پیر کی عداوت سے
کیسے کیسے گئے جوان بگڑ

اب لحد میری ڈھونڈنے آئے
جب گیا قبر کا نشان بگڑ

آئے گھر مین ہم عزیز ہو کے
اسمین جاتی نہین ہے شان بگڑ

ہم سے اور جن سے نبھا بناؤ سخنی
پھر گیا ہے وہ بدگمان بگڑ

ردیف ز

اوسکو ہوگی نہ مروت ہرگز
جی کی نکلیگی نہ حسرت ہرگز

مرض عشق نے گھیرا ایسے طور
اب نہ سنبھلیگی طبیعت ہرگز

تمکو تکلیف ہی ہوگی ناصح
ہم نہ مانینگے نصیحت ہرگز

اوسکے قامت سے جو ہونا تھا ہوا
اب نہین خوف قیامت ہرگز

میری الفت کی یہہ تعلیمین ہین — اونکو آتی نہ عداوت ہرگز
دل نہ پہیرو مین نہین ملنے کا — اب نہین مجکو ضرورت ہرگز
نقد دل دے سکے در یار طلا — یون نہ پاتے در دولت ہرگز

۱ اوس مسیحا کی جدائی مین سخی ۲۰
زندگی کی نہین صورت ہرگز

ردیف سین

کون سا رخ ہے اے بہار نفیس — دیکہہ تو پہول ہین کہ یار نفیس
خار سے میرا جسم زار نفیس — اور گل سے وہ گلعذار نفیس
چشم نرگس کی جب سے الفت ہے — ہوگئین مشہور بادہ خوار نفیس
کوئے جنت سے آئے تو پوچہون — وہ ہے بہتر کہ کوئے یار نفیس
ہوکے رنگین خون پا سے مرے — گل سے بہی ہوگئے ہین خار نفیس
کون پامال کر گیا اوسکو — ہوگیا ہے مرا غبار نفیس

ق

وصل کی شب ہی خیال ہے دل — ہو ہر اک چیز بے شمار نفیس
باغ معقول ہو کہ ہون چمن — گولے نارنگیان انار نفیس
روشین بہی مزے مزے کی ہون — جن پہ پہولونکی ہو بہار نفیس
اور ہون اپنے اپنے موقع پر — حوض فوارے آبشار نفیس
بیچ مین اوسکے ایک بنگلہ بہی — ہو سجا اور قطعدار نفیس

میز کرسی مسہری کوچ پلنگ
روشنی کی ہو کچھ بہار نفیس

شیشہ آلات فرش چھت پردے
آکے دیکھے وہ گلعذار نفیس

اور بہر کر شراب رنگ برنگ
کنٹروں کی ہو ایک قطار نفیس

سامنے ہوون بہرے ہوے ساغر
دیکھکر ہو جنہین خمار نفیس

میوے مصری کباب ہون موجود
ایک کشتی مین خوشگوار نفیس

شیشیان عطر کی بہی رکہی ہون
اور گلدستے پہول ہار نفیس

ہو شب ماہ زیر نمگیرہ
کپڑے مقیش کے ہون تار نفیس

رہ نہ جاے غرض کوئی سامان
ہے نہایت مزاج یار نفیس

بس سخی طول دینے سے حاصل
شعر یون تو کہین ہزار نفیس

ردیف ۔ ش

بندہ ہے کوچۂ حضور سے خوش
جاے جنت مین ہو جو حور سے خوش

ہم تو ہین پاس اونکے نور سے خوش
مدرہم سے زیادہ دور سے خوش

اونکے ہاتھون دیلائی ہے تعزیر
آج جی ہوگیا قصور سے خوش

تن کے سینہ او بہار کے چلنا
ہمتو رہتے ہین اس غرور سے خوش

ہمتو ہین بام یار سے راضی
اور موسے ہین کوہ طور سے خوش

نہ دیکھا و صفائی گردن کی
جی کو کرینگے ہم بلور سے خوش

پاس اپنے سخی کو ڈہونڈتے ہو
وہ کہڑے ہو رہے ہین دور سے خوش

ردیف ص

ایک ادا ہو جفا کی کیا تخصیص
یون مرین ہم قضا کی کیا تخصیص

پان کیون آپ کہا نہین لیتے
میرے خون مین حنا کی کیا تخصیص

جس سے چاہین وہ تنکے جنوائین
عاشق و کہربا کی کیا تخصیص

نہ اوٹہیگی نقاب یون نہ کہین
ہمین شرم و حیا کی کیا تخصیص

ہم ہی الفت کی راہ جانتے ہین
خضر رہنما کی کیا تخصیص

آپ پامال کیون کرین نہ مجھے
توسن باد پا کی کیا تخصیص

سخی اوس کوچہ کی زمین ہے بس
بستر و بوریا کی کیا تخصیص

ردیف ض

رہا کرتا ہے ہمسے یار ناراض
اسکو کہتے ہین بیکار ناراض

نہ ہو دشمن سے بھی اے یار ناراض
طبیعت پائی ہے دشوار ناراض

گوارہ ہمکو خاموشی نہین ہے
وہ ہوتے ہین دم گفتار ناراض

چورائی آنکھ تب ہمپر کہلا یہہ
کہ ہے بیمار سے بیمار ناراض

یہہ کانون سے لگے رہنا نہین خوب
کرینگے گیسوے خمدار ناراض

عجب یہہ قاعدہ دنیا کا دیکھا
کہ ہین دو جا پہ خوش و ہیان ناراض

رہینگے اب ہمارے آبلون مین
بیابان سے ہوئےہین خار ناراض

فراق یار صدمہ دے نہ دل کو
ارے ہوگا مرا غمخوار ناراض

سخی اوس شوخ کو یوسف نہ کہنا
نہین ہوگا سر بازار ناراض

ردیف ط

پڑھ نہ لے غیر کہیکے اپنا خط
دیکھہ قاصد یہہ ہے پرایا خط

باندھکر پر مین اک کبوتر کے
آج بہیجونگا بالا بالا خط

بدر کو جب گہن لگا ہوتے
مجکو اوس رخ کا یاد آیا خط

وصف زلف سیاہ لکہنا تہا
لکہنے دیتا نہین ہے سودا خط

اجی پہینکو رقیب کا نامہ
نہ عبارت بہلی نہ اچہا خط

دیکہنا شوق آمد قاصد
کوئی آئے مین کہتا ہون لا خط

سخی ہجر کی کدورت مین
ہے بخط غبار لکہنا خط

ردیف ظ

عشق سے یار کا خدا حافظ
امرد شوار کا خدا حافظ

پیچ مجہہ پر پڑے جو پڑنا ہو
زلف خمدار کا خدا حافظ

سر جو ٹکراتا ہون تو کہتے ہین
میری دیوار کا خدا حافظ

سرفروشون کی چشم بد نہ پڑے
اونکے تلوار کا خدا حافظ

دفن ہم ہو چکے تو کہتے ہین
اس گنہگار کا خدا حافظ

دشت چھوٹا تو آبلون نے کہا
یان کے ہر خار کا خدا حافظ

بات کر نہین ہونٹ لڑتے ہین
ایسے تکرار کا خدا حافظ

بلبلین قید باغبان غافل
گل زردار کا خدا حافظ

گر سخی کو ہے عشق کا آزار
ایسے بیمار کا خدا حافظ

ردیف ع

ہے جو اوس ابروے خمدار کی قطع
ایسی دیکھی نہین تلوار کی قطع

کیا بنائیگی پری یار کی قطع
سہل ہے میری طرحدار کی قطع

چشم گریان مرے دیکھے تو کہا
صاف ہے ابر گہربار کی قطع

چاک کی گل نے قبا حسرت سے
دیکھکر پیرہن یار کی قطع

حشر مین بار سرِ عصیان کا
دیکھنا اپنے گنہگار کی قطع

صف کی صف رہتی ہے مشتاقون کی
در دلدار پہ دیوار کی قطع

واہ رے موسم گل کی تاثیر
اور ہی ہوگئی گلزار کی قطع

ہاتھ مین جام بغل مین بوتل
اب تو یہ ہے ترے میخوار کی قطع

کہتے ہیں ہاتھ میں لیکر کاٹا
بس یہی ہے سخنی زار کی قطع

ردیف غ

ہجر میں ہے مثال داغ چراغ
کہو لیجا سے آکے زاغ چراغ

لب ساغر یہ ہے رخ روشن
دیکھ لو بن گیا ایاغ چراغ

داغ دل لیچلے ہیں صحرا میں
اب جلیگا میان راغ چراغ

آپنے کیوں کیا اوسے روشن
اب کریگا بہت دماغ چراغ

اوسکے چہرہ سے کیا بہلا نسبت
چہرہ چہرہ ہی ہے چراغ چراغ

وہ چلا سوئے بزم ہاتہوں ہاتہ
یار کا پا گیا سراغ چراغ

شب بہر اوس شمع رو کے خدمت سے
صبح کو پائیگا فراغ چراغ

حکم سے اوسکے کیا بعید سخنی
آکے روشن کرے کلاغ چراغ

ردیف ف

تمھاری پاس ہے خنجر تو کیا لطف
چلا میرے نہ گردن پر تو کیا لطف

کسی جنت میں نیند آئیگی بے یار
جو سونیکا بہی پایا میں گہر تو کیا لطف

جو رہ ہوتا تو کچھ آنسو ہی پیچتے
ہوئیں فرقت میں آنکھیں تر تو کیا لطف

ہمارے شور سے کچھ ہوگی رونق
بغیر اوسکے ہوا محشر تو کیا لطف

علی دین ایک ساغر بھی تو ہی ٹھیک
وہی آخر فنا آخر فنا ہے تو
شراب ناب گر اوس مین نہین ہے
حسینون کی نزاکت ہنسی مالی

جو یون پہو نچے لب کو تر تو کیا لطف
ہوئے ہم مثل اسکندر تو کیا لطف
جوا ہر کا ہی ہو ساغر تو کیا لطف
مگر دکھے ہو ئے پتھر تو کیا لطف

۲ سخی بیکار ظاہر کی عبادت
نہ ہو دل مین خدا کا ڈر تو کیا لطف ۶

عاشق زار ہین قصور معاف
جسم وابرو سے لو مین جان گیا
یہہ ہوین آپ کی معاذ اللہ
ان گناہون سے ای مرے خالق
بوسہ لینے کا گلا ہے بجا

دل سے ناچار ہین قصور معاف
آپ بیزار ہین قصور معاف
ننگی تلوار ہین قصور معاف
ہم گران بار ہین قصور معاف
ہان گنہگار ہین قصور معاف

۱ ہو سخی سے نہ کبھی فرمایش
ہی بیکار ہین قصور معاف ۷

ردیف ق

مجھے اوسکی محبت سے تعلق
اوسے میری عداوت سے تعلق
اوسین کو وہ الم اور بار غم کیا
یہہ سب کہتے ہین طاقت سے تعلق
کہان مین اور کہان وہ فتنہ قیامت
ہوا ہے کس قیامت سے تعلق

اونہین نے نقد دل لوٹا تہا میرا — کبھی تہا خود بدولت سے تعلق

جو پوچہا پہر کسیدن آئیگا تو — تو بولے ہے یہہ فرصت سے تعلق

نظر اوس بت کا سمجہین تو گنہگار — ہمین تو اوسکی وحدت سے تعلق

(۲) سخن صدمہ مین کیسی شعر گوئی
یہہ فن رکہتا ہے راحت سے تعلق (۵)

آئی دنیا مین آسمانسے دق — اب چلی گور مین جہانسے دق

قبر تو تو ذرا سی راحت دے — آئے تھے ہو کے ہم مکانسے دق

ایسی پیری مین گردشین کرتا — ہے فلک بہی کسی جوانسے دق

لب شیرین کی چاٹ ہے جب سے — ہو رہا ہون مین اس زبانسے دق

(۱) ہے فرقت مین بہک رہا ہے دل
ہوگیا ہون سخن مین جانسے دق (۱۳)

ردیف کاف

وہ دیکہاتے ہین ادا ایک ایک — روز کرتا ہے قضا ایک نہ ایک

راتدنکی یہہ اطاعت میری — اوسپہ رہتا ہے گلا ایک نہ ایک

بت ہی بہتر ہے صنم بہی اچہا — ورد ہو نام خدا ایک نہ ایک

یا دجعد سیہ و کاکل ہین — سر پہ رہتی ہے بلا ایک نہ ایک

زلف سے مشک کو دیدی نسبت — ہو ہی جاتی ہے خطا ایک نہ ایک

شوق مین دیدۂ گریان کے میرے
روز اٹھتے ہی گھٹا ایک ایک

پان او نگلا تو تھکتا ہے لہو
خون کرتے ہی حنا ایک ایک

نزع کے یا میرے مرجانے کے
اوڑتی رہتی ہے ہوا ایک نہ ایک

شربت وصل پہ موقوف نہین
روز ملتی ہے دوا ایک نہ ایک

تیغ ابرو کو ہے جنبش سے طور
آج کٹتا ہے گلا ایک نہ ایک

کوچۂ یار مین آنا نہین خوب
گل کھلادیگی صبا ایک نہ ایک

بت سے رہتا نہین یہ گھر خالی
بھیج دیتا ہے خدا ایک نہ ایک

یاد رہتا ہے سخی لیل و نہار
ماہ رخ مہر لقا ایک نہ ایک

ردیف کاف

آہ سوزان کی بھی ملائین آگ
اور شمع رخ مین کچھ ملائین آگ

خانۂ دل مین کیون لگائین آگ
اسے بجھا سکے کون جو لگائین آگ

دل سے نالے ہمارے لائین آگ
دیکھتے ہو تمہین دکھائین آگ

کیا جلاتی ہین گرمیان اون کی
پانی مانگون تو گھر سے لائین آگ

ہجر مین سوز غم نہین بجھتا
اس سے بہتر ہے یہ کہ کھائین آگ

آہ سوزان نکل تو سینہ سے
گنبد چرخ مین لگائین آگ

بے قضا توپ کی بھی چل نہ سکے
رشک اوڑ جاے گر بتائین آگ

دل مرا دیکھکر لگے کہنے　　ایسے دل کو تو ہم لگائین آگ
آہ سوزان سے خاک کرتا ہون　　کہدو دوزخ کی اب بجھائین آگ

قا

سنگ مرقد پہ ہو مرے کندہ　　جسکو پڑہکر گھرون سے لائین آگ
عاشق شعلہ رو کی تربت ہے　　لوگ پہولون کی جا چڑہائین آگ

۱　بس سخی اس زمین کو چہوڑو　　بجھ گیا جی کہان سے لائین آگ　۹

ردیف ل

اون کی قسمت کا تہا ہمارا دل　　لیگئے آج پیارا پیارا دل
اوسکا پھر کرتا ہے نظارا دل　　ہاے تو نے تو ہمکو مارا دل
کس سے اب پوچھون کون تبلائے　　یا الہی کدہر سدہارا دل
لاؤ پہلو کو آج جیسے ہان دون　　کرہی لے یار کا نظارا دل
بت پرستی کو شیخ سے اولجہا　　ہے یہ اللہ کا سنوارا دل
ابہی پہلو سے آپ کا جانا　　نکرے گا کبہی گوارا دل
نہ کیون سیل اشک بہر بہنے　　تو ہی کیا کر گیا کنارا دل
جاے سینے مین دماغ کی راہ　　کر رہا ہے بہت اشارا دل

۱　اے سخی اون کی باتون مین آکر　　دیدیا ہمنے اپنا پیارا دل　۷

ردیف میم

یاد کی گیسوے دوتا کی قسم ‏ کیا کہون ہے یہہ کس بلا کی قسم
نہین شرمندہ روے رنگین سے ‏ گل بہلا کہا ہے تو صبا کی قسم
نہین میری قضا تمہارے ہاتھ ‏ لو بہلا کہاؤ تو ادا کی قسم
وصل کی شب مین بہی نقاب کی قید ‏ موںہہ دکہاؤ تمہین حیا کی قسم
ہجر مین موت کیون نہین آتی ‏ کہا گئی روح کیا قضا کی قسم
وجہ پوچہے جفا کے تو بولے ‏ ہم حسینون مین ہے وفا کی قسم

۲ ‏ تہرتہراتا ہون روح کانپتی ہے ‏ ۱۲
اے سخی سنکے مرتضے کی قسم

شرمندہ لحد مین جائینگے ہم ‏ پہر موںہہ نہ کہین دکہائینگے ہم
اس بات پر زہر کہائینگے ہم ‏ مرنے پہ تو یاد آئینگے ہم
جل جل کے تمہین جلائینگے ہم ‏ لو شمع سے اب لگائینگے ہم
دلکو مرے دیکہکر وہ بولے ‏ کچہہ آج یہان چرائینگے ہم
او سلئے ہمکو منائیگا کون ‏ جب حشر مین روٹہہ جائینگے ہم
اے روح نکل کے پہر بہی آنا ‏ کچہہ دلکی خبر منگائینگے ہم
دریا کو بہول جائیگا ‏ آنسو اپنے دکہائینگے ہم
گلشن فردوس دیر کعبہ ‏ اب وہان کہین نہ جائینگے ہم

دل تمکو پسند ہے تو لیجاؤ
قیمت نہ ابھی بتائینگے ہم

آہٹ میری پاکے تو لے اندر
باہر ہی رہو نہائینگے ہم

آسے بیٹھی اوٹھے یہ کہتے
اب جائینگی گھر یہ آئینگے ہم

واسوخت کی طور پر غزل یہ
اب تمکو سخی سنائینگے ہم

گلشن مین تجھے جلائینگے ہم
لالے پہ داغ کہلائینگے ہم

ہر سرو چمن سکے یاد کرکے
قد کو تیرے بہول جائینگے ہم

باغوین روش روش پہ بینگے
کوچہ مین تیرے نہ آئینگے ہم

بہیجینگے صبا کو پاس گل کے
اب تجکو ہوا بتائینگے ہم

نرگس پہ نظر پڑا کرے گی
تجکو آنکھین دکہائینگے ہم

دل مین کانٹے چبھا چبھا کر
مژگان کی خلش مٹائینگے ہم

چھوڑی زلفونکی اب محبت
سنبل پہ پیچ کہائینگے ہم

ہنستے تھے پر نہ مانتے کچھ
گلشن مین کبھی نہ جائینگے ہم

مومن کی غزل سخی سناؤ
تب اپنی غزل سنائینگے ہم

یار کے آگے کس شمار مین ہم
اے سخی تیرے [illegible] ہم

خوب جلتے تھے ہجر یار مین ہم
ہو کے شل [illegible]

حسن اور عشق مین نہین چھپتے
دشمنون کو ذلیل کرتے ہین

لاکھہ مین یار اور ہزار مین ہم
ہوگئے داخل مزاج یار مین ہم

موت فرقت مین آگئی آخر
جسکو دامن سے اوسنے جہاڑ دیا

جیتے تہے جسکے انتظار مین ہم
ہاے شامل تہے اوسکے غبار مین ہم

۱ ۸

دیکھین تہوڑی سی زندگی مین سخی
کربلا جائین یا مزار مین ہم

ردیف نون

سنگریت ہے یہہ جاہل تو نہین
گہر سے واعظ کہین فاضل تو نہین

تم نہ آسان کو آسان سمجھو
ورنہ مشکل میری مشکل تو نہین

کیا سنبھالے میری دلہا لنگر
زلف نے کیہہ وہ سلاسل تو نہین

آج مین دلکو جدا کرتا ہون لو
دیکھیے آپ سکے قابل تو نہین

زلزلہ مین جو زمین آتی ہے
یہہ بہی اوس شوخ پہ بسمل تو نہین

دردکو گردہ تڑپنے کو جگر
ہجر مین سب ہین مگر دل تو نہین

ہڈیان کہانے کو کہاتا ہے ہما
سگ جانانکے مقابل تو نہین

۲ ۷

بولا وہ گل بو سنکے آہ سخی
ایسی آواز عنادل تو نہین

اونکو نفرت اسے کیا کہتے ہین
ہمکو رغبت اسے کیا کہتے ہین

نقد دل لیکے ہمارا نہ پہرو — خود بدولت اسے کیا کہتے ہین

روز فرقت بہی تو ہے طول بہت — اے قیامت اسے کیا کہتے ہین

ہر پری رو پہ تجہے آجانا — اے طبیعت اسے کیا کہتے ہین

غیر کو بزم مین بٹھلا لینا — ہمکو رخصت اسے کیا کہتے ہین

ایک تو عشق کا صدمہ مجہکو — اور سب فرقت اسے کیا کہتے ہین

۳۴ — نقد دل عشق مین دیتے ہین سخی — ۸

اسے سخاوت اسے کیا کہتے ہین

منکشف عاشقی کا راز نہین — اہی کم سن ہین امتیاز نہین

یون تو گانے نہ تہے کہ ساز نہین — اب نہ ہو جیسے دلنواز نہین

وہ ہی اپنے کمر پہ نازان ہین — ناتوانی پہ ہمکو ناز نہین

دلکو گہایل کرینگے مژگان سے — اور کہینگے مین نیزہ باز نہین

رو جبین کیون جمع ہو رہے ہین یہان — کوچۂ یار ہے حجاز نہین

کیون یہہ جڑہا چہپالی محرم کے — اجی عاشق کا ہاتہ باز نہین

غیر ہی سے رہیگی راز کی بات — کیا مجہے آپ سے نیاز نہین

۴ — کام بگڑین سخی تردد کیا ۱۲ — ۸

سیرا اللہ کارساز نہین

حور مین حسن یہ مین نور نہین — آپ کا مثل دور دور نہین

دیکھیے کتنے دن رہا انکار
اب نہ فرمائیے حضور نہین

بوسے لینے مین مجھسے کیون بگڑے
دل سے کہیے میرا قصور نہین

قطعه

شیشۂ دل یہہ مجھسے کیا مانگا
واقف اس حال سے حضور نہین

ق

ٹوٹا پھوٹا تلف ہوا کب کا
ابتو سینہ مین ایک چور نہین

جا بجا باتین کرین رقیبون نے
گفتگو اس مین اضےور نہین

اون سے بہتر ملینگے یان معشوق
لکھنو ہے یہہ کانپور نہین

فرد مین مولوی فریدالدین
بقدرت پر سخی غرور نہین

عاشق اون کے مزہ ہوتے ہین
حق مین ہم اپنے کانٹے بوتے ہین

نقد دل کا بڑا تقاضا ہے
گویا اونکی زمین جوتے ہین

قابل بوسہ ہین ہمارے ہاتہہ
پانون ایک مہ لقا کے دہوتے ہین

خواب مین کچھہ خیال عاشق ہے
ہاتہہ سینے پہ دہر کے سوتے ہین

میرا دل پھیرنے مین عذر ہے کیا
کچھہ وہ اپنے گرہ کا کھوتے ہین

ہرگہڑی آنکھہ کیون بدلتی ہے
آدمی ہین کہ آپ توتے ہین

آہ یہہ دل کا کیا کھٹکتا ہے
کیون سخی پھوٹ پھوٹ روتے ہین

اونسے آنکھین لڑائی بیٹھے ہین
تیر پر تیر کھائے بیٹھے ہین

لو وہ مہندی لگائے بیٹھے ہین
آج یہہ رنگ لائے بیٹھے ہین

جنسے آہین چشم مار روشن
ہم بہی آنکھین چہپائے بیٹھے ہین

پردہ انکہو نسے بہی جو ہے منظور
اونکو دلمین چہپائے بیٹھے ہین

دیکہئے کب وہ شعلہ رو آئے
شام سے لو لگائے بیٹھے ہین

شمع محفل ہوئی چراغ ہمو ۱۲۱
اونکو تو وہ جلائے بیٹھے ہین

لب شیرین پہ جان دینے کو
کب سے ہم زہر کہائے بیٹھے ہین

گل سے لب چہو لئے سخی ہم نے
اس سے وہ منہ پہلائے بیٹھے ہین

رخکو اوسکے نہ قرآن کہین
وہ بہی سچ ہے جو مسلمان کہین

بوجہہ بالے کا نہین اوٹہہ سکتا
بندی اٹکائین تو کیا کان کہین

اے بتو تم کو خدا کہتے ہین
اور کیا چہوڑ کے ایمان کہین

کس پری سے وہ نہین ہین بہتر
دیو سے آگے تو سلیمان کہین

ہمنے اس اشک کو چشمہ باندہا
حضرت نوح تو طوفان کہین

دشت وحشت جسے چاہے پہاڑے
ہم نہ دامن نہ گریبان کہین

وہ غزل ہو کہ سخی سب شاعر
مرحبا دیکہہ کے دیوان کہین

پہر وہ پہلو سے چلے جاتے ہین
پہر مرے دل کہوئے جاتے ہین

حضرت دلکو نہ کوئے رو سکے
ہین برے یہان سے پہلے جاتے ہین

نہ ملا ہمکو کفن خوب ہوا
کچھہ نہ لاتی تھے نہ لے جاتے ہین

دشمنون کی ہے طبیعت کیسی
پہ نہ کیے کیون آج چھلے جاتے ہین

بیٹھے فتنہ کے اوٹھانے والے
آپ ہی ہین جو چلے جاتے ہین

گل کے پیڑونسے طلب ہین میوے
یہہ کہین آج پہلے جاتے ہین

۹ جسکو رہنا ہو رہے دنیا مین
اے سخی ہمتو چلے جاتے ہین ۵

آسہے ادن سکے آگے جاتے ہین
اپنے ہاتھونسے مونہہ کے کہاتے ہین

آپ گلزار مین جو جاتے ہین
پہول پہولے نہین سماتے ہین

گرد ہے بلبلون کا آج ہجوم
بدھی بہونکی وہ بڑہاتے ہین

دل ہمارا پتنگ ہے اونکا
گہہ گہٹاتے ہین گہہ بڑہاتے ہین

۱۰ آج کیا ہے سخی بتاؤ تو
ہم تمہین کچھہ اوداس پاتے ہین ۱۱

سرفروش ازدحام کرتے ہین
آج وہ قتل عام کرتے ہین

موت کا اہتمام کرتے ہین -
زندگی کو سلام کرتے ہین

کنگھی چوٹی مین شام کرتے ہین
دن وہ یونہی تمام کرتے ہین

دختر رز کے ساتھہ عقد بیان
تو تم کیا ہم حرام کرتے ہین

کعبہ چھوڑا خدا خدا کر کے / دیر مین رام رام کرتے ہین

دیر مین ملیگا کہ کعبہ مین / آپ کس جا مقام کرتے ہین

کعبہ ابروے خمیدہ کو / روز جھککر سلام کرتے ہین

ہجر مین اکل و شرب ہے موقوف / نقل ماہ صیام کرتے ہین

کہون کیون کر کہ بے دہن اونکے / کبھی وہ کچھہ کلام کرتے ہین

ہم نہین خوف ان گناہون سے / دیکھین کیا انتقام کرتے ہین

جستجو جس کی ہے چمن مین سخی / وہ روش پر خرام کرتے ہین

قبر مین اب کسیکا دھیان نہین / سچ ہے جب جی نہین جہان نہین

بندہ بلبل ہی کی زبان نہین / ورنہ گل تو ہلاتے کان نہین

دل نے خود الفت کری ہے / اسمین کچھہ میرا درمیان نہین

ابھی کیا کیا نہوگا ہرج نصیب / ہم نہین ہین کہ امتحان نہین

دیر کیون زاہدون نے چھوڑ دیا / کیا بتون مین خدا کی شان نہین

شمس کیسا چمک کے نکلا ہے / آج میرا جو مہربان نہین

۱۲ بات کیا ہے سخی جو وہ ہمسے / ایسے چپ ہین کہ کچھہ بیان نہین ۹

سخی دیر سے آج آئے ہوئے ہین / کچھہ اونسے اشارے کنائے ہوئے ہین

چراغون سے پوچھو تو محفل مین کسکے — سر شام سے لو لگائے ہوئے ہین
کسی ڈر سے وہ کھیلینگے ہولی — ہمین رنگ اپنا جمائے ہوئے ہین
بہلا ہو تیری صبر پروانہ ان پر — یہہ شمعین بہت سر اوٹہائے ہوئے ہین
جنازہ پہ میرے آنے سے ہاتہہ دہویا — وہ پاؤن مین مہندی لگائے ہوئے ہین
کہین اور یون خون کرتے ہی دیکہا — نئے آپ ہی پان کہائے ہوئے ہین
نہ زیور نہ زر ہے جسے دل مانگتے ہین — کلیجہ سے جسکو لگائے ہوئے ہین -
عجب بات ہے اونکی سرخی لبین کا — ہمین شک ہوا پان کہائے ہوئے ہین

سخی کو فلک بیٹھنے کی جگہ دی
زمانہ کی گردش اوٹہائے ہوئے ہین

چاندنی جسطرح سے تارون مین — آپ بہی ایک ہین ہزارون مین
نام لون کسکا کسکا یارون مین — سو رہے ہین جوان مزارون مین
قبر پر میری پاؤن رکہہ کے کہا — یہہ بہی تہے میرے خاکسارون مین
زاہد و تم حرم کے حاضر باش — دیر کے ہم امیدوارون مین
سیر مدفن کو کون آیا تہا — مر کے بےچین ہین مزارون مین
آج جکے ہم نہین ہین حسن پرست — عمر گذری ہے ماہ پارون مین
دل نہین اونکا حال سکہنے کا — ہے یہہ کم بخت رازدارون مین
آنکھین اونکے لیئے ترستی ہین — جو کبہی آتے تہے اشارون مین

حشر کے روز تم کہان ہوگے — ہمتو ہون گے گناہ گارون مین
اوسکے پستان سے اسکو کیا نسبت — یہہ کہین ہین کہان انارون مین
شیخ جی کا نماز یون مین وقار — ہم ہین رند شراب خوارون مین

۱۴
وہان سخی تک تو ہو گئے نادان
جنکی گنتی تھی ہوشیارون مین
۵

اپنے قاصد کو صبا باندھتے ہین — سچ یہہ ہے شاعری ہوا باندھتے ہین
پھر سر دست میرا خون ہوگا — پھر وہ ہاتون مین حنا باندھتے ہین
گٹھری پھر لوٹکی وہ ہوجائے — جنمین وہ اپنی قبا باندھتے ہین
ابھی دیکھین دل عاشق تو نہین — آپ آنچل مین یہہ کیا باندھتے ہین

۱۵
اے سخی آج تو کچھہ خیر نہین
وہ کمر ہوکے خفا باندھتے ہین

کیون نہ بھائین حضور کی باتین — نور کے آپ نور کی باتین ۱۲
یاد آئین حضور کی باتین ۱۲ — سنکی جنت مین حور کی باتین
کچھہ نہین بولتے ہزار کہو — دیکھو اہل شعور کی باتین
وصل کے ذکر پر لگے کہنے — پھر نکالین قصور کی باتین
روز صحبت رہے رقیبون کی — سیکھہ لو صاحب زور کی باتین
دیکھہ تو آئینہ مین شکل اپنا — اب نہ کرنا غرور کی باتین ۱۲

بدر کچھہ اون سے کر رہا ہے عرض
گفتگو غیر سے شباب مین ہے

آج سنتے ہین دور کی باتین
اب تو سیکھو شعور کی باتین

۱۶
لکھنو مین سحی نہ ماسنے گا
جانے دین کا ہنور کی باتین
۱۰

بہار آکر جو گلشن مین وہ گائین
یہہ تم کو دیکھکر گل پہول جائین

تو غنچہ ہر طرف چٹکی بجائین
کہ جامہ مین نہ پہر پہولے سمائین

ملے رستہ تو تو سوے چرخ جائین
کہانتک اس زمین پر خاک اوڑائین

مثال شمع اوس پر لو لگائین
سحر تک شام سے آنسو بہائین

مرے مرنے سے یہہ اندہیر کا سوگ
کہو مسی ملین سرمہ لگائین

چمن مین اوس سے ہم چشمی یہہ دیدہ
تری آنکھین نہ نرگس پہوٹ جائین

خدا کے پاس کیا جائینگے زاہد
گنہگار و نسے جب یہہ بار پائین

ترد پہول کا کس واسطے ہے
میری تربت پہ وہ تیوری چڑہائین

مرے لاشہ کو کاندہا دیکے بولے
چلو تربت مین اب تمکو سلائین

۱۷
سحی روتے ہی روتے دم نکلجاے
فراغت ہو کہین گنگا نہائین
۱۲

دلمین ہم کسکی چاہ کرتے ہین
اوسکی رحمت سے راہ کرتے ہین

سب ملک ہمسے ڈاہ کرتے ہین
بخشنے کو گناہ کرتے ہین

جس گدا پر نگاہ کرتے ہین — پل مین وہ پادشاہ کرتے ہین
ایک مین جس کا نامۂ اعمال — دو فرشتے سیاہ کرتے ہین
کہہ سے اللہ اپنے بندوں سے — دل سنبھالین ہم آہ کرتے ہین
اونکو توبہ کی قدرت ہے — پھر ہمین کیون تباہ کرتے ہین
نہین بت سے معاملہ اپنا — اوس خدا کو گواہ کرتے ہین
کیسا روزہ نماز کیسا اپنی — بندگی کا نباہ کرتے ہین
دیکھکر لوگ حال گورستان — پھر تمنا سے چاہ کرتے ہین
کوئی پڑھتا ہے جو یہی غزل — سب ملک واہ واہ کرتے ہین
تیرے ہی منتظر ہین ہم اے موت — زندگی کو گواہ کرتے ہین

١٦
عاشقانہ نہین سنا وہ غزل — جو سخی واہ واہ کرتے ہین
١٢

ہم حسینون کی چاہ کرتے ہین — توبہ توبہ گناہ کرتے ہین
ختم معشوقون خدا نہین ہوتا — روز دفتر سیاہ کرتے ہین
جو نہ ہو قائل آخر جیا سے — شرط بدکر ہم آہ کرتے ہین
ایک ہین عشق مین نہین لاغر — کوہ کو ہی وہ کاہ کرتے ہین
اس محبت نے کر دیا بدنام — توبہ کچھ ہم گناہ کرتے ہین
دم نکلنے لگا مرا تو کہا — ہائے ہم کو تباہ کرتے ہین

ہم سے انکار ہے نہین اونکو
وعدہ بھی گاہ گاہ کرتے ہین

ہم بھی مشتاق تیر ہین دیکھین
اسطرف کب نگاہ کرتے ہین

شوق دیدار یار مین گردش
راتدن مہر و ماہ کرتے ہین

۱۰
کیا ہوا ہے سحی کو فرقت مین
رات دن آہ آہ کرتے ہین

ردیف واؤ

تو بھی ہے بگاڑتا کسیکو ہو
سمجھا ہین پیچھے تیرے لب کو

اولجھاتے ہین گیسو نہین جی کو
سودا تو نہین ہے کچھ سحی کو

لاؤن دل مین تصور یار
شیشہ مین اتاروں پریکو

اوگل تاج الملوک تجھ پر
قربان کرے بکاولی کو

غنچہ دہنی دکھا کے پیارے
قطعہ
کہہ دے میرے دل کی بیکلی کو

بہلا کے شمع سے طبیعت
مانع ہے کوئی جلی کہی کو

کاکل سے مزاج ہوگا برہم
ابرو سکھلاؤ نہ کج روی کو

اندھیر کا سامنا ہے ہر دم
سرمہ مسی سے آرسی کو

اغیار بھی اونپہ جان دینگے
مرتے ہین مری برابری کو

سنتا ہون سحی سے بھی قضا نے
یہہ صورت شہر چھوڑنے کی کسیکو

گر نہ سمجھے مجھے غلام تو لو
آج سے مجھ سے کوئی کام تو لو

اسقدر ناخوشی خدا کے لئے
بندہ پرور میرا سلام تو لو

آہ مین دل سے کرنے والا ہون
صاحب اپنے جگر کو تھام تو لو

مجکو بہائیگا دوسرا معشوق
کون کہتا ہے اوسکا نام تو لو

کان پکڑیگا کہہ کے یا اوستاد
قیس کے آگے میرا نام تو لو

ہان میرے نالہا روز فراق
پایۂ عرش جا کے تھام تو لو

مشکلون مین سحر کو اوٹھکے سخی
کلمہ پڑہکر کے علی کا نام تو لو

غم نہ اوٹھیگا جا سے لینے دو
ملک الموت ہی کو آنے دو

کبھون نہ پہنچینگے اوسکے بازو تک
وہ کلائی تو ہاتھ آنے دو

پھول کیا ہون سے میری تربت
بس اونہین ناک بھون چڑھانے دو

غیر کے چشم بد نظر مین رہے
یہین آنکھین تمہین خدا آنے دو

کبھون کعبہ مین ہون کہ دیر مین وہ
اے سخی ہین یہی ٹھکانے دو

کیا غم جو نہ نامہ بر صبا ہو
مکتوب وصال خود ہوا ہو

ظاہر بتا عشق کا مزہ ہو
تم ہی جو کسی حسین کو چاہو

تم دیر کے بت ہو یا خدا ہو
بندے پہ نہ کچھ کھلا کہ کیا ہو

بیداد کا عاشقو گلا کیا
آئی ہے جو بوے نافہ مشک
پرزے پرزے کیا گریبان

گرعشق کیا ہے تو سنبہلا ہو
جوڑا نہ کہین وہان کہلا ہو
اے دست جنون تیرا برا ہو

ہے حب حسین جو سخی کو
کیون اوسکو نہ عزم کربلا ہو

کون کہتا ہے کہ آیا نہ کرو
سننے والون کو قلق ہوتا ہے
ہنستے ہو گر تو ہنسو مثل چراغ
خون عاشق ہی فقط کافی ہے
مشورہ وسمے ہمین رہتا ہے

مین تو کہتا ہون کہ جایا نکرو
میرا احوال سنایا نکرو
شمع سان مجہکو رولایا نکرو
مہندی پاؤن مین لگایا نکرو
اسطرف کان لگایا نکرو

حشر کا خوف مجہے آتا ہے
اے سخی شور مچایا نکرو

سخی وہ زلف دکہلائین تو کیا ہو
نکلنی کی تو بالکل راہ ہے بند
سب چلتے ہو تم جو دریا پر نہانے
بہلا ہم سے تو تم نے ہاتھ کہینچا
قیامت ہے ہمین پردہ ہے اونکا

تمہین کالے سے ڈسوائین تو کیا ہو
جو ہم تربت مین گہبرائین تو کیا ہو
کہین وان خضر لہرائین تو کیا ہو
جو ہم بہی پاؤن پہیلائین تو کیا ہو
کسی دن سامنے آئین تو کیا ہو

کرین تو بیاران ہند و یجون کو
یہہ کافر ہمکو ترسائین تو کیا ہو

تمہین تو ملگیا فرقت کا موقع
جو ہم بہی گہات کچہہ پائین تو کیا ہو

ابہی موسے کمر بل کہا رہے ہے
وہ گیسو اور بڑہہ جائین تو کیا ہو

حمایل ہاتھ سے اوہٹی نہین ہے
جو ہم قران اوٹہوائین تو کیا ہو

نصیحت پر تو ہے یہہ عشق کا حال
جو ہم دلکو نہ سمجہائین تو کیا ہو

٧ سخی کو اپنے جہوٹہون سے نہ کوسو ١٠
تمہین ہم سچ ہے مرجائین تو کیا ہو

ہمسے عاشق کو برا سمجہے ہو
واہ جی تم تو بہلا سمجہے ہو

اوسکی زلفون کو بلا سمجہے ہو
اے سخی سچ ہے بجا سمجہے ہو

اے سخی بت کو خدا سمجہے ہو
قبلہ و کعبہ یہہ کیا سمجہے ہو

سننا اوس کان لیا سردار جان اس کی بات
میری باتونکو ہوا سمجہے ہو

سایل بوسہ گیسو ہون مین
کیسا پہر بانگ گدا سمجہے ہو

خون عاشق ہے نہ چہوٹیگا یہہ
اپنے ہاتہون مین حنا سمجہے ہو

میری آنکہونکا اشارہ سمجہے
کہہ تو دو کان مین کیا سمجہے ہو

اسمین وہ رنگ کہان تو کیسی
گل کو بہی اپنی قبا سمجہے ہو

شیخ جی مجکو بہی بخشیگا خدا
اس گنہگار کو کیا سمجہے ہو

٨ بد رسے کیون ہوئی محفوظ سخی ١١

گیا کوئی ماہ لقا سیجے ہو

قطعہ

کیون خزین ہین ساکنان لکھنو — اسے زمین و آسمان لکھنو
یاد ہے ہمکو وہ شوکت شہر کی — یاد ہے ہمکو وہ شان لکھنو
ہُن برستا تھا کبھی اس شہر مین — زر ہی زر تھا درمیان لکھنو
رنج اندر شہر کے آتا نہ تھا — شادمان تھے صاحبان لکھنو
دشمنون کو کھودنے سے کیا ملا — خانہاے دوستان لکھنو
یاد آئی ہمکو وہ اگلی بہار — آہ کہ جب دیکھی خزان لکھنو
میرزا واجد علیشاہ بادشاہ — لیگئے ہمراہ آن لکھنو
لکھنو اب قالب بیجان ہوا — اور میٹا برج جان لکھنو
کاش اتنا ہی خدا رکھی آسے — اب جو باقی ہے نشان لکھنو
کسکے جانے سے مصیبت آگئی — کون تھا راحت رسان لکھنو

کیون نہ پہر آباد رہجاے سخی
ہین نصارے قدردان لکھنو

حور و غلمان ساکنان لکھنو — رشک جنت ہر مکان لکھنو
خوش ہوا ے مردمان لکھنو — تا ابد رہجاے شان لکھنو
ہم سے طوطی خوش بیانی کی نہ لی — ہمنے پائی ہے زبان لکھنو
مصر کا بازار یوسف بہو لجاے — ایک گر دیکھے دوکان لکھنو

قطعہ

دیکھکر خورشید آجاتا ہے یاد — ایک ہمارا مہربان لکھنؤ
جاتے ہین سوے الہ آباد ہم — لو خدا حافظ بتان لکھنؤ
آب و دانہ یان سے لیجائیگا کل — آج ہی ہین مہمان لکھنؤ
حال مصر و ماہ روشن ہو گیا — ہین یہہ سرد و گرم نان لکھنؤ
کیون نہ دایم ایک صورت پر رہے — بے خزان ہے بوستان لکھنؤ
غش ہوئین سنکر ہزارون بلبلین — جب سنائی داستان لکھنؤ
لکھنو کی شاعرین اکثر غزل — کہہ چکے ہین شاعران لکھنؤ

۱۰ میرے حصہ مین بھی کچھ مضمون تھے
اے سخی مدح خوان لکھنؤ ۷

زلف خوبان کا بتا ہی نہ ہو — ان بلاؤن کا سامنا ہی نہ ہو
کر سے خواہش اگر غبار میرا — تو ادھر کی کبھی ہوا ہی نہ ہو
میر حسن سے ملنے کا تو ہے انکار — اور میسر اگر جفا ہی نہ ہو
توبہ بت شیخ جی برا نہ کہو — دیکھیو وہ بت کہین خدا ہی نہ ہو
آگے سمجھائین تو ہین ناصح — وہ سنین جو کبھی سنا ہی نہ ہو
کیا دہان سے جواب خط آسکے — میری قسمت مین جو لکھا ہی نہ ہو

۱۱ سب سے نیہ رکھا ہے جسکا نام قضا
سخی اوسکی کہین ادا ہی نہ ہو ۷

دل دیا دم شمار کرنے کو | جان دی ایک روز مرنے کو
موتی منگواؤ مانگ بھرنے کو | منع کرنے کیا سنورنے کو
منزل گور کیوں نہ بہاتے ہیں | ایکدن ہم بھی ہیں اترنے کو
رونے دھونے ہیں گئی شب ہجر | کسکی رہجاتی ہے گذرنے کو
ہمکو اونکے شباب ہیں ہے کلام | ابھی کچھ اور ہے ابھرنے کو
لوگ مرقد سے میری ہٹ جائیں | ہیں فرشتے سوال کرنے کو

١٢ اے سخی موت آئی فرصت ہیں
ہمتو ڈرتے نہیں ہیں مرنے کو ٦

آج دل بیچتے ہیں ہم لے لو | مال لینے کا ہے صنم لے لو
ابھی ہوتا رہیگا خون میرا | تھک گئے ہو ذرا سا دم لے لو
قیس و فرہاد گر ضرورت ہو | تھوڑا تھوڑا سا ہمسے غم لے لو
ہمکو وعدہ کا جب یقین نہ ہوا | بوسہ باور نہ ہو قسم لے لو
طفل اشکم ز دیدہ مے آید | اپنے آغوش میں صنم لے لو

١٣ بولے اللہ رے شوق قتل سخی
ٹھہرو کھینچے چھری کہ دم لے لو ٩

سنکے میرے دلربا کی گفتگو | سمجھے موسے ہی خدا کی گفتگو
ذکر گیسو ہی ہیں کٹ جاتی ہے رات | ایسی رہتی ہے بلا کی گفتگو

١٠٢٢٩

رحم کی بات آپکو آتے نہین
کیجیے جور و جفا کی گفتگو

جور کی تقریر کیا بھاتی ہے ہمین
یاد ہے اک پارسا کی گفتگو

رات بہر وہ ہمسے بولے ہی نہین
ویسے پہلو مین رہا کی گفتگو

قطعه

غیر کو بالو نیہ اوسنکے ناز کیا
ہمسے تو یون بارہا کے گفتگو

مشورہ جب غیر سے وہ کر چکے
مین نے پوچھا تم نے کیا کی گفتگو

میرے راضی کرنے کو کہنے لگے
تھی تمھارے مدعا کی گفتگو

۱۱۰

واہ کیا کہنا سخی خوش بیان
بس فصاحت سے ادا کی گفتگو

۱۶

اس محرم کا چاند گرد یکھو
میرے گھر چل کے اپنی زر دیکھو

کوئی مانع نہین ادہر دیکھو
پر ادھر بھی تو اک نظر دیکھو

دل سی شئے آپ لے گئے صاحب
اف نہین کی مرا جگر دیکھو

سائل بوسہ ہم ہوے تو کہا
جاؤ پھر مانگو اور گھر دیکھو

میرا تابوت نکلا جاتا ہے
دیکھنا ہو تو دوڑ کر دیکھو

پھر چمک صبح کے ستاریکی
یار کے کان کا گہر دیکھو

کیسا سرمہ لگا کے آئے ہو
ہم تو دیکھین ذرا ادہر دیکھو

اب وعدہ خلافیان کرنا
پاؤن پر رکھ چکا ہون سر دیکھو

ظلم صیاد پوچھتے ہو کیا
باغ مین بلبلون کے پر دیکھو۔

یاس و حسرت ہین دونون پہلو مین — نہ ہمارے اِدھر اُدھر دیکھو
بار زلفونکا ایسے نازک پر — ختم ہوئی جاتی ہے کمر دیکھو
ابر باران کو خوب دیکھ چکے — اب ذرا میرے چشم تر دیکھو
ہاے کہنا وہ درد سے شب وصل — ٹوٹتی ہے میری کمر دیکھو
بوسہ زلفونکا کب سے مانگتا ہون — جون نہیں پڑتی کان پر دیکھو

قطعہ

دیکھے غیرونکو پرچۂ اخبار — ٹوٹے آسمین سے کیا خبر دیکھو

۱۵ اور سنتے ہین کچھ سحی کا حال — جیتا ہے یا گیا گذر دیکھو ۷

یار بیزار ہے لو اور سنو — گالی گفتار ہے لو اور سنو
کل کیا آج کا اقرار او سنیے — آج انکار ہے لو اور سنو
شمع تو یار سے جلتی ہی تھی — گل کو بھی خار ہے لو اور سنو
ہم تو مرتے ہی تھے اون آنکھو بیٹھ — دل بھی بیمار ہے لو اور سنو
آئے تھے صلح کی باتین سننے — یان تو تکرار ہے لو اور سنو
ہم کہین دلیہ ہین چوٹین کیسی — عشق کی مار ہے لو اور سنو

۱ جیسے مجنون کا گمان تھا وہ لو — سحی زار ہے لو اور سنو ۷

ردیف - ہ

نہ ہم ہونگے نہ یہہ عالم ہمیشہ
رہیگا یا رہی کا دم ہمیشہ

نہایت حسرت عیش کی جاہے دنیا
گہٹا کرتا ہے ہر دم ہمیشہ

ہماری لاش پر روسے وہ آخر
یہہ سمجھا پاس گئے تھے ہم ہمیشہ

اسے بھی ہے کسی گل کی محبت
جو رویا کرتی ہے شبنم ہمیشہ

طبیعت کو رہا الجھن نہ کیونکر
وہ زلفین رہتی ہین برہم ہمیشہ

جب اوس قاتل کا جی چاہے کرے قتل
یہان رہتی ہے گردن خم ہمیشہ

۲
سحی کافی ہے جنت کا وسیلہ
شہید کربلا کا غم ہمیشہ
۱۰

دیکھے جو زانو پہ رکھکر آئینہ
اوسکے سمجھین آئینہ پر آئینہ

سب سے اوس مکھڑے سے بہتر آئینہ
ہے مرا دیکھا ہوا ہر آئینہ

اپنی صورت سے کے وہ خود شیفتہ
سامنے رہتا ہے دن بہر آئینہ

پا تو پیر اوسکے رہا کرتا ہے روز
ایکدن کہایگا ٹہوکر آئینہ

ہر جگہ تصویر ہے وہ صاف ہے
دیکھتے ہین ہم تو گھر گھر آئینہ

اوسکی آرایش مین کسکو عذر ہے
مین تو کیا لائین سکندر آئینہ

روز پہرون تاکتا رہتا ہے موہنہ
اوسکا عاشق ہے مقرر آئینہ

دیکھتا تہا موہنہ مرا زخم گلو
صاف تہا قاتل کا خنجر آئینہ

ایسے رخ والے کو دیتا خط مرا
دیکھتا جا اسے کبوتر آئینہ

صاف اوس بت سا نہین کوئی سخی
بدرگر دوون سنگ مرمر آئینہ

طفل اشک آتو ادھر بسم اللہ | کہہ تو جاد لگی خبر بسم اللہ
اوسکی تعظیم کے بہی خاطر ہو | عرض کرتا ہے جگر بسم اللہ
اب ودھر آپ کہان جاتے ہین | مین تو کہتا ہون ادھر بسم اللہ
آئیے بیٹھیے دم لے لیجیے | آپ ہی کا ہے یہہ گھر بسم اللہ
جسکے سایہ مین وہ گل جاتا ہے | بولتا ہے وہ شجر بسم اللہ
ہجر مین اشک کی لگ جاے جھڑی | ہان مرے دیدۂ تر بسم اللہ
کیون مرے قتل کی حسرت رہجاے | باندھئے آپ کمر بسم اللہ
حل نہ ہوجاے یہہ ممکن ہی نہین | پڑی مشکل مین اگر بسم اللہ
ضرب تیغ اسد اللہ کے ساتھ | بولے جبریل پکارکے بسم اللہ
خانہ از فیض قدومت روشن | آمیرے رشک قمر بسم اللہ
ہرگھڑی جانتا ہون یار آیا | لب پہ ہے آٹھ پہر بسم اللہ
اشک گرتا ہے تو کہتا ہون مین | اے میرے نور نظر بسم اللہ

رحم کرتا ہے وہ رحمان و رحیم
ہو سخی ورد اگر بسم اللہ

اہل عشق سے ہے ہزار توبہ | توبہ پروردگار توبہ

ٹوٹی ہے جو بار بار توبہ
کیا کیا ہوں شرمسار توبہ

محشر میں کریگا جب خدا یاد
لے گی ہمکو پکار توبہ

ظاہر ہو گنہگار کی قبر
لکھہ دو لب مزار توبہ

یہہ طول یہہ تیرگی یہہ وحشت
توبہ شب انتظار توبہ

لو اب تو خطا معاف کیجے
کرتا ہے گنہگار توبہ

عصیان سے جیت ہے ہمارے
واعظ سے گئی ہے ہار توبہ

پہر فصل بہار کی ہے آمد
رہیو پہر ہوشیار توبہ

تیغ ابرو سے تنگ ہوں میں
یا صاحب ذوالفقار توبہ

عصیان تو ہی گواہ رہیو
کرتا ہے سخی زار توبہ

اللہ رے سخی تمکو تمنائے مدینہ
ہر وقت ہے اب ورد زبان نام مدینہ

ہے دلکو شب و روز تمنائے مدینہ
کب دیکھئے قسمت میں ہے دیکھنا مدینہ

معراج کی دن چرخ پہ تا عرش یہہ غل تھا
ہشیار ہو آتے ہیں مولائے مدینہ

جی بیٹھ گیا صدمہ سے سب مر گئے جیتے
جب اٹھہ گئے دنیا سے مسیحائے مدینہ

فردوس میں جانے کی ہیں راہیں یہی سیدہے
جنت میں ہو داخل جسے مل جائے مدینہ

آبادی فردوس میں یہہ لطف نہ ہوگا
اے صل علی رونق صحرائے مدینہ

خالق مری کچہہ ایسی بصارت ہو مجھے بھی
ہو ہند سے مجھکو نظر آجائے مدینہ

گیسوے محمد کا میں دیوانہ ہوا ہون
سے چل مجھے جنت سو صحرا مدینہ

جب دیکھا انہوا سونکو تو کہنے لگے حضرت
یہ ہی سول ہین جو روزن میں آئے مدینہ

پہونچے اوسی بستی میں سحی تن سے نکلکر
تھی روح مری عاشق تربت مدینہ

ردیف — ت

غیر پر بھی نگاہ رحمت ہے
آپکی آنکھ میں مروت ہے

یار کی دیکھنے کی حسرت ہے
خوبی تن آنکھ سے کیسی قامت ہے

لیجئے دل اگر ضرورت ہے
اسکی کیا پوچھنے کی حاجت ہے

کہتے ہیں چیز کیا قیامت ہے
اسکا بالا یہ کہ روز فرقت ہے

مختصر سن لو حال غنچۂ دل
اک گلستان کی سی حکایت ہے

ٹھنڈے دلکو جلا کے خاک کیا
شعلہ رو پوچھ کیا شرارت ہے

کون بیمار ہوا اون آنکھونکا
تمہیں مستی ہزار نعمت ہے

مٹی دینے ہمیں نہیں آتے
خاک ہے بات پر کدورت ہے

کس و ناکس کے مونہ سے لگ رہنا
دختر رز ہی کی یہ عورت ہے

سختیان ان بتونکی ہم جھیلیں
شاہ پرور خدا کی قدرت ہے

قطعہ

صدمۂ عشق چشم سے نہ دو
تشنگی سے یہ رنج عین راحت ہے

کل ہی شمع نے جنکی گھر روشن
بے چراغ آج اونکی تربت ہے

سے جنکے جلو مین ہوتے نگے تھے
ہاے کیا دیکھتے تھے کیا دیکھا

قبر مین اونکی اور نوبت ہے
سچ ہے دنیا مقام عبرت ہے

٢ ١٢

ہے غزل میر کے غزل یہ سخی
ہمکو جنکی زبان سے الفت ہے

ہاے کیا جلد دن اخیر ہوئے
قتل کتنے جوان و پیر ہوئے
اونکو عنبر جاہری ہو معاف
توڑ دینگے ان آسمانون کو
ہچکیان کیون قریب مرگ آئین
نہین کیا دل تو جبکے کہتے ہین
بوسہ ملتا نہین بغیر سوال
دوستونکی نظر سے اب نہ گرا
اونکو ہمرنگ گل کیا پیدا
عاشقونمین مرا جواب نہین
لیجئے عاشقونکے سر صاحب

کل جوانی تھی آج پیر ہوئے
ایسے سفاک تم صغیر ہوئے
دام صیاد مین اسیر ہوئے
مرے نالے کبھی جو تیر ہوئے
یاد شاید دم اخیر ہوئے
شعلہ رو یونمین تم شریر ہوئے
عاشقی کیا ہوے فقیر ہوئے
اے فلک بس بہت حقیر ہوئے
ہم عنادل کے ہم صفیر ہوئے
تم حسینونمین بے نظیر ہوئے
آپ پاس گنجفہ کے میر ہوئے

٣ ٧

کس سے لین داد عشق کی تیغی
ہاے زندہ تھے آج میر ہوئے

یار کا پیرہن نصیب کسے — عاشقو یہہ کفن نصیب کسے
دلکو غنچہ ملک سے خوش آیا — یار کا سا دہن نصیب کسے
دشت مین قیس کوہ پر فرہاد — عاشقی مین وطن نصیب کسے
ایک رشک پریکا عاشق ہون — ایسا دیوانہ پن نصیب کسے
شمع روتی ہوئی یہہ کہتی تہی — اور وہ انجمن نصیب کسے
شوخ چشمی دیکہا کی کہتے ہین — دیکہو ایسا ہرن نصیب کسے

۴
کیون نہ عشق سخی سے وہ خوش ہون
عاشق خوش سخن نصیب کسے
۲۲

بجلیان کانونکی دکہاتا رہے — آج ہمکو یون وہ ترپاتے رہے
شمع آنیکو وہ فرماتے رہے — جانیوالے روز وان جاتے رہے
ہجر کی شب بہر رہا یہہ مشغلہ — درد اور صدمہ کو سمجہاتے رہے
بعد مرنیکے ہوئی خدمت مری — دیر تک غسال نہلاتے رہے
پوچہتے ہو کیا شب فرقت کا حال — تہے اکیلے اس سے گہبراتی رہے
ظلم اونکو رات گیسوئے سیاہ — کانٹین جہک جہک کے سلجہاتے رہے
ان بتونکا حال پوچہیگا خدا — توکہینگے ہم کہ ترساتے رہے
بے حجابانہ کہی جو ایک بات — سرنگون ہوکر وہ شرماتے رہے
خاک ہی میں دفن کرنا تہا اگر — پہر ہمین کاہیکو نہلاتے رہے

عشق میں اپنی غذا ہاتھ آگئی
اونکی موہنہ کی گالیان کھاتے رہے

مرغ نامہ بر مرا ہو جائے ذبح
غیر ابسے جوڑ پھر کاٹتے رہے

حال اوس کوچہ کا جو ہمنے کہا
اہل جنت سنکے پچھتاتے رہے

کون آیا تھا پئے سیر چمن
آج دن بھر پھول مرجھاتے رہے

ہجر میں غم سے کے جو نعمت ملگئی
کس غمزہ سے اسکو ہم کھاتے رہے

وہ ہمارے دل کا دشمن ہوگیا
جسکو ہم پہلو میں بٹھلاتے رہے

یوں کسیکا خون کرتا ہے کوئی
ہم تو پھرونیان ہی کھاتے رہے

قطعہ

جب ہمیں پوچھا کسی نے تو کہا
وہ تو یک مدت ہوئی جاتے رہے

ایک دن وہ لاکے کچھ لوگونکو ساتھ
تربتیں یہہ سبکے دکھلاتے رہے

اسمیں بھونکتے اور اوسمیں کو وہ گن
عاشقان ناز تھے جاتے رہے

بعد اوسکے پھر ہمارے قبر پر
دیر تک افسوس فرماتے رہے

سب نے پوچھا کہ ہمیں کیا ہے
آپ چھوڑ رہ کے پچھتاتے رہے

۵
پہلے ہی یہہ سخی کا ہے مزار
چاندنی لاکھ سمجھاتے رہے
۱۱

گو بسور شکیل ہو رہی ہے
ہر سمت سے ذلیل ہو رہی ہے

خیر وی ہے نقد دل ہمارا
اوقات قلیل ہو رہی ہے

چھوٹے گا نہ نقد دل کسیکا
ایسی تحصیل ہو رہی ہے

تدبیر کی کچہہ وہان نہ چلتے
تقدیر کی تکمیل ہو رہی ہے
ان شعلہ وشونکی گل سی صورت
گلزار خلیل ہو رہی ہے
دیکہین کو تہے سے کسکو چاہین
ہر سمت زنبیل ہو رہی ہے
آب خنجر نہ ہمکو دینگے
کچہہ اور سبیل ہو رہی ہے
جاگے پہر رات بہر کہین تم
صورت تبدیل ہو رہی ہے
اوس گلکو جو دی ہے گل سے تشبیہ
بلبل سے دلیل ہو رہی ہے
پہر سامنے ہے وہ روی روشن
پہر شمع ذلیل ہو رہی ہے

۶ پہو جہو نہ سخی کی ناتو انسے
ہڈی تحلیل ہو رہی ہے ۹

دشمن اونکی ادہر ہے کسکی
بن دیکہے سیوا قضا ہے کسکی
کوئی نہ حسین نیک دیکہا
کیا جانئے بد دعا ہے کسکی
اے باد صبا اوڑا نہ مجکو
گلزار مین پہر ہوا ہے کسکی لو
میرا خون اور حنا تمہاری
دیکہین سرخی سیوا ہے کسکی
مرہم کے بند کہول ہی دو
ہم ہین تم ہو حیا ہے کسکی
کس سے برہم ہے زلف مشکین
ارشاد تو ہو خطا ہے کسکی
فاقہ نکرو نگا ہجر مین مین
یہہ صد مہ غم غذا ہے کسکی
ناحق ہمین کون پیستا ہے
اے چرخ تو آسیا ہے کسکی

کہتا ہے سحی کو متقی کون
بنت العنب آشنا ہے کسکی

عشق دندان مین یہہ ٹہنی ہے
ہم ہین اور ہیرے کی کنی ہے

کچہہ مست ہو آج حضرت دل
تبلائے تو کہان چھنی ہے

جو منہ سے کہا وہی کرے گا
دل بات کا تو بڑا دہنی ہے

عقدہ نہ دہن کا کچہہ کہلے گا
یہہ راز سخن نہفتنی ہے

اللہ رے جذب شوق نشتر
از خود رگ ہاتھ کی تنی ہے

خود ہین وہ آپ ہو گئے باہم
ٹہنگے سے جو آرسی ہنی ہے

آفت ہے دوست ہونے سے کہنا
ایسی کچہہ ہمسے دشمنی ہے

دیکہہ ندیا کفن سخی کو
یہہ پیر فلک بڑا دنی ہے

بت کہتا ہے بیمار خدا خیر کرے
ہون گنہگار خدا خیر کرے

لو وہ ابرو سے ہٹی اونکی نقاب
نکلی تلوار خدا خیر کرے

نہ بہی اوس زلف سے کم ہم صورت ہے
اے شب تار خدا خیر کرے

بے چلے جان لیسی جاتی ہے
دم رفتار خدا خیر کرے

کیا جلا کوئی تبان مین اے دل
جا مرے یار خدا خیر کرے

خواب مین دیکہہ کے کسکی آنکہین
ہوئے بیدار خدا خیر کرے

ہجر مین حال سخی مت پوچھو
بدہین آثار خدا خیر کرے

مرغ دل لیگیا وہ یار ابھی
کھیلنے آیا تھا شکار ابھی

سیکھو گے دیکے مجکو خار ابھی
جا کے گل کو کرو نگا پیار ابھی

ایک بوسہ تو مانگ سکتا ہین
دو کہون تو سنا ئین چار ابھی

تجنے اگر نہ دیا دل کو
خوب روتا تھا زار زار ابھی

قتل کا عزم ہو تو بسم اللہ
ہے قربان تیرے نثار ابھی

پھر پریشان کیجیے گا سبھی
زلف کو کیجیے سنوار ابھی

کھیل مین وعدہ بھول جائیگا
ایسے کم سن کا اعتبار ابھی -

پیش ازین جنکو دشمنی تھی بہت
کرتے تھے وہ سخی کو پیار ابھی ۲

ناحق ایک بت کو مجھ سے کد ہے
یارب یہہ موقع مدد ہے

فرقت مین تمام شب جیئے ہم
کچھ بھی اس زندگی کی حد ہے

حلیہ اوسکا نہ پوچھ بلبل
گل سا چہرہ کلی سا قد ہے

تبلاؤ میرے جنازے والو
شرکت رنگی بھی تا لحد ہے

مجھ مین طاقت جو ہاتھ دون دامن
بس دست جنون کی یہہ مدد ہے

نیکی سے جہان مین رہو ہشیار
غافل جو خیال روز بد ہے

آنسو مجھے لپٹ کے رولون
تیرا بھی یار کا سا قد ہے

وان کون بشر نہیں ہے عاشق
بس ایک مصحفی کا نام بد ہے

بہتر جو کلام میرا رد ہے
جو آپ کہیں وہ ہی سند ہے

ابرو کی کشش ہم آج سمجھے
یہی ہے الف یہہ اوسپہ مد ہے

یہہ داغ نسا اوسکے دلمین کیون ہے
کیا بدر کو آپ سے حسد ہے

کیا چاہے خیال دانہ خال
دل ہے کمبخت دانہ زد ہے

کب تک یہہ مخالفت سکندر
ابتک سنتا ہون تیری سد ہے

پوچھینگے لحد مین جب فرشتے
کہہ دینگے علی ہمارا جد ہے

ہر عضو مین ہے حال ناتوانی
تصویر میری بجاے مد ہے

دل بھی بھر آیا واے حسرت
تحفہ بھی ہمارا مسترد ہے

حسب ایتا کا بس اوسکو مارا
آفت کی نگاہ اوسکی بد ہے

گردش مین ازبسکہ مجھکو ڈالا
یہہ شکوہ چرخ تا ابد ہے

مین خوش اوسنے بہہ بی ذوقی
ناخوش وہ مجھسے بہہ خرد ہے

اللہ رے ضعف کا تصرف
بندہ ہے نہ بندگی کی حد ہے

چھوٹی سے کہہ مصحفی غزل اور
باقی رہی اس زمین کی حد ہے

کیون سمجھے نہ وہ کہ غیر بد ہے
دانش ہے عقل ہے خرد ہے

اسپر بہی نہ وصل ہو تو قسمت
کوشش ہے بصیر دینے لد ہے

جھگڑونسے بس فنا بچینگے ۔
منکر ہے نکیر ہے لحد ہے

کیون جی اس رنج عشق کے بہی
غایت ہے انتہا ہے حد ہے

۱۳
خدمت مین سخی کو اپنے لیجے
عاقل ہے سن ہے معتمد ہے

جسپر کہ گمان آسمان ہے
یہہ تو مری آہ کا دہوان ہے

آنسو پہر آنکہ سے روان ہے
پہر اسکو تلاش رفتگان ہے

جہوٹے کا نہ عشق مصحف رخ
اسمین قرآن درمیان ہے

لاسنے پہ مرے نہ کوئی آیا
سچ کہتے ہین جی ہے تو جہان ہے

مشکل کیون ہوگئی رسائی ۔
کیا دان کی زمین آسمان ہے

اوس بت کو خدا کہا یہہ جبکے
آخر تو مرے ہی کی زبان ہے

۱۴
اس سے بہتر سخی غزل پڑہ ۔
مشتاق کلام ایک جہان ہے

اور گل پژمردہ ہو خزان ہے
بلبل خاموش باغبان ہے

اس دلکو عبث تلاش جان ہے
قالب ہے یہان تو وہ وہان ہے

کہدیتے ہین غیر کو بہی عاشق
کچھ اوسکے زبان نکار زیان ہے

بازار جنون کی آج کی سیر
لو ہا سینے سے ہی گران ہے
اوس پردہ نشین کا تصور
آیا ہے تو دل ہی مین نہان ہے
وہ دیکھو مژہ وہ دیکھو ابرو
وہ تیر ہے اور وہ کمان ہے

۱۵ محفل مین غزل سخی کی سنکر
سب کہنے لگے کہ خوش بیان ہے ۱۴

آفتین اوسکی چال لائی گی
حشر ہوگا قیامت آئیگی
ہجر مین موت کیون نہ آئیگی
کیا قیامت مین بخشوائیگی
وان ہوا مین جو آکے جائیگی
خوب جہون کی صبا اوٹہائیگی
سونگھنا بوئے زلف خوبان مین
ناک مین میرے جان آئیگی
دیکھئے کسکا خون ہوتا ہے
کچھ حنا آج رنگ لائے گی
چاندنی مین رہیگا میلا پن
چاندنی اوس دہوکے لائیگی
افعی زلف پر نہ لہرائے
کہہ و ناگن سے مار کہائیگی
دیکہنا چل سکے آج گلشن مین
نرگس آنکہین بہت لڑائی گی
خوب ہمکو جلائی دن بھر
دیکھہ لین گے جو رات آئیگی
آتش گل بجہا دے اے شبنم
آگ گلشن مین کیا لگائیگی

۱۶ اے سخی لاکہ ایڑیان رگڑو
وہ کف پا نہ ہاتھہ آئے گی ۱۳

یہہ آے ہو کس کس کے گہر ہوکے ہوتے | جو پہونچے یہانتک سحر ہوتے ہوتے
شب ہجر میری بڑی زندگی ہے | رہا حال یو عدگر ہوتے ہوتے
لہو اشک آنکہوں سے خون ہوکے بہنے | یہہ کیا رنگ لایا گہر ہوتے ہوتے
جسے شام کو ہم کہڑے کوستے تہے | سُنا مرگیا وہ سحر ہوتے ہوتے
سُنا جاوان نامہ بر نے وفا کی | قدم رکہتے رکہتے گذر ہوتے ہوتے
ابہی ابتدا ہے جفاؤں کا ڈر کیا | محبت کا ہوگا اثر ہوتے ہوتے
صبا پر بہی اپنے ہوا باندہ دیگا | کبوتر میرا نامہ بر ہوتے ہوتے
او بہار اوسکے سینہ کا مدت مین دیکہا | ہوا یہہ شجر بار ور ہوتے ہوتے
کہوا اوسکی زلفون نے یہہ حال عاشق | بہت بڑہ گیا درد سر ہوتے ہوتے
جہان تہی نہ روح الامین کی رسائی | وہان پہونچے خیر البشر ہوتے ہوتے
فلک سے زمین تک تجہے ادہر لایا | یہانسے بہی ہوگا سفر ہوتے ہوتے
لگے بانکے لوگ تشبیہہ دینے | نمایان ہوئی کمر ہوتے ہوتے

سخن شہر سے اب چلو کربلا کو | ادہر ہوتے ہوتے اودہر ہوتے ہوتے

پوچہو نہ چمن مین کچہہ صبا کی | غنچونکی یہہ چٹکی مین اوڑا کی
کیا پوچہتے ہو میری قضا کی | کس دن یہہ ہوا نہین اوڑا کی
زاہد کو ہوئی نہ بت سے اُلفت | ایسی پہٹکار ہے خدا کی

بوسہ خیرات حسن لیگا
جس روز فقیر نے دعا کی

اوس کوچہ مین بے گنہ ہوے قتل
فریاد شہید کربلا کی ہو

بلبل کو خبر نہین کہ یہہ گل
تصویر ہے کس کے نقش پا کی

اوس بت کے ستم کا یان کھلا گیا
محشر مین خدا سے ہونگے شاکی

۱۸

چھوٹی مٹی پہ ہے سینکے ایک غزل اور
ہے فکر سخی بہی کس بلا کی

۷

الفت ہے گیسو سے دوتا کی
خوبی ہمکو عجب بلا کی ہو

وہ بت معشوق ہو ہمارا
واللہ یہہ شان ہے خدا کی

لپٹی رہتی ہے روز اوس سے
ابھی بن آئی ہے قبا کی

لاتا ہے جواب خط کبوتر
مدت سے یہی خبر اوڑا کی

ہاتھوں سے نہ پوچھیے میرے اشک
سرخی چھٹ جاے گی حنا کی

وعدہ یہ وہ کب مرے گھر آئے
دیوار ہے چھوٹ کس ادا کی

۱۹

اس فکر معاش مین سخی نے
فرمائش ناتوان ادا کی ہو

تمسا جنت مین نہین یار کوئی
نہ ملے حور طرحدار کوئی

جہانک او گوشہ گیر رہنے والے
منتظر ہے پس دیوار کوئی

حشر کے روز رہیں خوب منود
ہمسا نکلا نہ گنہگار کوئی

بار فرقت میرے سر پر کہنا — کیا مجھے سمجھے ہو بیگار کوئی
سخت پتھر ہین عیاذ باللہ — ان بتون کو نکرے پیار کوئی

کیون اکیلے پڑے روتے ہو سخی
کر گیا آج پھر انکار کوئی

دم نہ نکلا مرا نکلتے ہوے — سنکے سوت آئے ہاتھ ملتے ہوے
دل اسیر الشیب مین صاحب — آئیگا ذرا سنبھلتے ہوے
شب کے بوسے اونہین جو یاد آئے — اونہہ سے گئے مونہہ مرا مسلتے ہوے
دیکھو آتا ہے مرا طفل سرشک — کیسی اٹکیلی چال چلتے ہوے
وہ ہمارے جنازے کے مشتاق — آئے ہین کودتے اچھلتے ہوے
ہوش و صبر و قرار و تاب و توان — عشق مین سب نکل چلتے ہوے

خوب فکر سخی کا سانچا ہے
نکلے آتے ہین شعر ڈھلتے ہوے

آنکھ پھر تمنے چرائی دیکھئے — تمنے پھر ہوری لگائی دیکھئے
یار کے رخ کی صفائی دیکھئے — آئینہ نے مونہہ کی کھائی دیکھئے
اب خدا بھی کچھہ نہین سنتا مری — نارسائی کی رسائی دیکھئے
آہ کی دل کی جگر کی بخت کی — کس کی کس کی اب بر آئی دیکھئے
فصل گل مین قید چھوٹے تو خزان — وہ اسیری یہہ رہائی دیکھئے

سبزہ خط رخ پہ کیا دلچسپ ہے / اپنے دریا کی ترائی دیکھئے
تم نے مجکو آہ کیا دیکھلا دیا / سیر طبیعت کی گدگدائی دیکھئے
یار سے آنکھین لڑائین تب سے / موت کس جھگڑے مین آئی دیکھئے

بے تردد لٹ رہا ہے نقد دل
کیا سخی کے جی مین آئی دیکھئے

دل بھی لینگے جان بھی لینگے / اون کا کیا کہنا وہ سبھی لینگے
آج وہ بلبلوں کا جی لین گے / پھول سے ہاتھہ مین کلی لینگے
ہاتھہ آئے جو سوزن مژگان / زخم اپنے جگر کا سی لینگے
ہائے کس درد سے کہا شب وصل / رات بھر یہہ ہماری جی لینگے
آو شکوہ نہ ہجر کا ہوگا / وصل مین ہم زبان سی لینگے
دل کھلونا نہین جو کہتے ہو / ہم بھی لینگے ہم بھی لینگے
دل مرا اونکی دل لگی مین گیا / اب جگر بھی ہنسی ہنسی لینگے
اک جگر رہگیا ہے وہ بھی ہی / اور کیا وہ کسی کا جی لینگے

حشر مین ہم پہ ہے نجات سخی
دامن مرتضے علے سے لینگے

آج پھر عتاب ہوتا ہے / دیکھین کیا انقلاب ہوتا ہے
غیر مست شراب ہوتا ہے / جلکے یان دل کباب ہوتا ہے

آپ شرمائے قصور معاف — بندہ اب بے حجاب ہوتا ہے
بام پر چڑھتے ہو نظر نہ لگے — روبرو ماہتاب ہوتا ہے
ہجر کا روز بھی قیامت ہے — عاشقو نپر عذاب ہوتا ہے

قطعہ

شیخ صاحب نے ایکدن پوچھا — کیا بوقت شراب ہوتا ہے
مین نے کی عرض لیجئے سنئے — کم سے کم جو حساب ہوتا ہے
شیشہ ساغر صراحی مے ناب — میوہ مصری کباب ہوتا ہے
آئینہ ہار عطر شمع چراغ — گل گلوری گلاب ہوتا ہے
اور معشوق ایک بناؤ کے — غیرت ماہتاب ہوتا ہے
دونون پی پی کے جو مست ہوئے — وصل پہر اے جناب ہوتا ہے

۲۴
آگے بس لطف وصل کہتے ہین — اب سخی کو حجاب ہوتا ہے
۱۰

غیر کا ذکر ہر گھڑی کیا ہے — اور باتین کرو یہی کیا ہے
یہہ سخی سے سخی سخن کیا ہے — کچھہ سخی سے کہو گے بھی کیا ہے
دل نہ لیجانے دینگے ہم اپنا — لائی بھی یہہ دلگی کیا ہے
بد راسکو کہون کہ غیرت بدر — کس سے پوچھون کہ واہ جی کیا ہے
کیسے حیران ہین غیر کے پیچھے — آگے سمجھائینگے ابھی کیا ہے
وعظ یہہ اگر بہشت نہین — پھر مرے یار کی گلی کیا ہے

ہجر کا غم سہون کہ مر جاؤن
یہ لئے آپکی خوشی کیا ہے

کیون گرے چاہ مین زنخدان کے
ایسی لکو مرے پری کیا ہے

دل لیا جان کی بھی خواہش ہے
ایک آفت ہے عاشقی کیا ہے

۲۵
نہین ہوتی سخی کی مشکل حل
میرے مشکل کشا علی کیلئے
۱۲

عجب یاد قامت مین آفت رہی
کہ مجھپر سراپا قیامت رہی

دہی ہین کہ جسسے عداوت رہی
ہمین ہین کہ اسپر ہی الفت رہی

بتون سے جو بندونکو الفت رہی
تو ساری خدائی سے نفرت رہی

ہوئے بعد مرنیکے بھی وہ نہ صاف
میرے خاک سے بھی کدورت رہی

دم مرگ ہلتے رہے میرے ہونٹ
لبو پر کسی کی شکایت رہی

سخن آتے ہی لب کا بوسہ ملا
بڑی بات حضرت سلامت رہی

خدا کیلئے بت کو کہتے ہو سخت
نہ اب تمکو کچھ آدمیت رہی

قلم

جو بندہ نے بھی کوئی کلمہ کہا
تو پھر شیخ ہی کیا شناخت رہی

یہ رندونکو جس دختر رز کی ہی تاب
میرے پاس وہ ایک مدت رہی

جنازہ بھی سونا نہ چھوڑا گیا
لحد تک مرے ساتھ حسرت رہی

چلے تم مگر مین نے دیکھی بھی چال
مرے سامنے تو قیامت رہی

۲۶ سخی جلد چھوٹے گا اب کا پنو ۹

٢٦ نہایت قریب اپنی رخصت رہی ٩

جو رہنا دلمین منظور نظر ہے
نہ پوچھو ہجر مین جو جان پر ہے
غضب ہو حلقۂ نتھ کا مین چھوٹون
مین سودائی نہین زلفونسے الجھون
بڑے زورونسے کاٹا ہے مرا سر
وہ کیا انجام حسن و عشق جانین
وہ گھر رخصت ہوئے ہین ہم جہانسے
حسینونکو بلاؤ لوٹ لیجائین

تو آئین ستو سے یہہ اونکا گھر ہے
بس اب تے ہین قصہ مختصر ہے
دہان ہر وقت غصہ ناک پر ہے
پریشان ہو یہہ کسکو درد سر ہے
ادھر لاچوم لون بازو کدھر ہے
ابھی کچھہ آگے تیشے کی خبر ہے
الٰہی آج کی کیسی سحر ہے
یہہ گرد سے یہہ دل ہی یہہ جگر ہے

٢٧ سخی کیون اسقدر روئے ہو تم آج
کہ دامن آستین رومال تر ہے ١٢

چلے پھر ہاتھہ غیرونکا پکڑ کے
نکل پھر طفل اشک آئے بگڑ کے
جگر اور دل نہین پہلومین میرے
کبھی پہونچیگا دل ونکلیو تک
دم گریہ رہے نا لیکا بہی شغل
گدا ہون میری باتونپر نہ الجھو

یہہ سمجھایا تھا اونکو پانون پڑ کے
بڑے گستاخ ہوتے ہین یہہ لڑکے
ہوئی برباد یہہ بستی اوجڑ کے
نگینے کیطرح خاتم مین جڑ کے
غرض بارش بہی ہو بجلی بہی کڑ کے
کہ عادی ہوتے ہین مجذوب بڑھ کے

لکھونگا حال درد سر کہان تک — لگا دون نامہ مین صندل رگڑ کے
اگر قسمت مین فرقت ہے سمجھنا — مٹا تا خط پیشانی رگڑ کے
گلہ محشر مین بھی ہوگا نہ اونکا — کھڑے رہجائینگے دامن پکڑ کے
نکالی وصل مین کوئی اگر بات — تو بولے یہہ زبان گرجائے سڑ کے
مرا مُردہ اوٹھا تو رو دئے وہ — جنازہ کا مرے پایہ پکڑ کے

٢٨ سخی اس زلف کو چھو لیتے ہو روز
کسی دن پاؤن مین بیڑی نہ کھڑکے ٨

چہرہ پر کیون نہین بحالی ہے — خیر سے تو مزاج عالی ہے
بدر اور مہر دو ہین نام اونکے — اک جمالی ہے ایک جلالی ہے
سنکے بیساختہ دعا نکلی — کس مزے کی تمہاری گالی ہے
اسلیے چین سے کھینچے صاحب — بس طبیعت بہت سنبھالی ہے
عشق کرنے کو ہم جگر کرتے — اجی اس دل نے جان کہا لی ہے
دلکو نالہ مرا سُنا تو کہا — یہی آواز رات والی ہے
کرچکے آئینہ کو وہ حیران — ان دونون آرسی نکالی ہے

٢٩ اور بھی اک غزل سخی کہدو
یہہ تقاضائے فکر عالی ہے ١٠

آج غصے سے مونہہ لالی ہے — کیسے برہم مزاج عالی ہے

دی دعا کیا اونہین غصب مین پڑکے — ایک مونہ مین ہزار گالی ہے
زلف شبگون دکھا کے کہتے ہین — یہہ گھٹا برشکال دالی ہے
تیس ۳۰ دن یار اب نہ آئیگا — اس مہینے کا نام خالی ہے
جان دین ہم اونہین ہنسی سے کام — خوب یہہ دلگی نکالی ہے
چرخ پر بدر حسن کو کہتے ہین — یار کا ساغر سفالی ہے
دام ہے مرغ دل پہنسانیکو — پھر اودن کر تیونکی جالی ہے
کیون جی کاکل پہ ہمکو دہوکا ہے — کالی ناگن یہہ تمنے پالی ہے
تلخ ہین میٹھے ہونٹ چومنے پر — گویا انکی مٹھائی کھالی ہے

اور دیوانہ پن سخی کا سنو
اک پری روپہ آنکھہ ڈالی ہے

خمسہ

آستین کہنی تک چڑہالی ہے — تیغ بہی میان سے نکالی ہے
اپنی عادت تو روز والی ہے — آج غصہ سے مونہہ لالی ہے

کسیہ برہم مزاج عالی ہے

ہم بہی اپنے مزاج کے ہین کڑے — بدمزاجون کے پاس ہم نہ کہڑے
ہوے شرمندہ لیکن آج بڑے — دی دعا کیا اونہین غضب مین پڑے

ایک مونہہ مین ہزار گالی ہے

ہین پریشان جیب سے دیکہا ہے
نہین معلوم کیا نہین کیا ہے
دم الجہتا ہے دلکو سودا ہے
کیون جی کاکل پہ ہمکو دہوکہ ہے
کالی ناگن یہہ تمنے پالی ہے

دور سے جاتی ہین سب اوٹہانیکو
نہین اوسکی خبر زمانے کو
اونکی خال سیہ کے دانہ کو
دام ہین مرغ دل پہنسانیکو
پہر اون کرتبون کی جالی ہے

پہیکے رہتے تہے یونہین وہ اکثر
اسپہ نقصان کچہہ ہوا نہ ضرر
ترشیان کرتے رہتے تہے دم بہر
تلخ ہین میٹہے ہونٹ چومنے پر
گویا اون کی مٹہائی کہالی ہے

سہتے سہتے یہہ روگ جی کا سنو
لو نیا حال عاشقی کا سنو
اور سبب دل کی بیکلی کا سنو
اور دیوانہ پنا سخی کا سنو
ایک پری رو پہ آنکہہ ڈالی ہے

ولہ

اوسکی غمخوار کا خدا حافظ
سخی زار کا خدا حافظ
اب گنہگار کا خدا حافظ
عشق ہے یار کا خدا حافظ
امر دشوار کا خدا حافظ

سر کے بلجاتا ہون تو کہتے ہین
سر کو دکہلاتا ہون تو کہتے ہین
سر تئین پہوڑتا ہون تو کہتے ہین
سر کو ٹکراتا ہون تو کہتے ہین

میری دیوار کا خدا حافظ۔

غیر کہتا ہے میری آنکہہ لڑی
کوئی اتنا خدا کرے نہ اڑے
میرے جی مین ادہر نگاہ گڑی
سر فروشونکی چشم بد نہ پڑے

اون کی تلوار کا خدا حافظ

زلف دیکہون تو مار کہتا ہے
چہوؤن مژگان تو دار کہتا ہے
گر گہر یکبوون زار کہتا ہے
عزم بوسے پہ بار کہتا ہے

مرے رخسار کا خدا حافظ

ہجر کو ہم مکان دیتے ہین
دم آخر زبان دیتے ہین
ہنسنے کے بہہ دکان دیتے ہین
ہم تو فرقت مین جان دیتے ہین

شوق دیدار کا خدا حافظ

مصلحت سچ یہہ کر رہا دل
سب کے سب ایک دن ہونگی خجل
ایسا گل چین کہا نکلے ہے عاقل
بلبلین قید باغبان غافل

گل زردار کا خدا حافظ۔

جان سے جو گئے تو کہکے چلے
ہاے ہم کہو گئے تو کہہ کے چلے
قبر مین سو گئے تو کہہ کے چلے
دفن ہم ہو گئے تو کہہ کے چلے

اس گنہگار کا خدا حافظ

وحشیون نے ہمین سلام کیا — ہم بہی دیتے رہے سبہونکو دعا
کچہہ عجب ماجرا تہا رخصت تہا — دشت چہوٹا تو آہوون نے کہا

پہانس نکلے ہر خار کا خدا حافظ

تو لیسے اور ستم سے کہتا ہے — لطف سے اور کرم سے کہتا ہے
جان لیسے اور دم سے کہتا ہے — لیکے دل یار ہمسے کہتا ہے

کہو دلدار کا خدا حافظ ہو

مجہسے جہگڑے سے جسے جہگڑنا ہو — مجہہ تک آجائے جسکو لڑنا ہو
بگڑ وہ نین جس قدر بگڑنا ہو — تیغ مجہہ پر پڑے جو پڑنا ہو ہو

زلف خمدار کا خدا حافظ۔

کہڑے رہو یا کرین تردد ہے — بیٹھے تڑپا کرین تردد ہے
کیون نہ رہے دل کیا کرین تردد ہے — وہ نہ وعدہ کرین تردد ہے

وجہ انکار کا خدا حافظ

درد سر حول دل زکام بخار — اسکی صحت تو کچہہ نہین دشوار
پر یہی خوف ہی میر سے غفار — گر سحی کو ہے عشق کا آزار

ایسے بیمار کا خدا حافظ

رباعیات

آنکھون مین رہین تو بصارت بڑھجائے
گر یار کے نام کا وظیفہ ہو سخی
آئین جو دماغ مین تو طاقت بڑھجائے
بے شبہ زبان کی طلاقت بڑھجائے

ولہ

ابرو کا ہوا عشق تو خنجر مارا
اسپر بھی سخی یار نے طرہ یہ کیا
مژگان کا قصہ کیا انس تو نشتر مارا
زلفون کا جو سودا ہوا پتھر مارا

ولہ

اک روز نہ شکل آشنائی دیکھی
وہ بت نہ ہوا رام سخی کا مجھسے
ہر مرتبہ اوسکی بیوفائی دیکھی
بس ہمنے خدا تیری خدائی دیکھی

ولہ

جو مثل ہوا اوس رخکے اوسے گل سمجھو
مارا پہرے جبتک ہے سخی مار سیاہ
زلفون کی مشابہ ہو تو سنبل سمجھو
سر پر جو چڑھے سانپ تو کاکل سمجھو

قطعہ تاریخ مسجد سید علی حسن صاحب مرحوم رئیس قصبہ کڑا از مصنف

نشان مسجد عبد الغفور بود اینجا
سخی چو کرد بدل فکر سال تاریخش

علی حسن ز عقیدت پئے بنا آمد
ندائے غیب بگفتا کہ خانہ خدا آمد

۱۲۸۳ ہجری

تمت

دیوان سخی حصۂ دوم

ردیف (۱) | بسم اللہ الرحمن الرحیم | الف (۵)

ہو وصف کیا رسول علیہ السلام کا
یارا نہیں کلیم کو بھی یہاں کلام کا

پاتا ہون خط بہشت بریں کے مقام کا
نور خدا ہے روضۂ انور امام کا

کسطرح ہو نظیر علی کا جہان مین
پیدا کیا خدا نے کسی ہے نہ نام کا

کاسہ یہان سبیل حسینی کا دیکھ لے
اے دل یہی سبو نہ ہے کوثر کے جام کا

(۲)
ذاکر حسین کا ہون جو دنیا مین اے سخی
مولا کے ساتھ حشر بھی ہوگا غلام کا
(۷)

زمانہ ہے خوشی کا خورمی کا شادمانی کا
وصال یار حاصل ہے مزا ہے زندگانی کا

مریض ہجر کے ناطاقتی پوچھیں تو کہہ دینا
زبان پر نام آنا ہے بار گران ہے ناتوانی کا

رقیبوں میں وہ کیا بیٹھے کہ سب اگلا چلن بھولا
عنایت کا توجہ کا کرم کا مہربانی کا

ارے گردون نہ دکھلا چودھوین کا چاند تو اتنا
ہمین یاد آتا ہے نقشہ کسی کے نوجوانی کا

پہلا خورشید کو نور اسطرح کا کب میسّر تھا
یہہ جلوہ ہے فلک پر آپ ہی کے مہ جبینکا

قدم اوٹھتا نہیں چلنے مین ٹھنڈے سانس لیتے ہین
تنِ نازک پہ بھاری ہے دوپٹہ جامدانیکا

عجب کیا داستان مجنونکی سنکر وہ یہہ فرمائین
پتا ملتا ہے اسمین کچھہ سخی کے بھی کہانیکا

بادیہ پیمائی مین بخت اپنا یاور ہو گیا
پڑ گیا جو آبلہ پانونمین گوہر ہو گیا

اسقدر بے نور بیکس روے انور ہو گیا
ماہتاب ان پر گمان سنگ مرمر ہو گیا

آجکی تیزی ترن ساقی نہ ہوئیگی کبھی
ہم تلک نوبت نہ آئی دور ساغر ہو گیا

اب ہوا اسونا صنم کے ساتھہ اپنا یا نصیب
ہو گئے لاغر جب مین اوسکا تار بستر ہو گیا

جان اک خورشید رو کا اثر تو دیکھنا
جو اوگا نخل اپنے تربت پہ صنوبر ہو گیا

خاک کوئی یار ہو تسکی صفت کیا کیجیے
جسکا ہر ذرہ فلک پر جاکے اختر ہو گیا

دیکھنا تاثیر جو سنگین دلی اوسکی لکھی
سنگ موسے حرف کاغذ سنگ مرمر ہو گیا

جو کہا پیغام مین سمجھا کلام اللہ اوسے
آپکا پیغامبر صد پیمبر ہو گیا

آب نہ برداری اوسکی ہاتھہ آئی لے سخی
ابتو اپنے وقت کا مین بھی سکندر ہو گیا

حیف ثابت ہے نہ دامن نہ گریبان اپنا
موسمِ گل مین ہے اللہ نگہبان اپنا

لیگیا سینے سے دلبر دل نالان اپنا
آج پنجرے مین نہین مرغ خوش الحان اپنا

ہند مین آکے جو دیکھی لب رنگین تیری
لعل کو پھر نہ پسند آئے بدخشان اپنا

شوق ہے دشت نوردی کا ہمین نرورون — چھوڑ کر قیس چلا جائے بیابان اپنا

شمع کو روشنی کا اپنے بہت دعوے ہے — ساق پا سے کچھہ اوٹھا لیجئے دامان اپنا

ہمسری اوس رخ تابان کی بہت مشکل ہے — موںہہ بنا آئے کہین مہر درخشان اپنا

کوچۂ یار کو کیا ہمسے چھوڑا وینگی رقیب — کہین شیرونسے بھی چھٹتا ہی نیستان اپنا

یہان کبھی رتبہ شاہی تھا ہماری ہی لئے — ہر پری رو ہمین کہتا تہا سلیمان اپنا

٥

ہم نہ مانینگے سخی گریہ یہہ بیوفا نہین

تمکو دکھلایا کسی نے رخ خندان اپنا

ہم مر جو گئے ہین تو جلایا نہین جاتا — اس روٹھنے دلکے کو منایا نہین جاتا

ناطاقتی و ضعف کے ممنون ہوئے آج — سر زانوے دلبر سے اوٹھایا نہین جاتا

آنسو نکل آتے ہین قلق سے دم تقریر — قاصد سے مرا حال سنایا نہین جاتا

کیا آتش فرقت نے بری پائی ہی تاثیر — اس آگ سے پانی ہی بجھایا نہین جاتا

رخ ہاتھہ پہ رکہا نکرو وقت تکلم — ہر بات مین قرآن اوٹھایا نہین جاتا

تربت مین شرمندہ گناہونسے پڑا ہون — اللہ کے سرکار مین جایا نہین جاتا

کیا لطف شب وصل گیا نیند سے اوسکے — ہوتے ہی سحر او جگایا نہین جاتا

٦ ١٣

کہتے تو سخی ملگئے کیا وصل کے دولت

پہہ آج مزاج آپ کا پایا نہین جاتا

مرے قبر پر سے پہر آئے کیون یہہ چال کیون نہ دکھلایا

مین تو سو رہا تھا مزار مین مجھے کیون نہ تمنے جگا دیا
ہوا غسل لائے جنازہ بہی تہہ خاک ہمکو دبا دیا
ہین جو نکلے گہر سے مزار تک یہ اجل سے کیسا سُلا دیا
کہان آبرو کی تھی آرزو کہان عشق بت مین پہنسا دیا
مین تصدق اوسکی خدائی کے جو دیا ہی مجکو تو کیا دیا
بت خوشجمال کو دیکھکر رہین یاد یہہ کچہہ نصیحتین ۱۲ معہ
جو پڑہا تہا حضرت شیخ سے وہ سبق ہی ہمنے بہلا دیا
جو نکالون آہ مین سینہ سے جو سناؤن نالہ بصد فغان
تو عجب ہی ہین کہ کہے خدا مرا عرش کسنے ہلا دیا
مجہے دفن کرنیکے ساتہہ ہی مرے گلبدن نے وفا کے لی
جو گلے مین پہولو نکا ہار تہا وہ لحد پہ میری چڑہا دیا
ابہی عین فرح کر وصال مین جو رقیب سامنے آگیا
وہین اس نے غصے کہ چپ ہون میرے پانون چہکے دبا دیا
کہا ہمنے دیکہے جو دیکہتے ہین کہ ہمین لگ بیٹہے تو بول او
اجی لاؤ پہچکے چہپا ہی لین کوئی جانتا ہے کہ کیا دیا
جو ہمارے مونہہ سے نکل گیا کہ ہمارا دل لئے آئے ہو
لگے کہنے اوسکو تو ہمسے کہین رستہ مین گرا دیا

یہاں یہ پوچھا مرے جنازہ کو کسی اجنبی نے کہ کسکا ہے
میں تصدق اوسکے زبان کے میرا نام روکے بتا دیا

وہ تمام شب کی جلی کٹی یہہ نتیجہ اپنا دکھا گئے
کہ سحر کے ہوتے ہی شمع کو سرِ محفل اوسنے اوٹھا دیا

مرے بیوفا سے پیامبر یہہ ضرور جاکے ہی پوچھنا
کہ ہوا تھا ایسا قصور کیا جو سخی کو تمنے بھلا دیا

ہوے مٹیا برج میں اے سخی جو شریک بزم اہل سناء
یہاں شاعروں کے کلام نے ہمیں لکھنؤ کو بھلا دیا

آہ سوزاں کا ہمارے جو شرارا ٹوٹا
آسماں جل گیا اور سیکڑوں تارا ٹوٹا

یار کا بند قبا توڑ کے ہم پچتائے
حیف یہہ رشتۂ جاں کیوں نہ ہمارا ٹوٹا

بلبلیں آنے لگیں خالے چمن ہونے لگے
ہار پہولوں کا جو اوس گل نے اوتارا ٹوٹا

مرض ہجر گیا وصل کی نعمت پائی
آج صد شکر کہ پرہیز ہمارا ٹوٹا

وقت تحریر قلم ہاتھ سے واں کیا اوٹھتا
نازکی سے نہ یہاں خط کا کنارہ ٹوٹا

صدمہ تیر نگہ کا متحمل نہ ہوا
شیشۂ دل مرا ہوتے ہی اشارہ ٹوٹا

ہم تردد میں سخی اوسکو غنیمت سمجھے
کوئی مضمون جو ہاتھ آگیا مارا ٹوٹا

یار شمع ساق یاد دکھلائیگا
آج پروانہ جلایا جائیگا

اپنے سے جب مجکو ہلکا پائیگا
برگ کاہ اوس دم بہت پچتائیگا

اے جنون صحرا کو کب لیجائیگا
کب تلک تلوا مرا سہلائیگا

غسل میت کو مرے کون آئیگا
ابر رحمت ہی کرم فرمائیگا

دیکھینگے حال اپنا گر شمع و چراغ
یہہ ہنسے گا اوسکو رونا آئیگا

جسم مردہ مین مرے جان آئیگی
اونکی پانؤنکی جو ٹھوکر کھائیگا

ہجر جانان مین تو ہون مین جان بلب
بار غم کس سے اوٹھایا جائیگا

نازکی کرنے نہ دیگی مجکو قتل
یار سے خنجر نہ کھینچا جائیگا

زلف کالا سانپ ہے اے دل نچھو
دیکھ اے نادان دہوکہا کہائیگا

عشق ابرو مین سخی بچ جائیگی
دوش پر قاتل کمان لٹکائیگا

نہین اور کے ہجر مین کہل کے کانٹا
ہوا ہون مین فرقت مین سوکہ کے کانٹا

میری لاغری دیکھ لے تل سکے کانٹا
ارادہ مین ہے گر تقابل کے کانٹا

سوا مین پر اوسنے شرارت بچہوری
چہپا ہے ہر ایک ڈھیلے مین گل کے کانٹا

یہہ قسمت ہے بدلا تہہ گل پہ جو مارون
تو لگتے ہی ہو میرے چکل سکے کانٹا

میرے پانؤن پڑتا ہے صحرا مین کیونکہ
جو کہتا ہوا سکو ہے کہل کے کانٹا

دیا عکس مژگان نے ساقی تو دہوکہا
سمجہا ہے ساغر مین ہے مل کے کانٹا

خدا بہیجدیتا ہے اک آبلہ پا
سہے پابند جیسے توکل کے کانٹا

چمن مین نہیں یا نیکا دینے والا	بڑے حلق مین کیون نہ بلبل کے کانٹا

۱۰ پنایا سخی تو نے مضمون مژگان
اسی بندمین ہو گیا گل کے کانٹا ۱۳

کیا ہوا گر بند ہے مگر نہ روزن دیوار کا
دیدۂ دل ہی سے کر لینگے نظارہ یار کا

ہون مین نذر تو ان لیا یہ چہ اوٹھے دستار کا
زاہدا یان ہو جو ہو وہ سکتا نہیں دستار کا

آنکھ نے مارا ہے ہون شہر کشتہ یار کا
سچ ہے یہ مار سیاہی نام ہو سر دار کا

شانہ مین مژگان کے تو نہ پش کشا ریکی ہوای
وصف مین ابرو کے مضمون بندھ گیا تلوار کا

بار سے نازک کمر لچکے یہ لچکے کہاں تہی
چھوڑ دو صاحب بڑھانا گیسوے خمدار کا

پشت پر چوٹی ہی اور سینے پہ ہے ناگن سا عکس
صاف آئینہ سے بہی ہے جسم ابھی یار کا

ہاتھ مین ایک پہولکے بہسے پہر رہین آج
ہو گیا دھوکا جو ہمکو اوس گل رخسار کا

عاشق اب تو یہ تہا ہی رنگ گل دیگر شگفت
دلکو مایل دیکھتا ہون میں لب رخسار کا

جب بجا گہڑیال روز دیکھو آیا دن رات
دیا تہا اسد رحہ اوس پازیب کے جھنکار کا

اوپری لو ہو رو دش ہی عنبر لقا اور شک مہر
چار آنکھین کر ہست مشتاق ہون دیدار کا

ماہ نو کو دیکھکر ہوتا ہے یہ دلکو خیال
چرخ نے کھینچا ہے نقشہ ابروے خمدار کا

کرم بازاری ہی جو بیر یوسف تا نکلی ہے
اب تو چرچا ہی نہیں ہے مصر کے بازار کا

۱۱ شب کو ملنے مین جو دو وہ لوٹا تو یہ ہی مرگیا
رشتہ جان سخی رشتہ تہا اوس تار کا ۸

زلف شب آسا ہے یا کالی گھٹا — چشم میگون ہے کہ متوالی گھٹا

گیسوون کی دیکھکر کالی گھٹا — رعد نے اپنی چھپا ڈالی گھٹا

مانگ مین سیندور ادسنے سے ملا — کچھہ شفق پھولی ہے کچھہ کالی گھٹا

کیا عجب ہے جھپ پڑے گر پھر وہ ماہ — آج چھا آئی ہے کل والی گھٹا

گائے وہ مطرب کہین ساون اگر — تو بجاے رعد کے تالی گھٹا

کچھہ تو جادو کر کہ تھم جاوے جھپٹ — آئی ہے اے لطف نیکالی گھٹا

دیکھکر رخسار نورانی ترے — مہر و مہ کا رتبہ عالی گھٹا

۱۲ — دام مین بیشک پھہ آئے اے سخی — دیکھے اوس کرتے کی گر جالی گھٹا — ۵

پھر محو عشق کاکل خمدار ہو گیا — پھر طوق اب گلے کا مرے ہار ہو گیا

آہو تو تیری چال سے بہولا تھا چوکڑی — پامال کبک بھی دم رفتار ہو گیا

سودائی کردیا مری زلفون نے سانپ کو — دیکھی ہرن نے آنکھ تو بیمار ہو گیا

تجھا ہے حسن گرم سے ہو شوخیٔ پرے — بوسے مین بن جھکے تو مجھے نار ہو گیا

۱۳ — کب ان ایران مرقد اقدس ہی دیکھے پھر — ابتو سخی بھی شاہ کا زوار ہو گیا — ۸

عشق گیسوے صنم کا پھر اثر پیدا ہوا — پھر بخار از سر نو درد سر پیدا ہوا

آہ جب لکھنے تھے سامان تب قاصد تھا — لکھنے کی طاقت نہین تب نامہ بر پیدا ہوا

مین پھر اصحرا نوردی سے تو بولا دیکھکر
آج مدت پر یہہ مفقود الخبر پیدا ہوا

سخت حیران ہون کہ اسکے سر مٹتا ہی نہین
داغ عشق اوس بت کا نقش فی الحجر پیدا ہوا

واہ کیا ثابت قدم ہی شمع اُف کرتی نہین
کٹ گیا جب ایک سر اور ایک سر پیدا ہوا

لی زبان اوسکی جو منہ مین ہوگیا ذوق نبات
اور انگلیان جو چوسین تو ذوق نیشکر پیدا ہوا

وان ازل سے حسن ہے اور یان ازل سے عشق ہے
وہ اودھر پیدا ہوا اور یہہ ادھر پیدا ہوا

۱۴

اے سخی زلفین دیکھا کر رخ پہ یہہ کہتا ہی یار
ایک ہی جا جلوہ شام و سحر پیدا ہوا

۱۱

کاٹنا ہجر مین محال ہوا
ایکدن مجکو ایک سال ہوا

سمجھا اوس رخکو ماہ کامل مین
کیا میرے عقل مین زوال ہوا

ہجر جانان مین جان دی ہمنے
خواہش وصل مین وصال ہوا

تہا مرا ناخن تراشیدہ
اوج گردون پہ جو ہلال ہوا

وہ ہنسے برق کی چمک دیکھی
رو دئے ہم لطف برشکال ہوا

بوسونگہا جبانی زلفون کے
اب مین ممنون بال بال ہوا

دیکھکر گل کو ہوگئی وحشت
رخ رنگین کا احتمال ہوا

بوسۂ لب رقیب کو پانا
دہن یار کا اوگال ہوا

بوسلے پھر مانگ گیا کبھی ہمسے
بوسۂ زلف کا سوال ہوا

ہجر مین آنکھین کہہ رہی ہین مری
خواب بہی اب ہمین خیال ہوا

اوسکی قد کی سخی سے نے کی تعریف
ہر نہال چمن منفعال ہوا

میرا قصہ نہ کچھ افسانہ اون کا
وہ میرے شمع مین پروانہ اونکا

ہمارے ہاتھ سے سلجھیگا گیسو
دل صدچاک ہوگا شانہ اونکا

کہون کیا ہجر مین سکتے کا عالم
یہہ گھر ہے اندنون تبخانہ اونکا

کہین تو شیخ صاحب یان سُنے کو
نصیحت اونکی اور سمجھانا اونکا

دوان پازیب پاؤن مین زنجیر
پری وہ میری مین دیوانہ اونکا

اونہین بہائی ہمارے لیے حجاب
پسند آیا ہمین شرمانہ اونکا

غضب ہے دست نازک مین ہے تلوار
کہو کیا کہتا ہوگا شانہ اونکا

دعاؤن مین او نہین گالیان دین
سرآنکھون پر مرے فرمانا اون کا

قفس مین عاشقونکے مرغ دل ہین
عجب گلزار ہے خوشخانہ اونکا

خدا اون گیسوؤن کو دے ترقی
مرے ہم پر گیا سودانہ اونکا

سُنا بلبل قفس مین ہوگئین قید
ذرا دیکھو تو آب ودانہ اونکا

رقیبونکی نہین بند آمد وشد
مرے گھر کیا ہوا آنا جانا اونکا

یہان کی تہانہ داری ہے سخی کو
چلوجی دیکھ آئین تہانہ اونکا

آگے زلفون کا تمہین سودانہ تہا کیونکر ہوا
اسے سخی تبلاؤ تو یہہ کیا ہوا کیونکر ہوا

صحبت جاناں کو یاد آ رہے دن گذر نہیں
چین با بر و برہم آزردہ خفا کیونکر ہوا

اوٹھ گیا پہلو سے دلدار آج کچھ کہتا نہیں
خط تقدیم کیطرح ملکر جدا کیونکر ہوا

کیا گلہ اوس سے کرے کوئی جو مجبور ہے
کہتا ہے تجھ سے مرا شکوہ ادا کیونکر ہوا

اے فلک تو ہے تو کسکی دعا جیتے ہیں
ماہ نو یہہ صورت دست دعا کیونکر ہوا

گر خدا کو شور بلبل رائگان کرنا نہ تھا
گل ہر اک گلشن میں آ باد صبا کیونکر ہوا

یہہ غزل ہمچون ظفر کو تو فرما میں سخی
جیسا میں شاعر ہوا ویسا دگر کیونکر ہوا

نے دلکا پتہ ہے نہ نشان ہے مرے جگر کا
آباد ہے پہلو نہ ادھر کا نہ ادھر کا

تعریف ہے ہم صاف کھول ہی بیٹھے
مضمون نہ بندہا جبکہ تری تنگ کمر کا

دن بھر یہہ رہا ہے تاک سی دختر رز کے
میخانہ سے زاہد نہیں سرکا نہیں سرکا

مردہ تھا شب ہجر میں میں اوٹھنے جلایا
کیا صور کی آواز تھی بجا دگر کا

یہہ منتظر صبح ہے اوس زلف کا قیدی
زنجیر کی آواز پہ دہوکا ہے گجر کا

دیوانہ ہوں چاہ کے میں زلف پری کو
جائیگا سخی پھر کبھی سودا مرے سر کا

ردیف ب

یہہ نہ سمجھو نہیں مجھکو یہہ سن جام شراب
میں تو کہا جاؤں جو یاد کن مجلس جام شراب

یہہ بھی ٹوٹیگا جو ساقی ویسی توڑیگا
دل ہے ہمدم مرا اور ہمنفس جام شراب

جلسے میں نوش ہوں الٰہی ہمیں رہتا ہے
طایر دل سے ہمراز قفس جام شراب

شکر للہ کہ میان رند و صلح فساد
جنگ کے واقعی تہ دم سے ہوس جام شراب

قہر ہے غیر کو دی جام کی مے اے ساقی
میں وہ پیاسا ہوں کہ پیچھے خار دہن جام شراب

قافلہ جاتا ہے ساغر کی طرف رندوں کا
ہے مگر قلقل مینا جرس جام شراب

ہر دم آزردگی خیر سبب اچھا علاج
ورنہ ساقی نہیں مجھکو ہوس جام شراب

بزم میں کس کے لئے مے یہ چھوڑا تا بیشک
تھا اگر ساقی مہوش عسس جام شراب

کیا ارادہ ہے یہ رندوں کی تسکین کا ساقی
تم کو ساقی است جرا باز پس جام شراب

ساغر مے کی تصور میں چلی جاتی ہے
ہے مری عمر رواں باز پس جام شراب

شیخ اسلئے کی ہوتی نہ ظرافت جو سخی
باندھتے لطف سے واللہ نفس جام شراب

ردیف ۔ با

اگر سینے میں فرمائیں گذر آپ
مرے دل کی لیجئے گا خبر آپ

کبھی تیغ آزمائی کا تو ہو شوق
ہمیں بھی پائیں گے سینہ سپر آپ

تن لاغر پہ یاں کرتا گراں ہو
جو ڈالیں سایہ مو نہ کمر آپ

تمنا ہے کہ آنکھوں میں جگہ دوں
اگر رکھیں عنایت کی نظر آپ

پیام وصل کی دو بات کر لوں
اگر سنئے کلام مختصر آپ

ہوا ہے عاشقوں نے راستہ بند
ذرا دیکھیں تو اپنا رہگذر آپ

اثر کرے سخی یہہ آہ بے شک
مگر رکھتے ہیں پتھر کا جگر آپ

ردیف ـ ت

سجے وہ رہے تا قیامت سلامت
ہم اب جس پہ مرتے ہیں حضرت سلامت

ہیں داماں محشر کو پرزے کرونگا
رہے بعد مردن جو وحشت سلامت

خوشی کیا رقیبونکی مرنیکی کیجیے
ہمیں بھی تو مرنا ہے حضرت سلامت

کفن کا نہ ایک تار بھی میرا اگر ہوا
رہی حشر تک میری تربت سلامت

کیا خوش مجھے کر گئے فردا کا وعدہ
رہے وہ صنم تا قیامت سلامت

کہو اوس مسیحا سے آنا ہو آئے
ابھی ہے مریض محبت سلامت

یہہ القاب دو ہیں لکھوں کیا مین انکو
وفادار یا بے مروت سلامت

سوا میں پڑھ ہیں غیر غالب کا مصرعہ
مبارک مبارک سلامت سلامت

کہی تو سخی نے غزل پر جو خوش ہو
حضور خداوند نعمت سلامت

ردیف ـ ٹ

وہاں زخم سے پیتے تھے ہم لہو کے گھونٹ
سو وہ بھی بند ہیں باعث سے رقیب کے گھونٹ

ہنوز دست حنائی چھوٹا نہیں کہ کہا
پیے ہو جو ہاتھ سے پی وہ میرے لہو کے گھونٹ

بغیر یار نہ ساقیا نہ اتریں گے
لب لب سے یا ہما گلے کو عوض فرو کی گھونٹ

رقیب دست حنائی چھوین تیرے آگے
رہا ہوں جو تو پی پی کے میں لہو کے گھونٹ

مین رند نعمت کونین یا نگری لون
تیو دین شراب کے دو بھی وہ عیب جو کے گھونٹ

ہون چشم مست کا مداح می کا اے ساقی
صلہ مین ایک دیے دو مرے گفتگو کے گھونٹ

زبان پیاس سے خنجر نے وان نکالی ہے
پیئے گا کیا مرے خون رگ گلو کے گھونٹ

چھری سخی ہی کے گردن پہ ہے ست ساقی
سکئے پولا کے رقیبان جنگ جو کے گھونٹ

ردیف ث

خط نہ اوس گل نے لکھا کیا باعث
بول اسے باد صبا کیا باعث

کسکا خون کیجئے گا خیر تو ہے
ملی ہاتھوں مین حنا کیا باعث

جبکہ ہم مر گئے اوسنے افسوس
سنکے اتنا نہ کہا کیا باعث

کچھ بہانا تو نہوگا شب وصل
ڈھونڈھتے ہین وہ خفا کیا باعث

روئی گلزار مین شبنم کیا وجہ
گل گلستان مین ہنسا کیا باعث

آنکھ تلووں سے ملی ہے کس نے
سرخ ہے کیون کف پا کیا باعث

تمسے کچھ دل نے کہا بہدو مین
کیون اوٹھے ہوکے خفا کیا باعث

بار غم کیون ہے ترے سر پہ سخی
کوئی مزدور نہ تھا کیا باعث

ردیف ج

پہونچے ہم یہاں تک کے ایوان جفاکار میں آج
دھظا کی کرچنے جائینگے دیوار مین آج
بلبلیں شاد رہیں مجھسے جو گلزار مین آج ۱۲
سچ کہوں بات بہی ایسے ہی تہی گفتار میں آج
اے جنوں ضعف یہہ کہتے تن زار مین آج ۔
ہاتھ بند ہتے ہیں گریبان کے اک تار مین آج
آپکے آنے کے پہلے ہی سے بیتابی ہے
کہیں گستاخ نہ ہو جاؤں میں انکار مین آج
دم نکل جائے نہ بلبل کا پہڑک کر صیاد
پہول رکھدے قفس مرغ گرفتار مین آج
چوسنے دے دہن زخم سے قاتل مجھکو
لب شیریں کا مزہ آتا ہے تلوار مین آج
کس صفائی سے کیا قتل مجھے قاتل نے
خون کا دہبا بہی نہ تہا خنجر خونخوار مین آج
بیچنے نکلے ہیں ہم یوسف دل کو اپنے
آئیں جو لوگ خریدار ہوں بازار مین آج

زلف بھی سلجھی ملی مستی بھی سرمہ بھی لگا
بل سبے اندہیری اندہیرے کار مین آج

یان کیون کہاتے ہو دیکہلا کے گنہگارونکو
کس کے خون کیجیے گا بیٹھ کے دربار مین آج

کے نبجے وصل کی شب ہمسے یہہ کیا پوچہتے ہو
کچہہ سنا ہی نہین پازیب کی جہنکار مین آج

فکر قفل دل عشاق ہے اوس کافر کا لو
چہوٹی سی کنجی بہی لٹکائی ہے زنار مین آج

تیسوین سال تو دس بیس کے دیوینگے جی
پہلے چہوڑواتے ہین جو بیٹھ کے دو چار مین آج

مرگئی ہو کوئی بلبل نہ قفس مین صیاد
دیکہہ کیا شور ہے مرغان گرفتار مین آج

آپ آئے یہان مجکو خبر تک نہ ہوئی
کیسی آواز تہی پازیب کی جہنکار مین آج

جس سے فرقت کی شب ہ نہ کٹ سکتی ہو
کیسے کاٹے گا الٰہی وہ شب تار مین آج

گالیان دے لو برا کہہ لو جفائین کر لو

سب لکھا جاے گا اللہ کی سرکار مین آج

کہنا مجنون سے کہ کل تیرے طرف آؤنگا

ڈھونڈنے جاتا ہون فرہاد کو کہسار مین آج

مایل زلف ہوے عشق رخ صاف چھٹا ہو

جاتے ہین بلبل چلے گھوم کے تاتار مین آج

کاندھا دیکر مرے مردیکا کہا قایل نے

ہم بہی حاضر ہین سخی آپکے بیگار مین آج

ردیف ۔ چ

ہیچ ہے بلا کار کہتا ہے گیسوے یار پیچ
ایک ایک دلکی پیچ مین ہے سو ہزار پیچ

زلفونکا لینے واسطے اوسکو نکال ڈال
میرے طرف سے دلمین ترے ہی جو یار پیچ

بولو تو کسکے دلکی پھنسا یگی ذکر ہے
کیون گیسونکو دیر سے ہو بار بار پیچ

مین بدگمان ہوا کہ بلائین نہ زلفکی لین
دستار کی ترے جو لٹک آے یار پیچ

چھوٹا نہ خاک ہو کے بہی پاس عشق زلف
اتبک بہی کرتا ہے میسر اغیار پیچ

دیکھو تو کتنے الجھے ہین دل نکلتے ہین
سلجھاؤ گیسونکا ذرا اکبار پیچ

مجھکو تو پہلوانی کا دعوی نہین سخی
کیون مجھسے کرتا ہے فلک کجمدار پیچ

ردیف ح

لحد میں ہیں سوکے جان جہان روح　　بس ام دن کہان ہین کہان روح

ہے پیری میں ضعیف و ناتوان روح　　تم آجاؤ تو ہو جاے جوان روح (ہووت)

ہوا کرتی تصدق ہر دم آجان　　نہین پاتی ترے گہر کا نشان روح

دعاے زندگی دی تجکو اے بت　　اگر اللہ سیا ہے زبان روح

نہین بار ہوا فرقت مین اوٹہتا　　یہہ ہون لاغر کہ ہے بارگران روح

قفس سے چہوڑ جان آے چمن ہین　　ہے بلبل باغ کی آباغبان روح

نچہوڑا ہجر میں بہی خانۂ تن　　رگڑ وائیگی کب تک ایڑیان روح

جلا دے مہر تابان آہ سوزان　　نکل جاے کہین ہوکر دہوان روح

مندین آنکہین تو کسکی چشم الفت　　چلی جا جہان چاہے جہان روح

سخی شیدا علی کا ہے فرشتے　　باسانی نکال اے مہربان روح

ردیف خ

ہلکی ہی ہوا سے ہاتھ مین لی یاسمن کی شاخ　　تو ناز کی یہہ بولی کہ ہی لاکھہ منکی شاخ

کیا پہولتی ہی گل یہ درخت چمن کی شاخ　　اوس گلکو دیکہکر نہین کچہہ بہی سنکی شاخ

شانیسے ایکدن بہی جھجا تا نہین ہے بل　　کاکل ہی یا کہ ہے کسی کالے ہرن کی شاخ

گلچین کو کیا نشیمن بلبل ہے سمجھے ہے ضد　　توڑین نہ آشیانۂ زاغ و زغن کی شاخ

ہے کوہ کی صدا نہ ہوئی بار کوہکن
یان نخل آرزوے دلِ کوہکن کی شاخ

کسطرح بل پڑے ہین کہ یہ سکا سبب کہو
کیا آہو دیدہ پاری ہوئی نگین کی شاخ

تہا مین شہید ناز ضرورت نہ اسکی تہی
قاتل نئی نکالی بہ ہوئے کفن کی شاخ

جہولا کسی درخت پہ گلشن مین ڈالئے
سب راہ تک رہی ہین تمہارے رسن کی شاخ

افسوس جی لگا کے نہ سیعن غزل لکہی
کیا خوب تہی زمین سخی نورتن کی شاخ

ردیف ۔ د ۔

اوس نے چہوڑی نہ ادا میرے بعد
کسکی آئیگی قضا میرے بعد

دیکہہ لو نکلا بس مردون مین ہی
کیجیو جور وجفا میرے بعد

پہلے تہا عشق رخ صاف مجہے
بدر کو داغ لگا میرے بعد

پانون مین کسکے چہبینگے کانٹے
ہوگا کون آبلہ پا میرے بعد

کنگہی بالون مین ہوئی سرمہ لگا
اونسے کیا کیا نہ کیا میرے بعد

غم مین اس دیدۂ گریان کے مرے
خوب رووے گی گہٹا میرے بعد

ہون وہ مظلوم کہ اے بلبل زار
غنچہ تک بہی نہ ہنسا میرے بعد

آئینہ مونہہ نہ جہان لگتا تہا
شانہ وہان سر پہ چڑہا میرے بعد

پری وحور کی تعریف جو کی
وہ حسین کہنے لگا میرے بعد

زندگی تک مری ہنس لیجیے آپ
پہر مجہے روئیگا میرے بعد

مجھہ سا عاشق نہ سخی پاؤ گے
لاکھہ ڈھونڈھیگے قضا میرے بعد

ردیف ڈال

غیر کرتے ہین بار بار گھمنڈ
مین ڈرونگا کرین ہزار گھمنڈ

سایہ چیونٹی کا بھی نہین اوٹھتا
کیا کرے تیرا جسم زار گھمنڈ

در جانان کی خاک چھانی ہے
کیون نہ رکھون نہین خاکسار گھمنڈ

مجکو اوس گل کا کوچہ بھاتا ہے
بلبلو نسے کرے بہار گھمنڈ

عشق مژگان نہین قتل ہوگا ہین
اور نسے بندھو آئیگا کٹا گھمنڈ

مئے الفت کا جوش تو دیکھو
ہوگیا نشہ کا خمار گھمنڈ

مرغ دل کے سخی سکے خیر نہین
یار کو ہے وہم شکار گھمنڈ

ردیف ذال

ایسا پیارا کبھی آنکھون نے نہ دیکھا تعویذ
لیگیا دل کسی مہرو کے گلے کا تعویذ

تیری تصویر کہین ہاتھ مرے آجاوے
تو بنا ڈالون اوسے مین اپنے گلے کا تعویذ

دل دھڑکنے لگا تھرانے لگا خوف سے جسم
تمنے کاہے کو میرے قبر کا دیکھا تعویذ

دلربا بال وہ ہو تیرا کہ سیہ کالے
آسمین تارا سا وہ سونیکا چمکتا تعویذ

اب مرے دل کے لٹکنے سے پریشان گیسو
تمتو لٹکاتے تھے زلفون مین ہمیشہ تعویذ

وہ پری رو مرے قابو مین کبھی آجاوے ایسا عامل مجھے دیدے کوئی گنڈا تعویذ

پھر چلے آئیے وہ عاشق کی مکان مین سعدی
کہین ملجا سخی کوئی جو جیتا تعویذ

ردیف۔ ر

پہنتا پیرہن کیا عشق بین مین ناتوان ہوکر
گریبان میری گردن توڑتا طوق گران ہوکر

لگا ہون کے پڑینگے تیر دلپر جب وہ دیکھینگے
ہمین گھایل کریگی یار کی مژگان سنان ہوکر

گئی اپنی جوانی تیر سے چلتی ھی سے اندر
ہوا ہون پیر اب گوشے مین بیٹھونگا کمان ہوکر

ہتون لے ہمکو مارا خاک ہوکر ہم بہی سمجھین گے
غبار اپنا اُنہین بہی رنج دے گا آسمان ہوکر

اگر سنئے تو کچھہ مین بہی پہوڑلون دلکے
شکایت ہجر کی کرنی ہے معروف فغان ہوکر

نکلنا ماہ کا مخلوق پر روشن سے ہوتا ہے
مرے گھر رات کو تم آؤ گے نہان ہوکر

ہوا خواہی کچھہ ادس رشک چمن کی اوسکو سکھلا دوان

ذرا باد صبا سے کہیو جا ہین لگے یہان ہوکر

ترے فرقت سے نے ایسی آگ سینے مین لگی ہے
کہ ہر اک آہ مین دل نکلا جاتا ہے دہوان ہوکر

سخن وصف اوسکی مسی کا ادا ہونا نہین ممکن ۱
ہمارے مونہہ مین سوسن بہی جو آے سو زبان ہوکر ۱۲

ردیف ڑ

ان حسینونکو دل زار نچہوڑ
بیوفاؤن کو وفادار نچہوڑ

دل کو سینے دے گرفتار نچہوڑ
گر نہین چہوڑتا لاچار نچہوڑ

سلسلہ پیار کا اے یار نچہوڑ
ہان ابہی ہاتہہ سے تلوار نچہوڑ

غیر بہی وصل کے طالب ہون اگر
تب مین جانون کہ تو انکا نچہوڑ

آشتی یار سے رکہنا اے دل
اور اغیار سے تکرار نچہوڑ

صدمہ ہجر نہین اوٹہنے کا
تو مجہے جانکے غمخوار نچہوڑ

دل سے اوس شوخ کا گہر چہوٹ نہ جاے
کہدو اندہے سے کہ دیوار نچہوڑ

اے جنون ہاتہہ چلا جا ابہی
اس گریبان کا کوئی تار نچہوڑ

دیکہہ اے آنکہہ نہ جی بہلے گا
ہجر مین آنسوؤنکا تار نچہوڑ

جو بلا آے بلا سے اے دل
عشق گیسو کا سروکار نچہوڑ

آنکہہ دکہلا کے کدہر جاتا ہے
اے مسیحا مجہے بیمار نچہوڑ

ملہی جائیگا سخی یار کہین
تو کوئی کوچۂ یار از نجہو رہو

ردیف ز

سرد مہری نہ کر آجائینگے دو چار عزیز
آ رضائی مین چھپا لون مین تجھے یار عزیز

سر کٹانے ہی ہم آئی ہین تیغ ہی وار عزیز
لو میری جان سے بہی اونکو ہی تلوار عزیز

تو چھوڑ لینے کسی کے نہ چھٹا یار عزیز
دوست مجبور رہو ہو گئے لاچار عزیز

غیر سے کر کے اشارہ مجھے فرماتی ہین
ہو گا معشوق کو ایسا ہی گنہگار عزیز

کان پر رہتے ہین چھم چھم کی صدا کے مشتاق
پہ سنا دی کہین پازیب کی جھنکار عزیز

چادر دشت ہی مجھہ سے نہ لے کو مجنون
کوہ کن نے نہ کیا دامن کہسار عزیز

چشم جانانکو جو دیکھے ابہی آنکہین کہلجاین مت
باغبانکو ہی بہت نرگس بیمار عزیز

سر کے ٹکرانیسے صدمہ نہ پہنچنے پائی
اے جنون اونکو رہا کرتی ہے دیوار عزیز

بعد مردن سگ جانان نے یہ ہڈی کہائی
دوستو مجکو ہما کی نہین منقار عزیز

ہجر مین بیٹھے ہو دو مین پلک مارونگا
بیمار دیدہ کا نہین ہے مجھے دیدار عزیز

اونکو فرمانیسے وہ دوست بھی سہل نہین
کیون کیا کرتے ہین فرمایش دشوار عزیز

پاؤن اوٹھتے نہین صحرا سے ابتک دیکھو
ہین بہت آبلہ پا کو مرے خار عزیز

لو سخی اور یہ ہے بہر کسی قسمت دیکھو
ہمکو اقرار پسند اور انہین انکار عزیز

ایک سو رہتی نہیں انکی طبیعت یار روز
ہوتا رہتا ہے نیا جھگڑا نئی تکرار روز

دیکھنا اونکا نہیں صورت سے ہے انکار روز
ایکدن آتے نہیں کہہ جاتی ہیں اقرار روز

عشق میں آنکھوں کے ہو جاتے ہیں ہم زار روز
پوچھو اتنا ہی کہ کیوں رہتے ہو تم بیمار روز

حسن کی خیرات کا سایل ہوں میں اوس شکل کا
عاشقوں سے تیرا دروازہ رہے گلزار روز

لاا یہ سر قاتل لہو اپنا چھٹا دو نہیں آسے
خشک رہتی ہے زبان خنجر خونخوار روز

دل نہ کہنا مانیگا اولجھیگا زلف نازنین
جانے دو میری بلا سے کیوں کرو اصرار روز

بار الفت لیجیے یا بس کی تقدیر سے
اب ہوگی ہمسے صاحب الفت کی بیگار روز

جبتلک اغیار کے دم میں رہا قاتل مرا
جا نکلتی میان سے باہر رہی تلوار روز

تیری ہر مشکل سخی آسان ہو جایا کرے
رکھہ زباں پر اپنے نام حیدر کرار روز

ردیف ــ س

ابروے یار نہیں ابروے خمدار کی پاس
ایک تلوار ادہر اور ہے تلوار کی پاس

ہے مرا رشک چمن میرے تن زار کی پاس
دیکھہ بلبل کہ نیا پہول ہے خار کی پاس

جان باقی ہے فقط اپنے تن زار کی پاس
ایکدل تہا دہ رہا کرتا ہے دلدار کی پاس

نہ ہی صحبت کا مزا پایا نہ اغیار کی پاس
یار نے دیکھہ لیا بیٹھکے دو چار کی پاس

بہیجتے ہیں دل مشتاق کو ہم یار کے پاس
کاش رکھہ لیں تن نازک سے بھی دیوار کے پاس

رات اغیار سے سرگوشیاں کیا ہوئی نہیں
ہم بہی تہے کہاں لگا کے تری دیوار کے پاس

متصل دشت کے پا ہین صحرا مجنون کی
نالہ فرہاد کا سن لیتے ہین کہسار کی پاس

آب دہ گوہر دندان کی اگر دکھلاتے ہین
جوہری پہرتے ہین گھر سے در شہوار کی پاس

مردم چشم کہان اور صف مژگان کیسے
ایسی صف بستہ سپاہی ہین یہ سردار کی پاس

ہند مین دل سے یہی مشورہ رہتا ہے سخی
گھر بنے روضۂ عباس علمدار کے پاس

ردیف شین

گہ اشک مین گر سب سوزش دل سے گہے بآب سے گہے بآتش
مفارقت مین رہا مین مائل سے گہے بآب و سے گہے بآتش

قدم اوٹھے گہہ آتش کبھی یہ سوجھے کونین مین ڈوبون
فراق مین جی مرا ہے مائل سے گہے بآب و سے گہے بآتش

کبھی ہوا سوز دوستونکو تو گاہ رہتا ہے مجھ یہ زاری
ہمیشہ رہتی ہے میری محفل سے گہے بآب و سے گہے بآتش

کبھی تو پانی مین ہون بہاتا کبھی جلاتا ہون نقش جسکو
مراد ہوتی ہے میری حاصل سے گہے بآب و گہے بآتش

سنہری نگونکے آگے جلانا تہا مناسب سزا ہے اوسکی
طلائی زر گر ہو کیون نہ داخل سے گہے بآب و سے گہے بآتش

گریگا تر ابر اپنا دفن تو یون جلا دیگی اپنا مرقد

ایک سو رہتی نہین انکی طبیعت چار روز
ہوتا رہتا ہے نیا جھگڑا نئی تکرار روز

دیکھنا اونکا نئی صورت سے ہے یہہ انکار روز
ایکدن آتے نہین کہہ جاتی ہین اقرار روز

عشق مین آنکھونکے ہوجاتے ہین ہم زار روز
پوچھو اتنا ہی کہ کیون رہتے ہو تم بیمار روز

حسن کی خیرات کا سایل ہے نہین کس شکل کا
عاشقو نسے تیرا دروازہ رہے گلزار روز

لاابد ہر قاتل لہو اپنا چہٹا دہین سے
خشک رہتی ہی زبان خنجر خونخوار روز

دل نہ کہنا مانیگا اولجھیگا زلف نازنین
جانے دو میری بلا سے کیون کرو اصرار روز

بار الفت لیجئی یا اوسکی تقدیر سے ملے
اب ہوگی ہے ہمسے صاف بیعت کی بیگار روز

جبتلک اغیار کے دم مین رہا قاتل میرا
چار انگلی میانسے باہر رہے تلوار روز

تیری ہر مشکل سخی آسان ہوجایا کرے
رکھہ زبان پر اسیے نام حیدر کرار روز

ردیف سین

ابرو کے یار نہین ابرو خمدار کی پاس
ایک تلوار ادھر اور ہے تلوار کی پاس

ہی مرا رشک حسین ہے مرے تن زار کی پاس
دیکھ بلبل کہ نیا پہول ہے یہہ خار کی پاس

جان باقی ہی فقط اپنے تن زار کی پاس
ایکدل تھا وہ رہا کرتا ہی دلدار کے پاس

میری صحبت کا مزا پایا نہ اغیار کی پاس
یار نی دیکھہ لیا بیٹھکے دو چار کے پاس

بھیجتے ہین دل مشتاق کو ہم یار کے پاس
کاش کھلین تن نازک اسی دیوار کے پاس

رات اغیار سے سرگوشیان کیا ہوئی نہین
ہم بھی تھے کان لگا کے تری دیوار کے پاس

متصل وحشت سے گئے بیاہین صد امجنونکی
نالہ فرہاد کا سن لیتے ہین کہسار کی پاس

آبرو گوہر دندانکی اگر دکہلائین
جوہری پہر نہ کہڑے ہون در شہوار کی پاس

مردم چشم کجا اور صف مژگان کیسے
اپنی صف بستہ سپاہی ہین یہہ سردار کی پاس

ہند مین دل سے یہی مشورہ رہتا ہے سحر
گہر بنے روضۂ عباس علمدار کے پاس

ردیف - شین

گہ اشک مین گہ سوزش دل سے گہے آب ہے گہے آتش
مفارقت مین ہما ہین بابل سے گہے آب و گہے آتش

قدم اوٹہے گہ الٹ کبھی یہہ سوجہے کوئین مین ڈوبون
فراق مین جی مرا ہاہل سے گہے آب و گہے آتش

کبھی ہوا سوز دوستونکو تو گاہ رہتے ہے جہیہ تا رہی
ہمیشہ رہتی ہے میری محفل سے گہے آب و گہے آتش

کبھی تو پانی مین ہون بہاتا کبھی جلاتا ہون نقش جسکو
مراد ہوتی ہے میری حاصل سے گہے آب و گہے آتش

سنہری رنگونکے آگے زمانہ تہا مناسب سزا ہے اوسکی
طلائی زرگر ہو کیون نہ داخل سے گہے آب و گہے آتش

گریگا ترا برا بنا مدفن تو یون جلا دیگی اپنا مرقد

یہہ خاک ہوگی ہماری شامل سگے باب وگہی بالش

۲ تہا یاد ریسے فکر مین بہی جلا بہنا سوز غم سے اکثر ۵
سخی تمہارا ہوا ہے داخل گہی بدن گہی بالش

بام پر چاندنی وان بچھتے ہے یا عرش پہ فرش
چھٹکی ہے چاندنی پر چاندنی یا فرش بہ فرش

کہین اوس ماہ کے گیا رات کو جلسہ ہوگا
آج کیون لوگ لئے جاتے ہین یہہ فرش بہ فرش

بام پر پاس صنم کے ہون کہ نزدیک خدا
کوٹھے پر مسند عالی ہے کہ ہے عرش یہ فرش

بزم مین آمد دلدار کی اللہ رے خوشی
مارے فرحت کے ہوا جاتا ہون مین فرش بہ فرش

کس کی آمد ہے جو گرمی یہہ گوارا ہے تمہین
کیون بچھاتے ہو سخی شعلہ پرش یہ فرش

۳

ہر مرتبہ کروائی ہی تکرار فراموش
اے یار نہین ہمکو سزاوار فراموش

کرتے جو نہین یاد کو اغیار فراموش
ہم عہد لئے والو نسے بد دیا ر فراموش

لو وصل کا ہو کیون شہ سرو کار فراموش
انکار او نہین یاد ہے اقرار فراموش

سر ہجر ٹہنا ایدل نہ کبہی ہجر مین چھوٹے
ہان یار سگے گہر کی نہ ہو دیوار فراموش

کیا فصل بہار میں ہائی کی ہو امید
صیاد کو ہیں مرغ گرفتار فراموش

گھڑیال کی آواز یہ کہتا ہے وہ آئے
ہوتی تہیں پازیب کی جھنکار فراموش

بلبل کو بلا فصل خزاں میں بھی نہ آرام
بھولا نہ کوئی گل نہ ہوئی خار فراموش

وہ بھولے لگے ہاتھ سے زخمیں ہمیں ہرکے
یاں وار فراموش نہ تلوار فراموش

دوہرا گئے ہر دانہ تسبیح کو پھیر
سو بار کیا یاد تو سو بار فراموش

محشر میں ہوا اے جان مجھے یاد کروگے
واں بھی نہ کہیں ہوئے یہ گنہگار فراموش

پہلے ہی سخی بوسہ کے طالب تھے ہوئے
چڑھتے ہی تو بھی دو تجھے دو چار فراموش

ردیف ۔ صاد ۔

صدف کو دیکھتے ہیں مثل چشم تر ناقص
ہمارے اشک کے قطرہ سے ہے گہر ناقص

کمر سے یار کی تشبیہ ہے مگر ناقص
ہماری آنکھ میں جیتے کی ہر کمر ناقص

لگے نہ آگ فلک میں کہیں جاکے ہو جانا
یہ کیسے نالہ سوزاں میں ہیں شرر ناقص

سوا رقیب کے جانا تمہیں مبارک ہو
وہ سر زمیں ہے کہ منحوس ہو وہاں کا گھر ناقص

ہم اپنے سینہ پہ نازاں وہ اپنے ابرو پر
نہ اونکی تیغ بری ہے نہ یاں سپر ناقص

یہ دل پھرےگا نہیں تیغ سے کہ بوسے لینگے
لیا تھا آپ نے کیوں سمجھے تھے اگر ناقص

ہوا حلال یہاں مرغ نامہ بر میرا
ملی ہے آج یہ اوڑتی ہوئی خبر ناقص

گیا جو ناف میں دل پھر نہیں نکلتا ہے
تمہارے حسن کے دریا میں ہے بھنور ناقص

صفت ہے یار کی کندن سے رنگ کی گرمی
مگر نظر میں ٹھہرتا ہے اب نہ ناقص

ہر اک حسین پہ مرتے ہو جان جاتی ہے
سخی تمہاری طبیعت ہے کسقدر ناقص

ردیف - ص

کہتے ہیں چاندنی ہے ماہ ضیا یار کا فیض
میں کہوں صاف یہ سب ہے تیری رخسار کا فیض

کوئی تخصیص گلستان و بیابان کی نہیں
عام آفاق میں ہے ابر گہربار کا فیض

اس گدا کو بھی عطا کیجئے بوسہ لب کا
آپ کے مثل ہیں مشہور ہے سرکار کا فیض

سجدہ کرنا مجھے آیا ہے بدولت اوسکے
شیخ جی دیکھئے للہ در یار کا فیض

سمجھے وہ دلمیں ہے کہاں نے لگی دست مری آج
تا بہ محتاج جو پہونچے کسی زردار کا فیض

جھیلتا ہوں جو میں اس ہجر کی کالی راتیں
یہہ تو ہے زلف سیہ کے تری اک یار کا فیض

بچ گیا ہے مرنے سے سخی آپکا آج
دیکھئے اپنی ذرا چھوٹے ہی اقرار کا فیض

ردیف - ط -

یار آپ تلک نہ بھیجا خط
آج پھر جائیگا ہمارا خط -

درد انگلی میں ہے نزاکت سے
یار نے غیر کا ہے پھاڑا خط

قاصد او سمجھے وصل کی خواہش
غیر کو تو نہیں دکھایا خط

جنکی طفلی ہمیں قیامت تھی
وہ جوان ہوگئے نکالا خط

ہین جو اک سحر حسن کے اوصاف — لکھتے لکھتے ہوا ہے دریا خط
تیغ پتھر پہ یار ست اے بت — جسم پر غیر کے پڑے گا خط
لی ملاقات نصف کی لذت — ہمنے اونکا سگلے لگایا خط
قطعہ
آ کے قاصد نے مروتی کھودی — ہو گیا نسخہ مسیحا خط
ہین جو دو تین غیر یار کے پاس — انکی اونکو نہ لکھنے آیا خط
چار سطرونمین ہو نہ ایک درست — فقرہ انشا عبارت املا خط

کیون سخی بار بار ہنستے ہو
کیا کچھ اقرار کا ہے آیا خط

ردیف ظ

اونکے بیمار کا خدا حافظ — اس دل زار کا خدا حافظ
مر گیا کوہ کن ہی شیرین پر — اب ہے کہسار کا خدا حافظ
وہ نہ وعدہ کرے تردد ہے — وجہ انکار کا خدا حافظ
سایہ کاہ بھی ہے کوہ گران — اس تن زار کا خدا حافظ
پھنسا پنجے مین اک ظالم کے — اس دل ناچار کا خدا حافظ
کبک رفتار یار دیکھتا ہے — اوسکی رفتار کا خدا حافظ
عزم بوسہ پہ یار رکھتا ہے — میرے رخسار کا خدا حافظ
ہمتو فرقت مین جان دیتے ہین — شوق دیدار کا خدا حافظ

لیگئے دل یار ہمسے کہتا ہے　کہو دلدار کا خدا حافظ

تم تو جاستے ہو سوے خلد سخی
اب ہے گہر بار کا خدا حافظ

ردیف عین

گرد نگا سامنا جو کریگی عزور شمع　یان سے کہین نہ بار گیا ہے نہ دور شمع
ہمکو تو یار کسے رخ روشن سے عشق ہے　پروانہ کو دکہایا کرے اپنا نور شمع
مسند پہ بیٹھکر اسے منگواؤ سامنے　یا ہن ادب سے تمکو کہیگی حضور شمع
آنسو کا تار کیون نہ انکا سبب کہلا　کیا تیری نشے کا ہے اوتر تا سرور شمع
محفل آئے مین نہین لکے اپنا سر　فانوس کو کریگی کہین چور چور شمع
کہتے ہین بام پر رخ روشن دکہا کے وہ　دیکہو وہ جل رہی ہے سر کوہ طور شمع
یہہ بیچ مثل کہی ہے کہ عادت کو دخل ہے　سر کٹنے پر کریگی وہی پہر قصور شمع
شرمندہ ہین مرے صنم ہفت سال سے　غلمان چراغ مہر پری بدر حور شمع

جس شخص نے سخی اسے چاہا رولا دیا
روشن ہوا یہہ ہمپہ کہ ہے بے شعور شمع

ردیف غ

وہ مرے نظم کا کہلا ہے باغ　جسکے آگے جہان مین کیا ہے باغ
دیکہو تم تو بہول جاؤ چمن　داغ نے دل مین وہ کہلا ہے باغ

قطعہ

سیر کو آج میرے ساتھ وہ گل
دل کے بہلانے کو چلا ہے باغ

غنچۂ دل میرا مسرت سے ہے
کہاں گئے اس وقت ہو گیا ہے باغ

اے خزان تیرے یہان تو آئی ہے
سوکھے گا جو ہرا بھرا ہے باغ

داغون سے دل بھرا ہوا ہے مرا
پہولون سے یا بھرا ہوا ہے باغ

دیکھو اگر سخی کے داغ جگر
کہاں جاتے ہو کیا بلا ہے باغ

ردیف ف

اور گئے بے منت میں جاؤن اوس ستمگر کی طرف
آئے گر دہوکا صبا کی جسم لاغر کی طرف

وہ ہون دیوانہ اگر دیکھون میں پتھر کیطرف
آپ سے دوڑ سے چلے آتے ہیں مرے سر کیطرف

عاشق مژگان نے دل قاتل کا ہے خنجر کیطرف
تکرہی تیور رہی نظر بدلی ہے خنجر کیطرف

ہون بہت لاغر نہ ہوگا بار مرغ نامہ پر
آنکھ اسکا لے لئے چلیں یہ بین دلبر کی طرف

اشک کے طوفان کی یہان تو داد کچھ ملتی نہین
دیدہ گریان کو لیجاؤن سمندر کیطرف

تنگ کرتا ہے ہمین اس کا عوض بھی چاہئے
آج دل کو بھیجتے ہین اوس ستمگر کیطرف

دھیان مجھہ دیوانہ کو مژگان کا ہے جو وقت فصد
کیسی رگ پھولی چلی آتی ہے نشتر کیطرف

چوٹ سی لگتی ہے دلکو یاد آجاتے ہین خال
ہجر مین دیکھا نہین جاتا ہے اختر کیطرف

کوئی ہمکو پوچھتا آئے تو کہدینا سخی
آج مدت ہوگئے ہین اوس ستمگر کیطرف

ردیف قاف ۹ ۱

رہتا ہے قمر یار کی تصویر کا مشتاق — خورشید ہے رخسار کی تنویر کا مشتاق

مین ہون کبھی زلف گرہ گیر کا مشتاق — سودائی ہوا کرتا ہے زنجیر کا مشتاق

پروانہ ہے جان سوز رخ یار نہین ہے — رہتا ہے سر شمع بھی گلگیر کا مشتاق

دکھلا دو خط روے کتابی کہ بہت ہون — قرآن کا قرآن کی تفسیر کا مشتاق

زاہد نہین دکھلانیکو کہا ہین کہ تو بولے — سودائی ہوا طوق گلوگیر کا مشتاق

جلد آکے کہین یہ کہ برآئے تمنا — رہتا ہون بہت آہ کی تاثیر کا مشتاق

اے مرغ دل آ سامنے سینہ کے نکلکر — تیر نظر یار ہے نخچیر کا مشتاق

جاگے ہوئے سے ہی مری قسمت نظر آتا ہے شب وصل — تعجیل اوس خواب میں تعبیر کا مشتاق

اکسیر ہو گیا ہان سخی میری نظر مین
رہتا ہون مین خاک در شبیر کا مشتاق

ردیف کاف

بے میرے وہ نہ آئینگے میرے مکان تلک | مین جاؤن وان تلک تو وہ آئین یہان تلک
پہونچے فلک تلک کہ بڑے لامکان تلک | تلاؤ جا کے آہ ہماری کہان تلک
آخر بنی دل اوڑا دے مجھے کہکشان تلک | یہہ راستہ گیا ہے کسی کے مکان تلک
یار آگیا تو شکر ہی مین شب گذر گئی | شکوہ کا حرف آنے نہ پایا زبان تلک
ٹہوکر نظر کی اوس سے سنبھالی نہ جا سکی | دوڑی نگاہ کیا کمر ناتوان تلک
پاس اونکی ایکدن ہمین قسمت نہ لے گئی | دربان سے بیٹھ گئے پاسبان تلک
لوسیل اشک یار کے آنے سے تھم گئے | تھمتا ہے اوسکو دیکھ کے آب روان تلک
ناقوتون سے بلبلین ہین قفس مین ہین ناتوان | فریاد کی صدا نہ گئی باغبان تلک
اللہ رے سوز آتش فرقت ترا کمال | دل جل گیا نکلنے نہ پایا دہوان تلک
اب بار عشق یار اوٹھانا محال ہے | یا ہم کبھی اوٹھاتے تھے کوہ گران تلک

کیا بلبلون سے ضد ہے سخی اوسکو باغبان
صیاد نے اوجاڑ دیئے آشیان تلک

ردیف گاف

خواب مین ہم نے دیکھا سنگ مین گل چمن مین آگ

دکھیون مجھے دکھاسے کیا سنگ مین گل چمن مین آگ
کہنا تہا آگ سنگ مین بو بنا تہا چمن مین گل۔
یار کے رعب سے کہا سنگ مین گل چمن مین آگ
بت مین لپٹے جائین ہار باغ سے جلے خلیل کا
دکھیونیا یہہ ماجرا سنگ بین گل چمن مین آگ
عرق رخ نگار سے برق نگاہ ناز سے ہو
یار کبھی دکھائیگا سنگ مین گل چمن مین آگ
قدرت حق سے اے سحرؔ کیا ہے بعید خلق مین
ہونے لگے جو برملا سنگ مین گل چمن مین آگ ۱

ردیف۔ لام

رخ یہ ہے گیسو گیسوے عنبر شکن مین گل ہو
گلذار مین ہے مشک اگر تو ختن مین گل
بلبل ہمین دکھاسے بہلا کیا چمن مین گل
ایسے ہزار رکھتے ہین اپنے بدن مین گل
کہاسے کو کوڑیالا بنا سے نہ دین گے ہم
گندھواسے نہ زلف شکن در شکن مین گل
کہدو ہمارے ماہ کو خواہش ہے ہار کی۔

کندہ ہے اسکے آسنے مہر درخشان کرن مین گل

ہے عزم سیر باغ یہہ کس گلعذار کو ۱۲

گلچین بچہاتے جاتے ہین صحن چمن مین گل

سمجھا کرے ہر اِک زمین ہالہ ماہ کا

ہنسلی کا ہار کے ہے یہہ چرخ کہن مین گل

تشبیہ دی ہے عارض رنگین یار سے -

پہولے سماین گے نہ کبہی پیرہن مین گل

دانتونسے اوسکے موتیون نے کی ہے ہمسری

اب دیکھین اسکا پہولتا ہے کیا عدن مین گل

آج اوسکے بزم مین ہے تکلف بہار کا -

ڈالی کے جاہئین ظرف عقیق یمن مین گل

پہینکا جنون نے لا کے رہ پرخار کی طرف

سمجھے سخی نہ دیکھنے پائی وطن مین گل

اوٹھاؤ اون کی تم ہون جو پیار کے قابل

سخی یہہ خیر تو ہے اختیار کے قابل

لگا دے اسکو بہی اے باغبان ڈالی مین

اگر ہو غنچۂ دل میرا ہار کے قابل ۱۲

کبوترون کو نہ دنیا تھا نامہ اوس گل کا۔
یہہ قاصدی تھی نسیم بہار کے قابل ۱۲

خط اون کے پہولسے رخسار پر نہ ظاہر ہو
یہہ گل نہین مرے اللہ خار کے قابل ۱۲

گدا ہون یار کے درکا بہبوت مل لونگا
لباس خوب ملا خاکسار کے قابل

خیال زلف رہے دہیان رکہین چہرہ یکا۔
کیا ہمین اسی لیل و نہار کے قابل ۱۲

نہ قدردان نہ منصف نہ آشنا نہ رفیق
سخی کا وقت بہی ہے یادگار کے قابل

۶	ردیف میم	۱

انکشاف راز الفت پر نہ کیون سر ہو قلم
جرم اظہار محبت پر نہ کیون سر ہو قلم

تیر یان لگتے ہین اسے دل عشق تر کا عجب ابتلا
تیغ ابرو کے محبت پر نہ کیون سر ہو قلم

شمع کیا گل گیر سے سر کٹنے کا شکوہ کرے
ہے وہ مجبور اپنے عادت پر نہ کیون سر ہو قلم

شمع محفل مین جلاتی ہے جو پروانونکو روز
کہئے اوسکا اس شرارت پر نہ کیون سر ہو قلم

ہمکو اپنے قتل پر دم مارنے کی جا نہ تھی
تھے وہ آمادہ شجاعت پر نہ کیون سر ہو قلم

لکھہ طرح جو سخی کے کہنے سے تو ایک غزل
۲ قافیہ اوسکا محبت پر نہ کیون سر ہو قلم

یہہ تمنا ہے کہ پہنچے وہ مزا سر ہو قلم ۱۲
تو کہون مین سرنگون ہو کر کہ پھر ہو قلم

بلبلون کو ایک صدمہ دیتے ہین صبا ذکیا
پانوون کا ہین پر کٹے بازو کٹے سر ہو قلم

خنجر قاتل مرے گردن پہ آخر مڑ گیا
سخت جان ہون مین مرا سر خاک پھر ہو قلم

آج موندھے ہوئے گا وہ گل باغ مین اے باغبان
واسطے مسواک کے شاخ گل تر ہو قلم

اے سخی بہی اب مخاطب ہے غزل کہنی مین آج
۳ قافیہ تبدیل اوس کا بہی مستر ہو قلم

تیغ ابرو کی صفت تحریر کب تک ہو قلم
الغرض پڑ جائیگی جسپر گرے گی دو قلم

درد ہوگا بار سے لکہا نہ جاسکے گا کبہی
انگلیان نازک ہین صاحب ہاتہہ مت تو قلم

شکوۂ قاتل کی عرضی حشر مین لکہونگا مین
ساتہہ میرے لاش کے مرقد مین بہی رکہدو قلم

شعر گوئی مین مرا اور غیر کا لو امتحان
دو دواتین لاؤ اور دو بند کاغذ دو قلم

اے سخی کیا دیدۂ گریان کا کچہہ لکہنا ہو حال
جل رہا ہے آج کاغذ پر یہہ کیون رو رو قلم

فرہاد و قیس نے جو الم پایا کم سے کم ۱۱۲۲
تقسیم ہو گیا تہا یہہ کچہہ اپنے غم سے غم

زانو تلک بدلنے نہ دیکہا انہین کبہی
اغیار تیرے بزم مین جا بیٹہین جم سے جم

دے لو ہزار گالیان راضی نہ ہو سکے گیا
سو سو سے ہم بہی لینگے اگر لینگے کم سے کم

محفل مین جو پکارے کہ دلبر ہمارا کون

وہ طفل شوخ سنکے لگا کہنے ہم سے ہم
کی اخذ قد سے راست قدی تیر نے سخی
سیکھا کمان نے یار کے ابرو کے خم سے خم

۱ ردیف نون ۱۳

بڑا اندیشہ ہے دیکھین کدہر فرقت مین جاتے ہین
خدا پہلے بلاتا ہے کہ وہ پہلے بلاتے ہین
مزا اب ضربت شمشیر قاتل کا اوٹھاتے ہین
شہادت کی جو ہمکو بھوک ہے تلوار کہاتے ہین
بہادر سورما ان ہان آکے لوہا مان جاتے ہین
خم شمشیر ابرو دیکھکر گردن جھکاتے ہین
نہ ہم بولین حسینوں سے نہ وہ بولین رقیبوں سے
وہ ہمکو آزماتے ہین ہم اونکو آزماتے ہین
ضعیفی مین چھوڑا انہیں وہ کوچہ چھوٹ سکتا ہے
تاسف کے سوا ین پانو بھی تہہ لڑکھڑاتے ہین
مرے اللہ حافظ رہیو تو نازک کلائی کا
جنازہ میرا دست نازنین سے وہ اوٹھاتے ہین
ابہی رو کا تھا ان انکھوں کو پھر باہر نکل آئے

یہہ لڑکے کیا کسیکی بات پہ کچھہ خاطر مین لاتے ہین

یہہ کس رشک چمن کے آئینے سکتے کا عالم ہے
کہ گل ہنستے ہین گلشن مین نہ غنچے مسکراتے ہین

فرشتوں کو خبر دو خیر مانگین آسمانون کی ۱۲
وہ نالے کرتا ہون جو عرش کیا لئے ہلاتے ہین

نہ ہا کر مرگ عاشق اونکو افسردہ نکر دینا
سُنا ہے اپنے گھر مین آج وہ گاتے بجاتے ہین

عجب اس عاشقی کا اُلٹا پلٹا کارخانہ ہے
ہمین روٹھے ہین اونسے اور ہمین اولٹے مناتے ہین

جہان تھا بیٹھنا مشکل وہان اب اوٹھنا مشکل ہے
کہ پاؤنکی انگوٹھے سے مرا دامن دباتے ہین

سنی ہے صید آہو کی لئی کس شوخ کی آمد
سخی جو خار ہے دشت پر آنکھین بچھاتے ہین

۲ دیگر ۵

لعل لب کا خیال کرتے ہین
منہ طمانچون سے لال کرتے ہین

عید مین غیر کے گلے نہ لگین
کیون ہمین وہ حلال کرتے ہین

بدر سے روے صاف کا مذکور
نجم سے ذکر خال کرتے ہین

روز گلگشت سے وہ گلشن مین ہر شجر کو نہال کرتے ہین

۳

حالت نزع دیکھہ کر بولے
اب سخی انتقال کرتے ہین

۵

نہین جانتے کالی بلا ہے یہی میرے حضرت دل کو خبر ہی نہین
سر شام سے زلف دوتا ہی مین ہی کچھہ اندھیر کا خوف ہی خطر نہین
کبھی تیغ نگاہ کی وار سہے کبھی تیر مژہ کا نشانہ بنے
کبھی خنجر ابروی یار چلا مرے سینہ کے مثل سپر ہی نہین
رخ صاف کو تیر قیاس کیا نہین شام ہی جسکی وہ روز ہے یہہ
تیری زلف دراز کو جان سکے یہہ وہ رات ہے جسکی سحر ہی نہین
کسی اور کو جا کے دکھائیگا یہہ کرشمہ و غمزہ و ناز و ادا
یہان آنکھہ ملاتے ہی جان گئے کھولا کھہ وہ لگانے نظر ہی نہین
جو کہونگا مین نے خدا سے کبھی تو ملاؤنگا انکو مین خاک مین مقطع
یہہ رقیبونکی خام خیالی سے ہے کہ سخی کے دعا مین اثر ہی نہین

دونون رخسار وہ تمہارے ہین سامنے مہر و ماہ تارے ہین
بل بے طولانی شب فرقت بخدا اس سے ہمتو ہارے ہین
یہہ نہ سمجھو لڑائی ہین آنکھین یار نے تیر ہمکو مارے ہین
جسکی گردش مین ہمکو کیا لاتا یہہ فقط آپ کے اشارے ہین

کیا سخی کا سنا نہ تھا مرنا
تمنے گیسو یہ کیون سنوارے ہین

ساغر عمر بھرے بیٹھے ہین
لیئے ساقی پہ مرے بیٹھے ہین

دم نکل جائے نہ نالونکے ساتھ
ہاتھ سینے پہ دھرے بیٹھے ہین

بزم اغیار مین سب کھوٹے ہین
ایک ہم ہی کھرے بیٹھے ہین

کہا دل نے کہ نہین بزم مین وہ
دیدہ پر لا کے ارے بیٹھے ہین

خوف ہے رات کے گستاخیکا
اوٹھکے تنگی سے ڈرے بیٹھے ہین

ضعف سے مل نہین سکتے کف غم
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہین

ابر آیا ہے اگر روتے کو
ہم بھی حسرت سے بھرے بیٹھے ہین

(۶)

اے سخی وہ نہین بہوتے ہنستے
سارے دنیا کو چرے بیٹھے ہین

دل حبیب سے ہے زلف پر شکن مین
اوسکے ہین صنوبر اپنے تن مین

بلبل ہین جسطرح چمن مین
یون ہین کبھی وہی ستم وطن مین

اک سمت ہے زلف رخ پہ چھوٹی
آو ہا چاند آگیا گہن مین

ہر نقش قدم پہ گل کھلینگے
تشریف تو لائیے چمن مین

مرجی بہی جو ہوئے پاس ثابت
اب دست جنون سے لگے کفن مین

اوس گلکی قبا جو ہاتھ آئے
پہولے نہ سماوئن پیرہن مین

گھر چھٹ گیا عشق زلف مین آہ
اب چل کے رہین سخی ختن مین

جستجو پر یون بہی کی ہمنے پر ملتی نہین ۱۲
جان جان ایسی کسیکو بہی کمر ملتی نہین

شب کو آتا ہے عیادت کو تو یون کہتا ہے یار
اب مریض ہستیم کو میرے سحر ملتی نہین

قاصدون کو بہیجکر مین کس تردد مین پڑا
ایک کے وان تک پہونچنے کی خبر ملتی نہین

آسمان پر گر فقط نقشہ کہنچا تو کیا کمال ۱۲
نور پیشانی سے تنویر قمر ملتی نہین ۱۲

کان مین کیا کہہ کے ہر گل کو ہنسا دیتی ہے یہہ
پوچہنا منظور تہا باد سحر ملتی نہین

ہجر کا شکوہ کیا مین نے نہ فرقت کا گلہ
خود بخود آنکہین چراتے ہین نظر ملتی نہین

گر کے نظرون سے نہ طفل اشک عزت پائینگے
آبرو جب جا چکی بار دگر ملتی نہین

لکہنؤ مین کیا مرا مطلب ہو حاصل اے سخی

۸ پادشاہ وقت کو میرے خبر ملتی نہیں

کیا بتاؤں اونہیں کہ کیسے ہیں
جی ہی کچھ جانتا ہے جیسے ہیں

حل سکے کہاں اب حرام ہی نہ کہیں
شیخ جی تو خفا ہے مے سے ہیں

ہم تو عاشق نہ ان بتوں کے ہوں
حضرت دل ہی ایسے ویسے ہیں

چلو دیکھا اسکے آگے گلاب کا پھول
بلبلو نسے کہیں وہ ایسے ہیں

۹ میکدہ میں سخی نہ ہوں ہم ہوں
آج جنکے گرہ میں پیسے ہیں ۵

جھگڑے عاشقوں کے بستے ہیں
بند اب اوس گلی کے رستے ہیں

آج گلشت کا تال کھلا
چمنستان کے پھول ہنستے ہیں

چشم تر میری دیکھکر بولے
ایسے بادل بہت برستے ہیں

مرکے ہمنے تہ زمین دیکھا
یان قیامت سے لوگ بستے ہیں

۹ سخی یہ برخلافیاں دیکھو ۱۲
ہم جو روتے ہیں آپ ہنستے ہیں ۵

پہلو سے نہیں وہ چھوٹتے ہیں
یوں دل کے پھپولے پھوٹتے ہیں

ہاتھونسے سنوارنے دو گیسو
شانے سے بال ٹوٹتے ہیں

سنتا ہوں ہاں اسیر گیسو
خیرات میں آج چھوٹتے ہیں

دیکھا جو تجھے نزع میں تو بولے
افسوس یہ آج چھوٹتے ہیں

شیرین دہنوں سے ہوں سخن خوش
ہر وقت مزے جو لوٹتے ہیں

ردیف ۔ واؤ

اوٹھا کر آنکھ گر دیکھوں بناؤں دوست دشمن کو
جو پاؤں راہ میں تو رہنما کر لوں میں رہزن کو

مرے دل دیکھنا ان تن کے دکھلاتے ہیں تن کو
ہمیشہ جو پئے تسلیم خم رکھتے تھے گردن کو

کبھی ثابت نہ لائے پیرہن کانٹوں سے صحرا کے
بچا چاک قبا اپنا تو اوٹھا اپنے دامن کو

چراغوں کو عبث ہنس ہنس کے محفل میں جلاتے ہیں
بھلا لائیں کہاں سے یہ تمہارے رنگ روغن کو

الٰہی آج کوٹھے پہ کسکی راہ تکتے ہیں
اوٹھا کر دیکھتے ہیں دم بدم کھڑکی کے چلمن کو

لحد میں بعد مردن اک کفن پر زے ہوا تو کیا
سلامت ہے جنون تو پھاڑ دینگے محشر کے دامن کو

بہ طرز نو سخن اب اس زمین میں اک غزل پڑھ دو
مخاطب کر لیا ہے آج خوب اوس رشک گلشن کو ۲

ہے قبل از مرگ واویلا سنو بلبل کی شیون کو
خزاں کی سنکی آمد روتی ہے گلہا سے گلشن کو

مسی پر پان کھایا این گل دیگر شگفت اے جان
کیا کھا جا کر رنگ لالہ رنگ سوسن کو

وہ داغی صاف سے روئیں یہ پیرہن جالش میں اچھالے
کرے گا سا ستارا کا ہے سو وا ماہ روشن کو

کرینگے موں سے جب نکلا کہ قول مرد جان دارد
اگر زندہ رہے تو ماری ڈالینگے دشمن کو

ملیگا قیس بیشک سچ ہے گر جوئندہ یابندہ
کہو محمل نشیں سے خوب چھانے نجد کے بن کو

غزل تضمین بھی ایسی ہی کہلانا مقدم ہے
۳ الٰہی مت چھوڑنا دلبر سخی مشفق من کو

جو وہ رشک چمن عریاں گیا گلگشت گلشن کو
گلستاں گفت منت مر خدا را دیکھکر تن کو

الٰہی غنچۂ امید بکشا ور دہے اپنا ۱۲
دکھادیگا کسی دن تو خدا اوس رشک گلشن کو

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند ۱۲

کمال بدر سے نسبت ندون اوس روے روشن کو
جواب جاہلان باشد خموشی پر عمل ہے یان
سوا سنے کے کچہ کہتے نہین ہم اپنے دشمن کو
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۱۲
نہ پہنے زلف کے عاشق نہ ملنا طوق گردنکو
دلم در زلف او گم شد بجا شد رنج کیا اوسکا
مرے پہلو مین مہمان تہا گیا اب اپنے مسکن کو
ملدر گر نہ گردی با تو گویم اے پری پیکر
سخی کی خاک پر لانا کسیدن اپنے توسن کو ۴
اے مہ جو تری کفش ذری دستیاب ہو
گردونپہ طرۂ کلہ افتاب ہو ۱۲ ۱۲
زلفون کو تیرے مردم آبی جو دیکھہ لین
زنجیر اون کے پاؤن مین ہر موج آب ہو
قربانیون سے عید کے کچہہ فایدہ نہین ۱۲
ہمکو کرو جو ذبح تو حاصل ثواب ہو
تشبیہ چاہتے ہو وہان دو کمر کے تم
وہ بات کہتے ہو کہ نہ جسکا جواب ہو ۱۲

لو گنجفہ تو پھر رخ روشن کے فیض سے
ہاتھون مین ہر ورق ورق آفتاب ہو

آنکھون سے پاے یار لگانیکی ہے ہوس
حلقہ ہمارے چشم کا اوسکی رکاب ہو

اب بس ہے بحر حسن کو ہو جوش دریا مین شوق سے
ساقی ہو خضر ساغر بادہ حباب ہو ۱۲

اب تنگ ان بتون سے سحر کا بہت ہے دل
یا رب ظہور مہدی دین کا شتاب ہو

چھوٹے نہ ہجر مین بھی اب وصال ایسا ہو
وہ روز خواب مین آئین خیال ایسا ہو

بلا سے دل کو ہمارے ملال ایسا ہو ۱۲
کرے کسی سے محبت نہ حال ایسا ہو ۱۲

لبونکا بوسہ جو مانگا تو بولے بس خاموش
اب آج سے نہ کبھی دن سوال ایسا ہو

یہ گل کو دیکھ کے کیون لال ہو گیا چہرہ
ضرور ہے کہ تمہارا ہی گال ایسا ہو

مرے سبب سے دل آگاہ ہے ان حسینون پر

جو میں نہ جاہوں تو پہر کیا مجال ایسا ہو
اوٹھا جنازہ ہمارا تو یار نے سے بوسلے ۱۲
یہہ موہنہ چہپا کے چلے انفعال ایسا ہو
نہ ہم بلائیں کسیکو نہ تم کہیں جاؤ ۱۲ ۱۲
تو شک تمہیں نہ ہمیں احتمال ایسا ہو ۱۲
ہے لکہنؤ میں سخی بس کلام عاشق کا
کہ وجد ہوگیا سنکر کمال ایسا ہو ۱۲ ۶
کرینگے رشک سے گل پرزے پرزے اپنے دامانکو
یہن کر تو قبا اے گل نجا سیر گلستان کو
خوش آئیں ہیں جو زنجیروں کی جہنکاریں تو کہتے ہیں
خدا آباد رکہے قید یونسے میرے زندان کو
نہیں خاطر کسیکی توڑتے جو اہل رتبہ ہیں
ہوئی مقبول دعوت مور کی آخر سلیمان کو
الہی ایام گل میں ہو گا سو سو بار یہہ ٹکڑے
گریبان دریدہ کو مرے للہ مت ٹان کو
گیا جب کوہ پر یاد آگئی فرہاد کی محنت ۱۲
تصور آگیا مجنون کا جب دیکہا بیابان کو

مرے دست جنون نے ہاتھ پہیلائے ہین وحشت مین
صبا صحرا سے کہدیجو سنبہالے اپنے دامان کو

بلی الیزم تو غل زنجیر کا ظالم سمجھتا ہے
۵ سختی انصاف سے دیکھو ذرا اوس بت کے پہتانکو ۷

کیا تعجب دل جو جائے دیدۂ چشم یار کو ۱۲
دیکھنے جاتے ہین انسان مردم بیمار کو ۱۲

دل مرا لیتے ہی دلبر نے جو کین دلداریان
مین نہین بیدل ہوا دل دیکے اوس دلدار کو

چشم پیشانی دہن ابرو مژہ زلف سیاہ ۱۲
وہ دکھا کر روز ششدر کرتے ہین دو چار کو

جب نہ اوس چشم سیہ کا ہو سکا خاکہ درست
رو دیئے بہزاد و مانی دیکھہ کر پرکار کو ۱۲

جہانکنے کا یار کے تہا سے سخنی ہمکو جو رہیان
۶ دیر تک آنکھین ہین سمجھے روزن دیوار کو ۱۲ ۸

ہے چمن مین رحم گلچین کو نہ کچھہ صیاد کو
اب خدا ہی شاد رکھے بلبل ناشاد کو

سوجھتی تھی کوہ و صحرا مین یہی ہر دم مجھے

کیجئے غم قیس کا اور روئے فرہاد کو ۱۲

ہچکیاں آتی ہین پر لیتے نہین وہ میرا نام ۲۱۲

دیکھنا اون کی فراموشی کو میرے یاد کو

یاد مین اونکے حواس خمسہ دیدیتے ہین ہم

آہ کو نالہ کو غل کو شور کو فریاد کو ۱۲

جائیگی گلشن تلک اوس گل کے آمد کی خبر

آئیگی بلبل مرے گھر مین مبارکباد کو ۱۲۱۲

نزع کے دم بھی اونہین ہچکی نہ آئے گی کبھی

یوہین گر بھولے رہینگے وہ سخی کی یاد کو

۱ ردیف ہ ۱۱

کیا دیکھین اون کو بیٹھے ہین تکرار کی جگہ ۱۲

اغیار کی قنات ہے دیوار کی جگہ

آئین تو مین نکال لون دلدار کی جگہ

سینے مین خالی کردون دل زار کی جگہ

اوس بت سے بعد مرگ تعلق نہین گیا

رشتہ ہے میرے جان کا زنار کی جگہ

تصویر چشم یار کا خواہان ہے باغبان ۱۲

ایجاد ہوگی نرگس بیمار کی جگہہ ۱۲۱۲	
	گل کی بہار چہرۂ گلرنگ سے ملے
مژگان کا لطف دیکھہ لب خار کی جگہہ	
	وہ تیغ باندہنے نہین عاشق سکے قتل کو
ابرو ہی کام کرتی ہے تلوار کی جگہہ	
	شانے کا جسپہ وہم تہا وہ یہین نکل گیا
لٹکے ہین سانپ کاکل خمدار کی جگہہ	
	کشتے پہ کشتے کردی قاتل نے ایسے دفن
باقی نہ رہنے پائے گنہگار کی جگہہ	
	تیرے ہی جستجو مین ہین طفل و جوان و پیر
ہر دل پہ تو نے میرے یار کی جگہہ ۱۲۱۲	
	بعد فنا مزار ہمارا کھلا رہے ۲۱۲
کرنا نہ بند طالب دیدار کی جگہہ	
	اوس سیم تن کے عشق مین مفلس نہین حیؔی
دل مین ہمارے داغ ہین دنیا کی جگہہ	
۹ ردیف یا	۱
	نالہ اس دبدبہ و شان سے اپنا اوٹھے

پھر پھرا جاسے فلک اور زمین ہل اوٹھے
کیون کہون مین کہ نزاکت سے نہین اوٹھنے کا
آپ لیجائین جو ہاتھوسے میرا دل اوٹھے

راہی ملک عدم ایسے پڑے تھک تھک کر
چھوڑ کر پھر نہ کبھی گور کی منزل اوٹھے

شو زیادہ ہے ایسے دید رخ جانان کے
شمع کیا صبح تلک چھوڑ کے محفل اوٹھے

ہل سکے اے جوش جنون خوب مدد کی تو نے
پاے لاغر سے مرے بار سلاسل اوٹھے

گور مین بھی یہی سستی طبیعت جو رہی ۱۲
کیا عجب ہے نہ قیامت مین یہہ کاہل اوٹھے

ناتوانی مین کہان لطف نشست و برخاست
بیٹھے سر تھام کے تو ٹکڑے ہوے دل اوٹھے

دہن زخم گلو سے مین کہون بسم اللہ
ذبح کرکے جو مجھے خنجر سے قاتل اوٹھے

زیر دیوار جو کی آڑ تو فرمانے لگے
بس سخنی بس کہین کوٹھا نہ مرا ہل اوٹھے

باغ جہاں میں کے نہ پوچھو کہاں رہے
بچپن سے قیدی قفس آسمان رہے

کہتے بخیر دعا فیت اے مہربان رہے ۱۲
مدت پر آج آئے مرے گھر کہاں رہے

میں پوچھتا ہوں روز سخی بھی یہاں رہے
اتنا نہیں زباں سے نکلتا کہ ہاں رہے

عشق اور حسن میں یہہ بڑا تفرقہ پڑا
ہم پیر ہو گئے وہ جوان کے جوان رہے

دن ختم کرکے شام کو آئے تو کہہ گئے
آج اور میرے آپکے شب درمیان رہے

جی چاہتا ہے دختر رز کو کروں خراب
بس رز کدے میں نہ پیر مغان رہے

گردش ہی میں یہ عمر ہماری بسر ہوئی
ہم بھی زمین پر صفت آسمان رہے

جنت تمہیں خدا نے تو بخشی ہمیں بھی کچھ
پوچھو گناہ گار ہمارا کہاں رہے

زنجیر کی بھی رہی کثرت تو اے جنون

سو لئے نشے بہی یقین ہے لوہا گران رہے
لیجا کے وہان ہمارا جنازہ یہہ پوچھنا
عاجز ہے کشتہ آپ کا کہئے کہان رہے
دیکھے کبھی جو اوس گل رخسار کی بہار
بلبل دعا کرے کہ چمن مین خزان رہے
ہو آفتاب حشر سوا نیزہ پر تو ہو ۱۲ ۱۲
ہے اوسکی تاب کیا جو خدا مہربان رہے
اے دود آہ تو بہی فلک تک دکہا دے رنگ
جیسے مکان بند مین گھٹ کر دھوان رہے
پیر ضعیف جان کے تمنے کیا تو ذبح
بندہ اگر بہشت مین جا کر جوان رہے
ویران نہ لکھنو سا کوئی شہر ہو کہین
لاکھون مکین رہے نہ ہزارون مکان رہے
چھپوائے جاؤ اپنا سخن زیست مین سخی
جس سے تمہارا نام رہے اور نشان رہے
یون پریشان کبھی ہم بہی تو نہ تھے ۱۲ ۱۲
ایسے اوس زلف مین ہم بہی تو تھے ۱۲

سیر گلشن کو گئے تھے جب آپ
یاد تو کیجئے ہم بھی تو نہ تھے ۱۲
ہم سے بے جرم وہ کو یہ چھوٹا
شایق باغ ارم بھی تو نہ تھے
رحم کرتا نہ فلک کیا کرتا ۱۲
ہم سزاوار ستم بھی تو نہ تھے
رہتے کعبہ مین اسکے لیے کیا ہم ۱۲
دل لگانے کو صنم بھی تو نہ تھے ۱۲
ہاتھ کیون سر پہ ہمارے رکھا
تمسے خواہان قسم بھی تو نہ تھے

اے سخن کس نے رلایا تجھکو
ابھی دیدے ترے نم بھی تو نہ تھے

صبا جو سینہ سے یان لیکے بوے داغ اوڑی
یہی تصرف ساقی رہا تو سن لینا
شب وصال مین ہو کہا سحر کا ہونے لگا
ہوس یہی ہے بعد فنا بھی کوئی جانا نگی
کسی نے یار کے صدقے کی وہان جی کی تجویز

تو چھوڑ چھوڑ کے ہر بلبل نیا باغ اوڑی
کہ ایک ان بطے جانب ایاغ اوڑی
کچھ اونکے آتے ہی یہ رونق چراغ اوڑی
ہماری خاک لحد سے پئے سراغ اوڑی
نثار ہونیکو یان روح بنکے زاغ اوڑی

سخی کو شوق ہے اب اشرفی کی صحبت کا
پہلا ہوا کہ تمنا سے سبز باغ اوڑی

جی جاسے مگر نہ وہ پری جاسے
دل ہجر مین جاے یا کہ جی جاسے
ادس گل کا نہ وصل ہو نہ جی جاسے
یارب نہ ہماری دلگی جاسے
جسکا جی چاہے وہ ابھی جاسے
کیونکہ میرے دل کی بیکلی جاسے

تم لعل لب اپنے گر دکھاؤ
اس غنچہ دہن کی بو نہ لاسے
سوغات کیطرح ہیش مجنون
پہر سوسے مین نہ جو ہری جاسے
دکھلاسے نہ منہ صبا چلی جاسے
بیڑی اور بیڑی ہتکڑی جاسے

ثابت ہے جیب یار وحشت
غیرونکو تو سے پلاسے ساقی
جیب تک دامن ہماری جاسے
مین مانگون تو صاف سنکی پی جاسے

ہمراہ ہو پر درستش علی بہی
یان سے جو کربلا سخی جاسے

لب سے غنچہ دہن ہنسے گر وہ ہے
تبسم مین غنچہ گل خندان
منہ پہ کہنا تو اک خوشامد ہے
آج گلشن مین کسکی آمد ہے

شان منعم ہے زندگانی تک
بس نکرین چپکے پہر جاؤ
پہر نہ تکیہ ہے اور نہ مسند ہے
اس لحد مین علی کی آمد ہے

وہ بولا مین لے تو جاؤں آنکہو سنے
اے سخی عین میرا مقصد ہے

یار کا مقابلہ گل سے — ہمنے بازی بدی ہے بلبل سے

دیگر

اب رنگین ہین یار کے گل سے — زلف مشکین کے بال سنبل سے

خال سے بچھو کی پیدائش — سانپ پیدا ہوا اوسکے کاکل سے

پوچھا کرتا ہے سبکسے کیا مینا — تنگ آیا ہون اوسکے قلقل سے

۱۰ — آج اوسکو سحنی لگالائے — دم سے فقیر جیسے جالے جل سے — ۱۱

ہمپہ جور و ستم کے کیا معنے — ترک رحم و کرم کے کیا معنے

عیش و عشرت بغیر غم کے کیا معنے — فربہی ہے ورم کے کیا معنے

رات فرقت کی کسکو کہتے ہین — روز ہجر صنم کے کیا معنے

گر نہین اوسکا ساغر مے ناب — کہئے پہر جام جم کے کیا معنے

پوچھا بت کا ہے یہ کیا مضمون — اور طواف حرم کے کیا معنے

کوچہ گل رخان کو کہتے ہین — اور باغ ارم کے کیا معنے

یوہین وعدہ کرو یقین ہوجائے — کیون قسم لون قسم کے کیا معنے

ماجرا چشم نم کا تو سمجھے — لیکن ابر کرم کے کیا معنے

قطعہ

بوسے وعدہ سے کم نہین منظور — دم نہ دو ہم کو دم کے کیا معنے

ایک دو تین چار پانچ چھ سات — یوہین گن لینگے کم کے کیا معنے

۹ — ہے سحنی یار نے دیکھا ہی کم — ۵

شب جو پوچھا عدم سے کیا معنی

جو چاک اسکو ہم مثل دامان کرینگے
تو اکدن گریبان گریبان کرینگے

مرے زندان میں مگر عذر ہی یہہ
پھر آباد کیونکر وہ زندان کرینگے

اگر آج پنجہ سے گلچین کے چھوٹے
تو پھر ہم نہ سیر گلستان کرینگے

مکان وصل کا کوئی تجویز ہوگا
کہ وہ لیتا ہین ہر روز تیار ان کرینگے

ناسخ ہم بھی ہوینگے خاک ہوکر
رسا آنکھو تا بدندان کرینگے

دل دے دیا سخی ہی تو ہے
مرحبا پرورش علی ہی تو ہے

دل دیا ہے دلاوری ہی تو ہے
جان بھی اسکو دینگے جی ہی تو ہے

کیون حسینو کی آنکھ سے نہ گرے
میری پتلی کی مردمی ہی تو ہے

نہ ہوئی ہمسے عمر بھر سیدھی
ابروے یار کی کجی ہی تو ہے

عارض اسکا نہ دیکھون مرجاؤن
زندگی میری عارضی ہی تو ہے

نہ ہنسے وہ گل دہن کار کھلا
ابھی نام خدا کلی ہی تو ہے

کی خطا بت کو گر خدا سمجھا
بندہ بھی آخر آدمی ہی تو ہے

گال مین وان ہوا کے صدمہ سے
پڑگیا نیل نازکی ہی تو ہے

آج کیون چونک چونک اٹھتے ہو
اس مکان مین فقط ناسخ ہی تو ہے

کبھی میری گلی پر وار ہو جاے
وہ ابرو ایکدن تلوار ہو جاے

انکار کہنا نہ اے دست جنون آ
گریبان کا جدا ہر تار ہو جاے

ملاؤن ہاتھ نہ ہو ہاتھا پائی
لڑاؤن آنکھ تو تکرار ہو جاے

مجھے اک حور کا کوچہ ہے فردوس
سوے جنت جسے درکار ہو جاے

میرے مُردہ کو کاندھا دیکے لوٹے
گھڑی بھر انکی بھی بیگار ہو جاے

عجب کیا ہجر مین وہ سن تنک گلے
تن لاغر ہمارا خار ہو جاے

۱۱ تردد مین سخی یہ درد کہنا
علی چاہین تو بیڑا پار ہو جاے ۵

دل نہ لین وہ تو نہ دو یونہین سہی
اے سخی مان ہی لو یونہین سہی

جام مے گر نہ دیجیے تجکو
بادۂ عمر ہی دو یونہین سہی

بوسے لینے سے غرض ہے ہمکو
دو نہ دو ایک ہی دو یونہین سہی

مختصر زلف کو جو مین نے کہا
بولے بس طول نہ دو یونہین سہی

۱۲ اے سخی وہ جو بناتے ہین بنین
کیا بگڑتا ہے چلو یونہین سہی ۶

ہے خدا کون کوئی کیا جانے
بت کسے کہتے ہین خدا جانے

مین نے پوچھا کہ زلف بن دل ہے
ہنس کے بولے میری بلا جانے

بیمیری کیا ہے جوانی کیا شے ہے
ابھی نام خدا وہ کیا جانے

سمجھے بہتر اوسے مگر گیا لطف	وہ بہی تو کچھ بہلا برا جانے
اسقدر بہی نہ ہو کوئی خود بین	آئینہ تمکو خود نما جانے

۱۴	ہمتو پہچانتے ہین خوب سخی یار ہمکو نہ جانے یا جانے	۵

ہجر مین دل نہین سنبھلتا ہے	کوئی کافر کلیجہ ملتا ہے
بل سے سیلاب اشک سینہ مین	ابتو دل ڈوبتا اوچھلتا ہے
مردم دیدہ یہ نظر تو نہین	طفل اشک آج کیون مچلتا ہے
نزع مین سے ہو ڈر رونہ کہین	جاؤ جی میرا دم نکلتا ہے

۱۴	لو سخی آج مر گئے آخر وقت آیا ہوا بہی ٹلتا ہے	۶

جاؤن نہ دید زلف چلیپا کیواسطے	دام بلا ہے وہ دل شیدا کیواسطے
دیوانو نکی بہہ دشت مین گشت ہوگئی	ملتے نہین ہین آبلہ پا کیواسطے
کیا سہل ہین ہوئی ہے شب ہجر آج ختم	لا کہون دئیے ہین زلف چلیپا کیواسطے
ابرو کا وصف نظم ہلالی پہ ختم تہا	مضمون زلف خاص تہا گئے سودا کیواسطے
اوبت بہ گیسوؤن سے الہی بچائیو	دو دل لے ایک مجہ تن تنہا کیواسطے
بجلی گری زمین پہ ہم یہ کہیلا	افتادگی بہی جانے اعلی کیواسطے

۱۵	دیوانے اوس کے ہو گئے سخی مگر	۵

۱۵ زیبا نہین ہے آپ سے دانا کیواسطے ۵

پہنچ گیسوون والا نہ ادہر جا سحر سے
ہم ساتہہ ہی رکہتے ہین ہمیشہ کفن اپنا
سمجھے جو پری آدمی کو ہم تو عجب کیا
گہریالی کی آواز سنین گیا وہ شب وصل

اے کالی گہٹا تو جو سر شام برسے
غافل نہین رہتے کبہی سیاب سفر سے
گاہے بشریت بہی تو ہوتی ہے بشر سے
پازیب کی جہنکار زیادہ ہے گجر سے

۱۶ آئے ہین سخی اوسکا دہن چومنے کو آج
کہدو کہ ذرا مونہہ کو تو دہو آئین یہ گہر سے ۵

آکے پہلو سے بیٹھے مل کے
آج کوچہ مین ہمکو قاتل کے
دشت کے پہوٹنے کی صدا ہے مین
آمد یار کی خوشی دیکہو ۱۲

جو صلے کچہہ نکالے ہین دل کے
چند ٹکڑے پڑے ملے دل کے
آبلے رو دئے خار سے مل کے
سنس رہے ہین چراغ محفل کے

۱۷ اے سخی جسقدر ستارے ہین
ست یہ شیدا ہین یکہ اوس تل کے ۶

رخ روشن پہ صفا لوٹ گئی ۱۲
سن کے گلشن مین میرے نالہ و آہ
اوس بت مست پہ پہنچا نہ ہین
ہم نہ مرتے اوس ادا پر لیکن

زلف پر کالی بلا لوٹ گئی
بلبل نغمہ سرا لوٹ گئی
دختر رز بخدا لوٹ گئی
پائو نیر آپکے قضا لوٹ گئی

تنگ ہوں اپنی طبیعت سے مین | جو حسین اسکو ملا لوٹ گئی

۱۸ اے سخی خوب غزل تونے کہی
سنکے طبع شعرا لوٹ گئے ۷

ماہ نو پردہ سحاب مین ہے | یا کہ ابرو کوئی نقاب مین ہے
نکہت اوس رخ کی گل نے پائی ہے | اور پسینے کی بو گلاب مین ہے
آج ساقی شکار کھیلے گا | بط مے کا نشہ شراب مین ہے
طول روز فراق کہتا ہے | حشر کا روز کس حساب مین ہے
شربت قند کی سی شیرینی | دہن یار کے لعاب مین ہے
شانے سے کیہہ بگڑ گئی شاید | زلف شبرنگ پیچ و تاب مین ہے

۱۹ ہو سخی کو نہ فکر یا اللہ
عرض اتنی تری جناب مین ہے ۵

پوچھیں جو میری قبر کو کسکا مزار ہے | تو کہیو اسمین ہے کا خاکسار ہے
نوک مژہ پہ اشک کا قطرہ سوار ہے | منصور میرا ہجر مین بالاے دار ہے
آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند | اونکی ہی جستجو مین ہمارا غبار ہے
مار سیاہ زلف نہ اس سے چھپائیے | طاؤس یہہ نہین ہے دل داغدار ہے

۲ لاشہ سخی زار کا کھنچوایا جائیگا
تشہیر کا ہمارے یہہ آج اشتہار ہے ۵

طبیعت اندنون بیتاب اپنی ہماری ہے
جو یہ ہا جو خار تو سمجھے کوئی کٹاری ہے

ذرا ٹھہر کے پھر چلے دور جام اے ساقی
کسیکی آنیکی ہمکو امیدواری ہے

جسے پسند کرو وہ تمہارا نذر کرین
نہ دل عزیز ہے مجکو نہ جان پیاری ہے

پڑا سسکتا ہون فرقت مین اوٹھ نہین سکتا
یہہ ناتوان ہوا ہون کہ جان بہاری ہے

نہ ہو فریفتہ کیونکر یہہ آتشین پہ خبیر
سخن کو کہنے مین یہہ سید بخاری ہے

ہاتھ مین خنجر ہے اور زیب کمر شمشیر ہے ۱۲
کہیے صاحب آج کسکی قتل کی تدبیر ہے

دل ہے دارفتہ ہر ایک طفل و جوان و پیر ہے
آجکل حسن تبان عشق عالمگیر ہے ۱۲

ابروئے پرخم کے نیچے ہے وہ چشم ناتوان
قہر ہے بیمار کی گردن پہ تہ شمشیر ہے

زلف کا شکوہ کیا مین نے تو بولے ناز سے
ہم نہین سنتے کہ یہ الجھی ہوئی تقریر ہے

ماہ نو جسکو سمجھتے ہین وہ ہے اوس کی کمان
کوکب ہالہ جسکو کہتے ہین وہ تیر ہے

جوش مت کرنا کہ گر ہے جائیگی اے سیل اشک

خانۂ دل کی بہت بگڑی ہوئی تعمیر ہے

کوہکن کہتا تھا شیرین ہاتھ آجاے اگر ۱۲

جو ملے خون جاری کردون کیا چیز جوے شیر ہے

۲۲ اے سخی کیا ہی غزل تونے پڑھی آ بزم مین
سنکے سب محفل مین کہتے ہین کہ زندہ میر ہے ۹

خضر و شمس جو وہ دیکھا یئن گے
اوسکی تصویر کو ہم پا یئن گے

چاند سورج گہن مین آیئن گے
عید ہوگی گلے لگا یئن گے

پاؤن مین مہندی وہ لگا یئن گے
شب وعدہ یہ رنگ لا یئن گے

سامنے اوس غزال کے آہو
چوکڑی اپنی بہول جا یئن گے

غنچہ گر مسکرائیگا تجہہ سے
چٹکیون مین اوسے اوڑا یئنگے

سے حنا ہی کو دست سرا تنا
اوسکی ہاتھون کو ہم نہ پا یئنگے

زلف چہوٹا ہو مین تو کہتے ہین
ایک دن آپ مار کہا یئن گے

کم نہین اگر سیہ بختی ۱۲
اوسکی زلفون سے مانگ لا یئنگے

۲۳ اے سخی سب دہڑک نہ جبین لیجیو
سانپ ہین تجکو کاٹ کہا یئن گے ۶

گہر مین ساقی مست کے چہلکے
آج ساغر شراب کے چہلکے

سنگ مین تیر سینہ چہلکے
لال کرتے ہین ہاتھ مل مل کے

چھوٹے اب طواف کعبہ کا — دیر کی گرد ڈھونڈتے چل کے
دل ہے پتھر سا اونکا بہار ہی سے — ورنہ ہین کانٹے کے بہت ہلکے
تلوا کہہ چلا رہا ہے پتھر میرا — یاد کرتے ہین خار جنگل کے

۲۴

آج مردہ سحر کا رو دیگا
اس جنازے کو دیکھنے ٹہلکے

۵

چھوڑ کے جو زلف تو وہ کمر سے لپٹ گئے — شانہ کیا تو کہنے لگے ہاتھ تھک گئے
بل کہا کے آہ کہنچ کے دل سے سینہ تک گئے — پالی کہین جو زلف مین اونکے اٹک گئے
ہم سے گرا جو قطرہ مے تو خفا ہوئے — اور خم کے خم رقیب کے ہاتہون ڈھلک گئے
گم گشتگان راہ عدم کا پتہ لگا — اوس شوخ کی جو بال کمر سے سرک گئے
قسمت سے تیرے اور ذرا رہبری کی — قاصد پہونچ کے اوسکی گلی تک بھٹک گئے
غش مین ہوا لگا سبب آفت نہ طبع کی — ہوش آ گیا عرق جو وہ اپنا چھڑک گئے
دل چاہ مین ذقن کے گرا ہی پڑا تہا آج — زنجیر زلف تہام کے ہم لٹک گئے

۲۵

تشبیہ اوسکی بام سے پائی نہ اے سحر
مضمون کے تلاش مین تا فلک گئے

۵

ہون مست تب ہے ادب سلسلے — حسن کرتا ہون مین بہت دنون سے
کیا ہے کلام کا ہو یارا — عاجز ہے کلیم گفتگو سے
کیا جوڑی کو دیکھے مشک نافہ — نسبت ہے نہ رنگ سے نہ بو سے

کم ظرف ہے شیشۂ بلوری
آنکھوں میں جگہ ملی ہے تمکو

کیا دوں نسبت تیری گلو سے
رئیوا سے اشک آبرو سے ۱۱

٢٦

لالے کیطرح جو دلپہ ہے داغ
چھوٹے گا سخی نہ شست و شو سے

سرنہ خنجر سے کٹے گا اور نے تلوار سے ۱۲
ہاں مگر ہم قتل ہونگے ابروے خمدار سے

ہوں ضعیف اسقدر تنہ موے میان یار سے
ناتوانی کو حسد ہے میرے جسم زار سے ۱۱

آج آئیگا مسی ملکر پئے گل گشت یار ۱۲
نکلی سوسن موہنہ کو کالا کرکے اب گلزار سے

گر بہار آئے تو زور جذبۂ دل سے ہے یقین
لے اڑیگی بلبل قفس کے تیلیان منقار سے

بال اترے سر کے اوسنے رکھدی روزن مین جب
سمجھے ہم کالے کا سر نکلا ہے یہہ دیوار سے

جوہر تیغ آزمائی کو ذرا دکھلائے ۱۲
کاٹئے تلوار تیغ ابروے خمدار سے

ہوسکا خاکہ نہ اوس رخ سے مدور کا سخی

۹

۲۷	دایرہ کھینچا بہت پانی نے گوہر کار سے ۱۲

گر زلف نہ اپنی وہ دکھاے
تو سانپ ہی مجکو کاٹ کھاے

لیلی ہی خاک ڈھونڈہ لاے
پُتلا مجنوں بنا جو نہاسے

ملبوس جو اوترا او سکا پاے
پہولا ہوا گل نہ پہیر سماے

ہون نگہت گل سے بہی مین ہلکا
لاشے کو میرے صبا اوٹھاے

ہین یار کے جان و دل ہوا خواہ
جو اپنے تھے ہو گئے پرآئے

دکھلانے تھے داغ دل جو اونکو
ہم لالے کے پہول توڑ لائے

مین روکے اوٹھا تو ہنس کے بولے
جو آگے بڑھے وہ ہمکو کھاے

اوس بت کے رقیب تھے جہولے
بس صبر کیا خدا اسے پاے

۲۸	مسی ہی تہا سحنی یہ اندہیر ۱۲ سرمہ کیون پہرتے ہو لگائے	ی

جب سے پیری نے مہربانی کی ۔
ہر گہڑی یاد ہے جوانی کی

روح لینے لگی گرانی کی ۱۲
اب یہ حالت ہے ناتوانی کی ۱

مے کے خم ڈل سگے رقیبو مین
یان اجازت ملی نہ پانی کی

استخوان بعد مرگ کام آئے
سگ جانان کی میہمانی کی ۱۲

قاصد اوس سے زیادہ کیا کرتا
خط دیا گفتگو زبانی کی

نیند اچہی ہے سنکے میرا حال
اور الٹی تاثیر ہے کہانی کی

اگر دین سخنی رہے جب تک
شعرخوانی سی شعرخوانی کی

ہے خلش پر باغبان اور فکر مین صیاد ہے
لے خدا حافظ ترا اے بلبل ناشاد ہے
عہد طفلی ہی مین مشق و کثرت بیداد ہے
اُسکی یہہ تعلیم ہے کون آپ کا اوستاد ہے
جلوہ حسن بتان حور وش جو یاد ہے
روز و شب ہمکو تمنائے الہ آباد ہے
عاشق شیدا کی تیری سنکے مرنیکی خبر
خانۂ اغیار مین شور مبارک باد ہے
گم حواس خمسہ جیسے ہجر مین تیرے ہوے
آہ ہے نالہ ہے غل ہے شور ہے فریاد ہے
شیفتہ شیرین کا اک وان کوہکن تھا فقط
یان لب شیرین کا جو عاشق ہے وہ فرہاد ہے
باد صرصر گھہ اوڑاتی ہے کبھی باد سموم
ہے کیا بعد فنا مٹی مری برباد ہے

۳۰	اک سخی ہے خانمان برباد تیر عشق مین	۵

۳۰	خانۂ زنجیر تک ورنہ صنم آباد ہے	۵

دم یار تا نزع بھر لیجیے
سخی زندگی تک تو مر لیجیے

دیا دل تو کہنے لگے پھینک کر
کلیجہ میں اپنے یہہ دھر لیجیے

مری لاغری پر تو ہنستے ہیں آپ
کمر کی تو اپنے خبر لیجیے

ابھی آئے پیچھا چھٹے شہر کا
کہیں چلکے جنگل میں گھر لیجیے

سخی ہجر جاناں میں کھانا کہاں
غم دور و سے پیٹ بھر لیجیے

روے آتشناک کا عاشق دل بیتاب ہے
سحر دیکھو آگ سے مربوط یہاں سیماب ہے

دیدۂ دل ہی سے کرینگے نظارہ حسن کا
آستانِ یار پر گر غیر سد باب ہے

روے صاف یار سے تشبیہہ دیتے ہیں ہمیں
دیکھیں کب اترے ابھی تو چرخ پر مہتاب ہے

غم نہیں کچھ بیکسی کا گر نہیں شمع و چراغ
قبر پر میرے ہجوم کرمک شبتاب ہے

ہے اگر جالی کی کرتی موج دریاے صفا
حلقۂ ناف صنم بھی بیگمان گرداب ہے

۳۲

خواب مین رنجیدہ اوسکو دیکھکر تم اے سخی
مت کرو اس کا تردد یہہ خیال خواب ہے

بخدا ہم نہ کیمیا سے لیتے
ہان پر اوس بت کی خاک پا لیتے

گیسو تہے ہم اونکے کیون ڈرتے
کیا یہہ تہے اژدہے جو کہا لیتے

تیغ ابرو اگر دکہاتے وہ
ہم پئے قتل سر جہکا لیتے

درمیانی ہوئی عبث اغیار
وہ جو روٹہے تہے ہم منا لیتے

اونکے گیسو کو چہو ہی لیتا تہا
مارتے وہ تو مار کہا لیتے

زلف سے شانہ کیون الجہ پڑتا
گر نہ تم اسکو سر چڑہا لیتے

۳۳

ہاتہہ آتا جو خنجر قاتل ۱۲
اے سخی ہم گلے لگا لیتے

رقیب پہ جانیکی تمنے خوب کہی
سخی یہہ بات ٹہکانیکی تمنے خوب کہی

نشانہ کہکے ادہر چہوڑ نہ تیر نگاہ
ابہی یہہ دل ہی نشانیکی تمنے خوب کہی

ہمیشہ خوابمین حاضر ہے تمکو یاد نگی
عدم سے میرے نہ آنیکی تمنے خوب کہی

یہان تو ضعف سے جی اپنا بیٹھا جاتا ہے
اور اپنے ناز اوٹہانیکی تمنے خوب کہی

میرے سوال کا بہی کچہہ جواب دیتے ہو
کہا تو سارے زمانیکی تمنے خوب کہی

کسی بہانے سے حاصل ہو لطف نظارہ
یہہ ہمکو آنکہہ دکہانیکی تمنے خوب کہی

۳۴	تمہاری طرح سخی ہم بہی لڑین جہگڑا	۸

۳۴	کسی سے آنکھہ لڑانیکی تمنے خوب کہی	۸

قاصد ترے بار بار آئے　　ایک ہفتہ مین تین چار آئے

قاتل پہ جو سر کو وار آئے　　بار تن زار اوتار آئے

آشفتگی ہو نصیب دشمن　　تم زلف نہ کیون سنوار آئے

اکلی جو نہ چہیرے فصل گل مین　　پہر دیکھیے کب بہار آئے

دل مین نہین اوسکی کچہہ کدورت　　آئینہ پہ کیا غبار آئے

جہولی ہی اپنے گلکے خالی　　دامن مین ولیکے خار آئے

گل کہا نام اتپ الم سے　　بلبل جو سنے بخار آئے

۳۵	آیا جو سخی مہ محرم ہم بزم مین اشکبار آئے	۵

زنیت ہی مین عذر کرتے تھے جو آنیکے لئے　　بعد مرگ آئینگے کیا لاشہ اوٹہانیکے لئے

جو کہا ہمنے کرو خون میرا تو اوٹہکر چلے　　پان کہانیکے لئے مہندی لگانیکے لئے

پہر سوینے سے اگر اونکو ہنسے آئی تو مین　　عمر بہر رویا کرون اونکے ہنسانیکے لئے

روز اب نکرار ہی کرتی گذرتی ہی اونہین　　گاہ آنیکیلئے اور گاہ جانیکے لئے

۳۶	زلف سی پہونچے گزند انسانکو تو کیا عجب سانپ کے خلقت سخی ہے کاٹ کہانیکے لئے	۶

یہہ جہان کسکا آفریدہ ہے　　جو گل سی باغمین چیدہ ہے

ہمسے ابرو کی کجھ کجی پہ نہین — قامت یار بھی کشیدہ ہے
تیر آنکھین لڑا نہین سکتا — پھر وہان اور کسکا دیدہ ہے
تیر دلکو نہ چھیڑئے صاحب — یہہ نہایت ستم رسیدہ ہے
کوئی راہ عدم مین ساتھہ نہین — جو مسافر ہے وہ جریدہ ہے

۳۷
اے سخی جسکو برق کہتے ہین
وہ ہمارا دل طپیدہ ہے

جو گلمین رنگ و بو ہی وہ انکی بدن مین ہے — کیا اسکی توجہ مین نہین جو کیا چمن مین ہے
سو سفید زلف شکن در شکن مین ہے — پر اب تلک بھی فرق نہین بانکپن مین ہے
صدمہ فراق کا ہم اوٹھا ہین یہی فکر — جو تیر دلمین ہے وہ ہمارے دہن مین ہے
گردون پہ بھی ضرور ہے معشوق ماہرو — گردش یہہ بے سبب نہین چرخ کہن مین ہے
آگے کجی تھی ابرو مین یار کی فقط — بل اب تو اسکی زلف شکن در شکن مین ہے
عریانی بعد مرگ یہہ آئی ہمین پسند — نے تن کفن مین ہے نہ کفن اپنا تن مین ہے

۳۸
ہوویگا رستگار قیامت مین ہم سخی
مغموم جو محبت شاہ زمن مین ہے

بل کھاتے ہین گیسو نپہ کالے — عارض سے ہین داغدار لالے
ہے بار کمر پہ زلف اوٹھا لے — ہان اے مرے لمبے بال والے
بولے وہ جنازے کو میرے دیکھ — روٹھے کو میرے کوئی منا لے

پھیلانا ہی سے ہاتھ اپنے ‏ اے جوش جنون بہار آلے
منظوم ہے وصف سلک دندان ‏ شعر اپنے ہین موتیون کے مالے
عاشق ہون از بسکہ زلف کا مین ‏ ہین سب یہ کالے ناگ پالے
اللہ رے حیا کہ خواب مین بھی ‏ آتے ہین نقاب مونہہ پہ ڈالے

۳۹ مت مانگ کے راہ زلف مین جا ۱۲
کٹے ہونگے سخی نہ کوس کالے ۵

عشق گر جان ہی کا درپے ہے ‏ دم نکلجائے بکھیڑا کٹے ہے
کسکی آواز ہے ان کانونمین ‏ ناگوار آج صدائے نے ہے
دل سے آزردہ جگر سے ناراض ‏ اور سینہ پاس مرے کیا شے ہے
کل اگر آئے تو کیا لطف رہا ‏ آج تو گھر مین ہمارے مے ہے

۴۰ اے اجل وائے تری بے دردی
مر گئے آج سخی بھی ہائے ۶

فرقت مین ہے صدا دل سیماب وار کی ‏ اس بیقرار کی نہین صورت قرار کی
خوشبو سحر کو لائے نہ گیسوے یار کی ‏ شامت کچھ آگئی ہے نسیم بہار کی
مدت سے تیرے روے منور کے عشق مین ‏ گردش مین مہر و ماہ مین لیل و نہار کی
گھورکا یہ جبر ہے کہ وہ آتے ہین روندنے ‏ قسمت عروج پر ہے ہماری مزار کی
پروانے جسکو شمع چراغان سمجھتے ہین ‏ تصویر ہے ہمارے تن داغدار کی

۴۱ ۸

روز وصال ہی نہ خوش آیا مجھے سخی
یاد آئی ایکی جو شب انتظار سے

زلف شب رنگ جو بنائی ہے — اندنون شانہ کی بن آئی ہے
حیف ثابت ہے جیب نے دامن — اور جنون مین بہار آئی ہے
کہئے پروانہ شمع رو تجکو — اوسکی آنکھون مین چربی چھائی ہے
میری اونکی بگاڑ ہونے سے — خوب اغیار کی بن آئی ہے
پانی مانگیگا کیا وہان زخم — تیغ ایک آبدار کھائی ہے
کلمہ ان بتون نے پڑھوایا — خوبروئی ہے یا خدائی ہے
ہمہ تن ہوگئے ہین آئینہ — خودنمائی سے خودنمائی ہے

۴۲ ۲

یار سے ہو بھلا رقیبون کا
اے سخی بس یہی برائی ہے

دل جو زلف سیہ مین جاتا ہے — ہے جنون یا کہ اوسکو سودا ہے
ہے جو زاہد خدا رسی تجکو — بت پرستی کا ہمکو دعوےٰ ہے
دم بارش ہے برق جلوہ گر — مین تو روتا ہون اور وہ ہنستا ہے
عشق گیسو مین مرگیا ہون مین — اوسے کالے نے مجکو مارا ہے
ہے جو ممدوح وہ مغنی طفل — اپنا دیوان راگ مالا ہے
بوسہ مانگا دہن کا تو بولے — ٹہرو کیا موتہہ کا یہ نوالا ہے

ہند ہین تنگ ان بتون نے کیا
اب سخی کربلا کو جاتا ہے

نہ جا ہون بام سے جاتا ہے کوہ طور کی بدلی
چھپا تھا خون عاشق سر پہ اب تک وہ تازہ ہے
چھپایا دختر رز نے سو شیشہ ہین دستار شیشے
نہیں ہے پیرہن سکو سپید اُس ماہ انور کے

نہ پہونچے وہ ون تجلی سے رخ پُر نور کی بدلی
کرے رنگت اب تک اوسکی نہین سیندور کی بدلی
نظر نشہ مین ہے کیسے جب ہی مخمور کی بدلی
قسمت سے ہوئی ہے یہ شب دیجور کی بدلی

بقول نادر ذیشان سخی پورب سے چلتا ہے
بنارسکی نہ ہو تو ہووے غازیپور کی بدلی

ہجر مین ہین برا اوسکے زلف عنبر فام سے
ہو گیا فرقت مین مرغ روحکا اوڑنا محال
کچھ تشفی کی بنا کر بات کہتا نامہ بر
اوس پری کی شکل سن دو لکو دکھانا کیا ضرور

وصل کی شب صبح تک شانہ کرینگے شام سے
جسم عاشقکی رگین ہی کم نہین ہین دام سے
بیخبر ہین ہم ابھی گھبرائینگے پیغام سے
ہوسکے یوں نہ کہین جاتا رہیگا کام سے

دختر رزکی چاہ کا بس سخی کو ہے فقط
کچھ غرض ہے شیشے سے نہ مطلب جام سے

دھوتا منہ اپنا طشت مین گر وہ گلاب سے
سو ہار رنگا تو رگو سینے نکالدون
گرد نپہ اونکو کس رخ انور کی ہی تلاش

بلبل سمجھتی ہوس بہا ہے گلاب سے
شوخی زیادہ ہے مرے خون مین شتاب سے
کیون مہر و ماہ پہرتے ہین خانہ خراب سے

کیا خوب ہے جو عید مین قربان کرو مجھے
تمکو ثواب ہو تو ابب مین چہوٹون عذاب سے

یون خاکسار اپنا سمجھتے نہین ہین
باور کرینگے وہ قسم بوتراب سے

جنت مین بوتہ شراب طہورا پینگے ہم
یان بہی بہری رہے مری بوتل شراب سے

۴۶

صبح مشاعرہ کو سخی جائین گے وطن
ہین آج ہم آمادہ ہین پا در رکاب سے

نسبت دی ماہ آسمان سے
لائین تشبیہ رخ کہان سے

مسی کی صفت بیان ہوگی
سوسن بہی کہے جو سو زبان سے

تشبیہ جو مانگ کے نہ ہاتھ آئے
لاؤن مین مانگ کہکشان سے

سودا ہے جو بلبلونکو گل کا
تنکے چن لائین آشیان سے

یہہ ہار جیت شب وہ مانع روز
دربان سے لڑون کہ پاسبان سے

جیتنگے نہ ہمسے بازی عشق
اغیار کے پٹ پڑینگے پاسے

۴۷

ہے نذر سخن سخی کو حاصل ۱۲
یان کے ہر پیر اور جوان سے

آباد ہی وحشی جو ہمارے نکل آئے
بن چہوڑ کے شہر و ہمین چکارے نکل آئے

تم کہو سکے جو رہی کو جو پیار سے نکل آئے
شب ہوگئی گرد و نپہ ستارے نکل آئے

پہر فصل بہار مین پہر آنے لگی وحشت
پہر آبلہ پا دؤ ہمین ہمارے نکل آئے

وہ فاتحہ خوانیکو جو آئے پس مردن
ہم قبر سے کرنیکو نظارے نکل آئے

ڈوبے نہ کہین اشک کے دریا مین دل زار
کہدو کہ کنارے ہی کنارے نکل آئے

مشہور جسے کرتے ہین تلوار کا پھل
وہ یار کے ابرو کے اشارے نکل آئے

رہتے ہین پریشان سخی کو وہ ہمیشہ
گھر سے نہ کبھی زلف سنوارے نکل آئے

بت پرستی مری بلا نہ کرے
اجی کل فرنون خدا نہ کرے

گالیان دیکے مجھسے کہتے ہین
ہمکو بیٹھے اگر دعا نہ کرے

وصل ہی مین وصال ہوا پنا
ہجر تک زندگی وفا نہ کرے

اک صنم سے برا کیا مجھکو
ایسے دلکا خدا بھلا نہ کرے

دل نہ جارہ سخت مانگ کی ہے
او مسافر کوئی دغا نہ کرے

برف کھاؤ نہ غیر کے ہاتھون
ٹھنڈا فقرہ کوئی جما نہ کرے

مردم آپ ہی کی جان نپکے
اونکو دریا سے آشنا نہ کرے

رونا موقوف کردو شبنم کا
اور گل سے کہو ہنسا نہ کرے

مرض عشق جو سخی کا سنا
بولے وہ اوسکی کچھہ دوا نہ کرے

داب ہی تیغ مختصر ہی سہے
سمجھے ہم آپ کی کمر ہی ہے

آیا ہے طفل اشک تو باہر
تجھکو ظالم کسیکا ڈر ہی ہے

جسکو خالی پسند کرتی نہے
آج اوسکا ان دنون گھر ہی ہے

جس پہ چاہو لگاؤ تیر نظر　　دل بھی موجود ہی جگر بھی ہے

در ہم داغ عشق ہین دل پر
پاس اپنے سخنی کے زر بھی ہے

مثلث

سر ہی کام آتے ہی نہ خنجر کام آتے ہین　　بہادر سوروان یان آکے لوہا مانتے ہین
خم شمشیر ابرو دیکھکر گردن جھکاتے ہین

مثال شمع ہم تا بہ قدم بھی سر کٹاتے ہین　　مزا اب بیت شمشیر قاتل کا اوٹھاتے ہین
شہادت کی جو ہمکو ہوس ہے تلوار کھاتے ہین

وہانسے قاصد آتا ہے کہ عزرائیل آتے ہین　　بڑا اندیشہ ہے دیکھین کہین سر فرقت مین جاتے ہین
خدا پہلے بلاتا ہی کہ وہ پہلے بلاتے ہین

ہماری واونکی اب ہے بہری گیسوؤنسے　　نہ ہم بچتے ہین جینونسے نہ بچتے ہین رقیبونسے
وہ ہمکو آزماتے ہین ہم اونکو آزماتے ہین

غش آتے ہین کلیجہ کانپتا ہے دل لرزتا ہے　　ضعیفی مین پہونچنےسے وہ کوچہ چھوٹ سکتا ہے
تاسف کے سوا ہان پاؤن پیچ اوٹھکر گھر آتے ہین

تری رحمت کے مین قربان صدقہ کبریائی کا　　میرے اللہ حافظ رہیو تو نازک کلائی کا
جنازہ میرا ستے زمین سے وہ اٹھاتے ہین

سزا سے بے تحاشا جو زمین پر منہ کے بل آئے | ابھی روکا تھا ان اشکوں کو پلکوں پر نکل آئے

یہہ لڑکے کیا کبھی بات کے یہہ خاطر میں لاتے ہین

سبب گلچین سے کیا پوچھیں جو اس نادسکو ہی غم ہے | یہہ کس رشک چمن کے آنے سے ملنے کا عالم ہے

کہ گل ہنستے ہین گلشن مین نہ غنچے مسکراتے ہین

کریں ہلچل نہ کیوں بیرکچہ اپنے مکانونکی | فرشتونکو خبر دو خیر مانگیں آسمانونکی

وہ نالے کرتا ہوں جو عرش کے پائے ہلاتے ہین

وہان شادی کے چرچے ہین اس غم کی خبر دینا | بتا کر مرگ عاشق اونکو افسردہ نکر دینا

ستا کر آج اپنے گھر میں وہ گانے بجاتے ہین

تعالی شانہ کیا وقت ہے اور کیا زمانہ ہے | عجب اس عاشقی کا الٹا پلٹا کارخانہ ہے

ہمیں روٹھے ہین اور نسے وہ ہمین الٹے مناتے ہین

ذرا پوچھو تو ان سے ہمین کچھ سر بھی ہے مقصد | سنی ہے صید آہو کے لئے کس شوخ کی آمد

سخی جو خار ہائے دشت پر آنکھیں بچھاتے ہین

ایضاً

ہری اللہ ہمین پہلو سے ہم تمکو جتاتے ہین | فرشتو ہٹ کے بیٹھو گنبد گردون ہلاتے ہین

کسیکے چھیڑنا لیکے طاقت آزماتے ہین

کسی دن مہربانی اور عنایت ہو تو کیا عجب | یہہ فرماتے ہوئے کوٹھے سے وہ جلوہ دکھاتے ہین

کلیجا تھام لو کہڑکی کا پردہ اوٹھاتے ہین

خبر ساقی کی ہمکو ملک بیع سنجا کے جلتے ہین | ابہی تو بام گردون تک یہہ مثل تیر جاتے ہین

آپ آگے دیکھیے نالے کہان سے لگاتے ہین

نہ زور اپنی آنکھون مین کہتا ہون نہ دیکھیگا | یہان سے دور ہین اے دل وہ نہین یون نہ دیکھیگا

ادہر آنکھو انگلی سے مین تبلا دون وہ آتے ہین

یہہ مجہپر بعد مدت التفات کا سبب کیا ہے | ابہی یوسف مہینے پر کدہر چاند آج نکلا ہی

کہان سے ہو لیے بہٹکے یہہ سر شام آپ آتے ہین

یہی بازی [illegible] ہم [illegible] | پلک جہپکے بہلے بار [illegible] کا لونگا وہ بوسہ

یہہ دیکھین ہم اس شرط سے آنکھین لڑاتے ہین

چمن کی سیر کی تب صنعت محبوب ہم سمجہے | مسی ملنا لب رنگین اونکا خوب ہم سمجہے

یہہ گلرو کی گلی کو غنچہ سوسن بناتے ہین

کہین وہ تو نہین جسپر ہمارا وہم غالب ہے | کہین وہ تو نہین [illegible] دل جسکا طالب ہے

پپیہے پی کہان کہہ کہہ کے یہہ کسکو بلاتے ہین

مثال مہر تابان [illegible] آئیگا | [illegible] گردون دیکھیگا

[illegible] مین اک حسین کا موہنہ دکھلاتے ہین

[illegible] | سخی [illegible]

[illegible]

سوے گور غریبان سیر کو جس دم وہ جاتے ہین
سُنا پھر گھر مین اپنے شام کو گاتے بجاتے ہین
پھر اک ظالم کا کوچہ پاکے یہہ مجھکو گراتے ہین
ہُوا مرنا مبارک خلعت سبز شاک پاتے ہین
نئی صورت سے اُنکا روز پیدہ وہ ہمکو لوٹاتے ہین
یہان ظاہر محبت کا نتیجہ تو کوئی دیکھے
ہمارے مرنیکا صدمہ نکرنا چین سے رہنا
جنہین ہے عشق مژگان اونکی حالت آپنی دیکھی
تمہارے رنگ سے کیون یہان گنا ہے دل بتاؤ تو
کہین تو شیخ صاحب سخت کلمہ کوئی اوسنے تکلو
پریشانی رہی جو اہُوا سر پر بلا آئی
مرے اشکونکو بھی صورت دیکھتا لیتے گو جاتے ہم
نظر کا ڈر رقیبونکا خطر سایہ کا اندیشہ
سبب مرنیکا جسمین جہانک کر کوٹھے سی وہ پڑھتے دلہین
رقیبونسے تو مسلتے جاگتے بھی چھپا نہین جھٹتا
کسیکو جبو تمین اونکا سا آنکھی ہی نہین چھپا

صدا قبرون سے آتی ہی یہی مردے جلاتے ہین
جہان وعدہ کی شب آئی وہ پہلو مین رلاتے ہین
بغل مین ہاتھ دیکر بیٹھونون مین لڑکھڑاتے ہین
ہماری لاش پر اپنا دوپٹہ وہ اوڑاتے ہین
ہمارے نام کو کاغذ پہ لکھہ لکھہ کر جلاتے ہین
کبھی ہم رو دیے ہین آپ بیٹھی مسکراتے ہین
بہت نازک طبیعت ہو تمہین سمجھاتے جاتے ہین
وہ سوے جادۂ دشت تنگی پانون جاتے ہین
یہی وہ راہ ہے جسمین مسافر مارے جاتے ہین
ابھی تو ہو بہ تسبیح ہم بہی سو سناتے ہین
مگر اسیر ہی ہم اوس زلف کی ڈھیتی سناتے ہین
یہہ لڑکے ہوکے بیخود گھر سے باہر نکلے آتے ہین
غضب ہے ہاتھ سے اپنے گھر کیا آپ ہی ڈھاتے ہین
کفن پر میرے لکھدینا کسی سے روٹھے جاتے ہین
کسیدن خواب مین کیا ہم کھلا اونکو پاتے ہین
فقط بہانے کے وعدہ پہ وہ برسون بلاتے ہین

سخی دکھو خدائی کا ہے ہندوستانمین جھگڑا

عنایت سے خدا کے یہی تین ہیچ جاتے ہین

اشعار حاشیہ گلزار نسیم ہو

ہاتھون کو ملا کہا کہ ہیہات
آنکھون سے جو اشک کے بندہے تار
چھلے کو حریف یون بدل جاے
تعویذ کو اب سر چڑہاؤن
ہنسلی نے میرا گلا نہ گھونٹا
پتہ مرے کانکا نہ کھڑکا
تھا خوب جو دیکھتی سے درتی
جوشن مشکین کسین نہ کیون واے
نانا بالے تھے باے بھولے
ہیکل پہ چپکے مجھے جگاتی
لڑنا نہ تھا رات ہی کروٹنکو
بجلی مرے کانکی نہ تڑپی ۱۲
ٹھینگا نہ لگاے اس نے اب جی
جس نے مجھے ہاتھ ہے لگایا

خاتم بھی بدل گیا ہے بدذات
پڑہنے لگے یون سخی کے اشعار
زیور مجھے کچھ خبر نہ بن ہاے
جگنونکو نہ اب گلے لگاؤن
کچھ چمپا کلی کا موتہہ نہ پھوٹا
بالی کو ہوا نہ کچھ بھی دہڑکا
پازیب کو زیب یا نہ کرتی
کنگنا کیون ہتکڑی نہ بن جاے
گھنگرو مرے پانون کے نہ بولے
زنجیر ہی کا شغل مچاتی
سونا ایسا ملا چھڑون کو
پہونچی کو نہ پہونچی کچھ خبر بھی
ہے آرسی موتہہ ھی دیکھنے کی
وہ ہاتھ لگے کہین خدایا ۱۲

رباعیات

صحرا ہے بعشق زلف دلبر دیکھا
دریا ہے بعشق زلف دلبر دیکھا
دیکھا ہے سخی نے یہہ ہمنے اونکو
سودا ہے بعشق زلف دلبر دیکھا

ولہ

آنکھونکا تعشق ہے مین بیمار نہین
زلفونکی محبت سے گرفتار نہین
کس کس بانونکا سخی شکر کرون
مژگان پہ نظر ہے یہ سردار نہین

ولہ

آنکھونمین سخی رہکے یہہ جیتون دیکھو
چھوڑا نہ کسیطرح سے دامن دیکھو
پھر خانہ چشم مین ٹھکر نہ گیا ۱۲۱۲
اس طفل سرشک کا لڑکپن دیکھو

ولہ

سوطرحکے یان فساد برپا دیکھے
حاسد فاسد ہی ہمنے صدہا دیکھے
آنکھین موندو جو دیدۂ عقبا ہو سخی
دنیا مین آکے اہل دنیا دیکھے

ولہ

گردونکو ہمیشہ ہمنے گردان پایا
دن بھر بھی قیام کا نہ سامان پایا
جل جلکے سخی روز یہہ کہتا ہوگا
مہر اقبال خوب تابان دیکھا

ولہ

افراط سے ان سن مین رش بہی ہے
یعنے ہے یار اپنا پہلو مین سخی

چاہت جسکی دہ حسب خواہش بہی ہے
بجا ہے ستار یہہ نوازش بہی ہے

قطعہ تاریخ ختم دیوان ۲

پورے سن بارہ سو اور ستر مین
لکہدو یہہ مصرعہ تاریخ سخی

جسمین اب ختم ہوا ہے یہہ کلام
ہوا دیوان سخی کا یہہ تمام
۱۲۷۰ ہجری

تمام شد دیوان دوم ۲

م

M. Abdul Rahim

یہانسے زُبان بہاکہ کی چیزین ہین جسمین مصنف کا تخلص انو تہا

مثنوی بہاکہ المعروف بہ پاتی

ایک سمے نرجگ کا نیارا — تاری چھانڈ بدیس سد ہارا
برہن جاسے بدسوا چھائے — نگر بہلاسے گھر بسرلسئے
راہ بہت تریا نے نہاری — جب نہ ملی آون کی باری
بیٹھن لاگی رون لاگی ۱۲ — اس کہہ کہہ جیا کہون لاگی

سن ون پیا کا سوچ ہے کرو نہین کون اوپاے
تہکے پایون گر پڑون کہ جو پالی لیجاے

جب تریا اس بات بکہا نیو — چھننے پنچھی ہین سب جانیو
ایک سکھی نے کین ستائی ۱۲ — اس بدہ پالی لکھہ پٹھوائی
اے پیارے برہن کے برہا — اے نیارے برین کے برہا
مجہ برہن کی کنور کنہیا — اے بالم پردیس جو یا ۱۲
اے ہمرے سکھ ہرن پیارے — اے ہمرے بسراون ہارے
جب سے گئے سد ہو نہین لینی — ہمرے ساتہہ کیسی یہہ کینی

ہاسے بیو کا من مان ٹہا لی ۱۲
تم تو جاسے بد سوا چہاسے
تمکا تو پر دسوا بہا دسے
بہولت ناہین تبیان تمہری
تم بن ندیا آوت ناہین
سوُنی گہر مان ڈرت اکیلی
بالم تمکا ایسا چاہے ۱۲
اس ہین تمکا جان جو لیتی
کہیرت بچہے بیتم پیارے
کن ویوہاری سے نے جدوا کینو
کون سوت سے پریت بڑہایو
لے بد بہنا بنہاری توری
کن بلمایو بالم مورا ۱۲۱
اب ہم تمکا بات بتائی
یا تم ہمکا درس دیکھاؤ
آؤ بالم جنم سنگہاتی
آو تمکا گرہوا لائی ۱۲۲

کاہے کہووت موُر جوانی ۱۲
ناہک ہمرا گنوان لاسے
ہمکا تم بن چین نہ آوسے
بسرت ناہین صورتیان تمہری
سونی سیجریا بہاوت ناہین
مری جات تمہری البیلی
اچہی موُری پریت نباہے
کوا واو پاؤسے جان بتیتی ۱۲
بیٹھ رہے ہو کس من مارے
مور بلم اپنا کر لینو ۱۲
کاہے ہمری سدہ بسرایو ۱۲
کا لکہدین کرم ماموُرے
جیہ برہن کا صبر ہٹور ۱۲۱
بس ہیجو کہائی مرجائی
بالم آؤ سینیان آؤ ۱۲
کرجورت برہا کی ماتی ۱۲
آؤ تمہرے بل بل جائی ۱۲

کا ہمرے ترسائے ہو سے
کا ہمرے ترپائے ہو ہے

کا برہن سکے جا رے پیہو
کا پاپن سکے جا رے پیہو

کا جب ہمکا جیت نہ پایو۱۲
کا جب ہمرے پاچھے آیو۱۲

بالم ہمرا جیارا جاسے ۱۲
ہم مرجا بے تو رو دیا لی ۱۲

روسی ہو تو آن مناؤن
نینن سے پلکن سے آؤن

بن دیکھے ناہین جیارا مانے
چہیر پڑی ہوے سو جانے

ابہون بلم جو پیچہن ہوئی ہے
تمہری بروگن جوگن ہوئی ہے

لٹ چہٹکا سے گھر سے نکسہون
بستی چھٹر سون بن بان بسہون

انگ بہبوت ملا کے کر جوگن کا بہیس
سائین تمہرے کہوج جان ہم ہوجہے بن دیس

جب برہن کی لکھہ گئی پالی تو۱۲
جہکے پانچے یہا سے تے جہالی تو۱۲

پالی لے سنگنا اوڑ دیا یو۱۲
اوپر اوپر پتا لگا یو۱۲

جون نگر رہے سکھ کا ڈیڑا
واہی نگری لین بسیرا ۱۲

روکہہ برج پر رین گنوایو
بہور بہے پالی پہنچایو۱۲

ملک بلکٹ رودن لاگا
تب سگنا اس بولن لاگا

ہمرے کرم کا یاہی لیکہا
جاسے بیٹھی دوکہہ دیکہا

آسے بدسوا نمکا دیکہا
تمہرو پاؤا واہی لیکہا

آنسو پونچھو بات اونائی ۱۲
ڈانک تی پاتی لکھہ بیٹھو اوئی ۱۲

پھیر تریا دہیرج راکھے ۱۲
جا گہا سون سیج پر راکھی

پہر ہم تمکا گھر لیجائی
نرماری سے جامی ملائی

گھر ماتریا ترپت ہے یہان کے دوکھہ ہوئے
چلو بدیسی دیس کا کہ ڈنیون کا سکھہ ہوئے

جب سگنا ایسو سمجھایو
تب اس پاتی لکھہ بیٹھو ایو ۱۲

اسے ہمری بہنیان پیاری
اسے ہمری برہا کی ناری ۱۲

اسے بالم کی چاہن ہاری
پریت کی ریت نباہن ہاری

اسے برہا کی پیہن پیاری
اسے دوکھیارے کی دوکھیاری

کہیم کسل سگنا لے آیو ۱۲
سکھہ گہڑی تمہری پاتی لایو

جیسن تمہرا جلم سنگھاتی
باچن لاگا تمہری پاتی ۱۲

بول بول پر آنسو آیو ۱۲
بات بات پر رکت بہایو ۱۲

بیاکل بہیو برہ کی سمتہر ۱۲
ترپن لاگا جوگی سمتہر ۱۲

کاہے ہمکا گہایل کینو ۱۲
کبہسو بروگ سگرا بہر دینو ۱۲

اپنا دکہرا کہان لگ روئی
کا جانے تمکا سکھہ ہوئی

کاہین سنگھہ کی سکھی سہیلی ۱۲
سونے گھر ماکس ہو اکیلی

کاہین ساتھہ کہلاون ہاری
مرگین ساتھہ نباہن ہاری

تمہارا ہی نہ سنگہہ سے دینو
ایسو نیک جو جانت بالم
لے اب سُن پردیس کی بتیان
جب سے تم بالم سے بچھو ہین
کبہون ہمکا نیند نہ آیو ۱۱
بہولی ناہین بتیان تمہری
جس تم ہم بن چین نہ پایو
تمہرے دیکہین کا آپ ہی بے

تمکا نٹ انگیکی کینو ۱۲
کبہون بدیس نہ آوت بالم
لیوا دنا بگلیس کی بتیان
جاگت جاگت انکہیان بہوئین
تم بن تنکو چین نہ پایو ۱۳
بسری ناہین صورتیان تمہری
بس ہم ہون دن رین گنوایو
تمکا اپنا درس دیکہی ہے

جیت سے چتیا چہاند کے سکھ مارا کہو پران
سائین تمہرے درشن کا پہنچت سانجہ بہیان

ٹہمریان

جلما کرے توری ٹہمری رے انور
جب ہو سناوت من ترپاوت
رین دن نا ہن بسرت ناہین
اس من چاہت گانٹھہ ما دل کے
پہر کن لاگین انکہیان موری

جلما کرے تعدی ٹہمری رے انور
جیارا ہر کے توری ٹہمری را انور
بہا سٹیر کے توری ٹہمری را انور
باندہہ دہیر کے توری ٹہمری را انور
لبس کے جرے توری ٹہمری را انور

دیگر

پھر سوجھہ گئیں رس کی بتیاں پھر موہے لگا دت ہے چھتیاں
اگلی بکار کی یاد کھاوں ان ہو گئے بسری رتیاں
کل مورے سگلے نہ لگا انور کر جورے رہی ہوں اٹھ چھر
آج اپنے کر جگا پیارے پھر میں جانگئی ان کی گھتیاں

دیگر

من موسے من نہ پریت کری اب مت بدھ موری گئی سو گئی
اٹ پیار کریں کہ بگار کریں پہنے من مان جو لئی سو لئی
کر جورت ہوں رے چھانڈ موہے تکسیر کہتا جو بھئی سو بھئی
انور انگیا سوری مسکے ہے پھر ہون توری پاگ لئی سو لئی

ٹھمری

اب پی بن ناہین سوہت ہے بیتیم بن موہے ناگر یا ۱۲
تن من کی سدھ بسر اگئی من ہیرت واکی ڈاگر یا ۱۲
لٹ جھٹکائے بالن کی کانہے پڑ وارے کامر یا ۱۲
انور جوگن کا بھیس لئے پھر ہوں نین بن بن باور یا ۱۲ ۱۲

ٹھمری

آیو آیو میرا سانوریا لالا میں واری جاؤں

مکٹ سنہرا سیس پر لسے لال پگ ادہرن نال چہلیے

سُندر مکھ سے بانسریا بجے سوہٹ گلے بیچ مالا — میں واری جاؤں

دادرے

آج بلمو نجریا چراے گیو

ایک نجر بھر دیکھنے نہ پاؤں گوری کا جیا ترساے گیو — آج

سو مان کہہ یوں لاکھ مان کہہ یوں الوّر مورے من بھایو — آج

دیگر

جہو ست آوے بلم متوالا ۱۲ بلم متوالا بلم متوالا

آؤ سہیلری سب مل بیٹھی آوت برہا گاوںن والا — بلم متوالا

ایک ہاتھ مان بوتل مدہ کی دوجے ہاتھ مان لین پیالا — بلم متوالا

دیکھو سکھی تم جہوا وتہ ہمکا لوٹے ہمرا موہن مالا — بلم متوالا

ات متوار بہیو ہے الوّر بہیں مان کونہو رسال رسالا — بلم متوالا

دیگر دہن پچ

مورا تمہین سے لشکن ٹوٹا رے — لوٹا ٹوٹا ٹوٹا رے

جاؤ رے انور ہم سے نہ بولو — بول چال سب چھوٹا رے

مورا تمہین سے

دیگر دہن پچ

ہولیگا بہور نیہر چلیں گوری رے — نیہرو چلیں گوری نیہر چلیں گوری رے

چار کہار مل ڈولیا بہیندا اپنے بلم کی جوری رے — ہولیگا

انور راہ جور وکن لاگے پانون پری کر جوری رے — ہولیگا

بھجن بدہن لچری ومائڈ

کب لگ ہوئی ہے گنونوان رام — کب لگ ہوئی ہے گنونوان رام

اچہی نیکی گہری سے بلاؤ لشکن بچارے نہنوان رام

نیہر سے ہین اوگن چہپون رو سے مورا سنجنوان رام — کب لگ

ہمرے ہیا کی چودہ بکہریا کہان ہوئی ہے رنوان رام

بدہن کہیں منگائی دہروا انور بات کی کہا مرسنوان رام — کب لگ

ہولی

گوری انگیار نگا دت لال لال — ہوری کرے رنگ پان ڈال ڈال

بکا بنت دا کے سر سو بنت ہے موتی گوہے با لنو بال لال ۔ گوری
سہاگ کی رہے سہاون انور دیوم مچاؤ سال سال ۔ گوری

دیگر

دین کا آدھا ل کبھی رہے　　　　دین کا آدھال کبھی رہے
ایک جدائی دوا دھیک بہیتر محشر داکو بنتی رہے
آل قرآن یو جاکو حق نے اد براق ہی رکے ات معراج کری رے ۔ دین کا
انور علی سے بل بل جاؤں کیبوں خدا نے ولی رہے
عرش سے واکو تیغ جو اُتری دین کی فتح بھی رے ۔ علی تا پیے نادعلی رے ۔ دین کا
حسن حسین کے مین بلہاری انور بنت سخی رے
اسیو امام ہوئے جگ روشن جنکی شہادت کی رے ۔ جا نہین بات سنی رے ۔ دین کا

تمت بالخیر

قطعات تاریخ طبع دیوان

رشحۂ کلک جواہر سلک عالیجناب والا القاب راجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد مدبر راجایان راجہ مہاراجہ پیشکار صاحب دولت سرکار آصفیہ دام اقبالہ

رحم و لطف و کرم صفات سخی	مخزن مہر و عطف ذات سخی
گنج علم است نثر و نظم اے شاد	معدن جود کلیات سخی ۱۳۰۸ھ

ولہ

اے فلک از من چہ می پرسی توصیف سخی	کے بگفتن می در آید ذکر تعریف سخی
گر ترا باور نباشد گفتۂ من گو بیست	خوش ببین از دیدۂ حیرت تو تصنیف سخی ۱۳۰۸ھ

از نتائج افکار گہر بار عالیجناب محمد رفیع الدین صاحب المتخلص فرید قاضی زادہ متعلقہ پاتھری ضلع پربھنی ریاست حیدرآباد دکن

چون برائے بخشش فیض مدام	شد بجان مرغوب دیوان سخی ۱۲
اے فریدی سال طبعش گفت دل	ہست با اسلوب دیوان سخی ۱۳۰۸ھ

از نتائج طبع رنگین عالیجناب منشی سید حسن علی صاحب رضوی رئیس قصبہ سوہن ضلع فتحپور

سخیٰ صاحب کا دیوان فرارفتہ ملاحیم
حسن علی نے اوسکے طبع کی تاریخ یوں لکھی

کہا سیر مجنون نے مجھے دلسے کر تو خوشی
بر آیا آج مقصود دل و جان سخیٰ نیکو
۱۳۰۸

ولہ

چھپ گیا آج یہہ دیوان سخی
اوسکی تاریخ حسن نے لکھی

للہ الحمد بر آیا مقصود
نکر مقصود سخیٰ محمود
۱۳۰۸

از نتایج افکار در بار طبع سلیم عالیجناب سید شاہ محمد علیم صاحب المتخلص بہ علیم - الہ آبادی

طرفہ دیوان سخی مغفور
ہر کہ دیدش بمذاق خاطر
حسب حالش چو بہ پرسید علیم
منصفے از سر انصاف بگفت

شد چو مطبوع درین آوانے
پیش نظارہ نہادش خوانے
سال طبعش بدل فرمانے
طبع گردید خوشا دیوانے
۱۳۰۸

از نتایج طبع عالی والاجناب خواجہ محمد وارث علی صاحب متخلص بہ وارث رئیس قصبہ کڑا ضلع الہ آباد

سنئے اشعار پر ارمان سخی
غزلیں ایسی پسند احباب
دیکھئے بول چال بہار میں

سنئے مضمون دل جان سخی
وحید کرتے ہیں سخندان سخی
طوطی ہند ہے زبان سخی

میر مقصود علی کے کد سے	چھپ گیا دیکھیے دیوان سخی
ہو نے یون ہین خلف سعادتمند	کیا بجا لائے ہین فرمان سخی
وارث رفتہ نے لکھی تاریخ	سنئے لو چھپ گیا دیوان سخی

ولہٗ

زور رستم سی بہی تہی آن سخی	ہے عیان تصویر سے شان سخی
کہتے ہین جس چیز کی خواہش ہوئی	غیب سے ہوتا تہا سامان سخی
اونکے فیاضی کی یہ حالت رہی	مرتے دم خالی تہا دامان سخی
شاعروں کا تذکرہ جب آگیا	یاد کرتے ہین سخندان سخی
بیٹے نے چہپوا دیا اونکا کلام	ہوگئی تعمیل فرمان سخی ۱۲
خاندانی واسطہ ہے کیون نہ ہو	وارث رفتہ ثنا خوان سخی
فکر تاریخ طبع مین یہ کہا	وہ لطافت کا ہے دیوان سخی
	۱۳۰۸ھ

چکیدۂ کلک گوہر سلک عالیجناب نواب مرزا خان صاحب المتخلص بہ داغ دہلوی

ہے یہ دیوان کہ بہار جاودان	شوخی رنگ مضامین دیکھنا
داغ نے لکھا ہے اسکا سال طبع	گلشن طبع سخی صاحب کہلا
	۱۳۰۸ھ

از نتایج فکر صائب عالیجناب حکیم سید محمد علی حسین خان صاحب رضا صفوی لکھنوی المعروف بہ حکیم انور آغا متخلص بہ خرد دعا لمہ

مطبوع شد کلام سخی با صد اہتمام
زان بحر کہ بود بدہلی و لکھنؤ
از اوج ذہن فکر بلندش بہر غزل
وصف صنائعش چہ بگویم مطول است
حاوی شدن بکل صنائعش سہل نیست
تاریخ طبع گفت خرد بعد المطلع

تفریح بخش طبع و دل شاعران شد
جو سے بجوئے ملک دکن ہم روان شد
یکسر زمین شعر و سخن آسمان شد
اظہار علم معنی و علم بیان شد
ہر کس بقدر فہم خودش مدح خوان شد
طباعیش ز طبع کلامش عیان شد
۱۳۰۵ ہجری

ایضاً

ظاہر ہے کہ ہے مبدء فیاض کا فیض
تاریخ عیسوی خرد نے لکھی

دیوان سخی چھپا جو بہر احباب
دیوان ہے سخی کا بحر فیض ہاب
۱۸۹۱ عیسوی

از نتایج طبع رنگین جناب آقا میرزا احمد صاحب المتخلص بہ سرور حیدرآبادی

نام سخی است زندہ از طبع ہر دو دیوان

ہم دفتر بلاغت ہم دفتر فصاحت

مسرور سال طبعش از طبع خویش بپرسید	گفت از کمال حیرت ہم دفتر فصاحت ۱۳۰۸ھ

ایضاً

دیوان سخن کا ہو چکا طبع	کیون ہر مشتاق ہو نہ جویا
مسرور نے سال طبع لکہا	اشعار کا ہے خزانہ گویا ۱۳۰۸ھ

از نتایج افکار در بار عالیجناب حکیم میر مہدی حسن صاحب المتخلص احسن لکہنوی بہ عالیجناب شوق مرحوم مصنف زہر عشق

نظم دلکش ہوئی وہ مطبوع جہان	ہر لفظ مین جسکے لطف زیبائی ہے
احسن نے لکہا یہ سال طبع دیوان	گلزار سخن مین لو بہار آئی ہے ۱۳۰۸ھ

ایضاً

ہوا مطبوع جب کلام سخن	ہر سخنور سے نظم کی تاریخ
جب ہوئی فکر سال احسن کو	شاہد نظم بس کہی تاریخ ۱۳۰۸ فصلے ۱۳۰۸ ہجری

تقریظ و قطعہ تاریخ از تراوش قلم اعجاز رقم عالیجناب حکیم سید بادشاہ علی صاحب المتخلص ضیا لکہنوی نبیرہ والا جناب میر علی اوسط صاحب رشک مغفور

خدا کا شکر یون ہر ایک نعمت پر کرنا لازم ہے مگر بمفحوائے ان تعدوا

نعمة الله لا تحصوها - سب کا شکر یہ انسان ضعیف البیان
کہان ادا کر سکتا ہے تاہم بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک
کلہ صرف زبان ہے کا شکر ہر ناطق کو کرنا لازم و واجب ہے یہہ زبان
ہی وہ چیز ہے جسنے انسان کو اشرف المخلوقات بنا دیا یہی زبان ہے
جسنے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سردار فصحان عرب
کر دیا قرآن مجید گواہ ہے یہی زبان ہے جسنے شعراے عرب کو کیسے کیسی خلعت افتخار کی دلوا
کیسے کیسے علم نیکنامی بلند کئے کیسی کیسی جنگین محض زبان کی گویائی سے
سر ہو گئین دور کیون جاے اپنے ہی زمانہ کا حال دیکہہ لیجیے کہ اسی
زبان سے کیسے کیسے احسان اردو کے جان پر کئے اسیکے باعث
سے میر سودا ناسخ آتش نامور ہوے کلام کے جہنڈے گاڑ گئے
اپنے زبان سے زبان اردو کے آئینہ کو جلا دیگئے اون کے تو
حق احسان سے ادا ہونا دشوار ہے مین ایک ایسے شاعر نازک خیال
کا ذکر اسوقت کرنا چاہتا ہون جنہون نے بہت قریب زمانہ ہوا کہ اپنے
ابناے جنس اور اپنے اہل وطن اردو والون کے جانون پر احسان
کیا ایسے ایسے رنگ ایسے ایسے محاورات مین اشعار کہہ گئے
جو زبان کے واسطے سند ہونے کو کافی ہین واہ کیا کلام ہے کیا طرز
بندش کیا مضامین ہین کیا بول چال کیا صفائی کیا معاملہ بندی

اگر ذکر وصل ہے تو اس خوبی سے کہ زاہد صد سالہ بہی سنکر دل ہاتہہ سے کہو کر اوسیکے تلاش مین مصلا تہہ کرکے دلرباؤن کے آستانہ پر جبین نیاز رکہے اگر ذکر ہجر ہے تو اس ڈہنگ سے کہ پتہر جگر والے بہی پسیج جائین بے اختیار آنکہو نسے آنسو نکل آئین غرض کہ مرقع خیال ہے بیمثال ہے اون مرحوم نے تو اپنے اخوان عالم پر احسان کیا ہے تہا مگر وہ احسان اونکا پردہ خفا ہی مین تہا یعنے کلام مطبوع نہونے پایا تہا کہ انتقال فرمایا مگر بمصداق اگر پدر نتواند پسر تمام کند اون کے خلف باشرف حضرت سخی مرحوم کے امیدون کے مقصود یعنے میرے محب ولی جناب میر مقصود علی صاحب نے بکمال جانکاہی و محنت شاقہ و صرف کثیر باوصف کم استطاعتی اپنے صرف خاص سے اپنے زمانہ قیام و ملازمت حیدرآباد دکن مین اوسکو چہپواکر اہل سخن احسان کیا ۔ خدا اوسکو مقبول عالم کرے مین اس دیوان مخزن فصاحت کا حق تعریف تو ادا نکر سکا مگر اپنے خوبش دلی کو جو حضرت مصنف مرحوم اور اونکے فرزند ارجمند کے محبت کے باعث سے تہا صرف ایک قطعہ تاریخ مین اظہار کردیا ہے وہ ہدیہ ناظرین ہے ۔

قطعہ

دیوان کیا سخی کا ہے بیمثل و بے نظیر	جسپر مذاق صد مٹے ہے رنگینیان نثار

کیونکر نہ بے نظیر ہو دیوان یہہ رہین
ہے جسمین التزام بحور خفیف کا
بحر تقارب و متدارک کے ماسیوا
کیا روزمرہ صاف ہے کیا بول چال ہے
ڈوبی ہوئی ہے رنگ مین ہر بیت ہر غزل
راز و نیاز عاشق و معشوق یون ہین نظم
ہے حال ہجر نظم کہین ایسے درد سے
تصویر بزم کی کہین یون کھینچی ہے صاف
اس رنگ سے کیا ہے گلونکا بیان حسن
بلبل کے چہچہونکا مزہ اسمین ہے ضیا

ایسا ہوا نہین کوئی دیوان بے بہا
غزلین مسدسات ہین سب ہے نیا شعار
شاید مثمنات و غزلین ہون زینہار
گویا ہے لکھنؤ کی زبان صاف آشکار
دیوان نہین کھلا ہوا ہے دیکھو لالہ زار
پھر جاے صاف آنکھ مین تصویر بزم یار
پتھر کا بھی جگر ہو تو ہو سنکے بیقرار
ہو جائین مست دیکھنے سے جسکے بادہ خوار
لذت آتا ہے ترانۂ بلبل کا بار بار
زیبا ہے کہئے اسکو اگر نغمۂ ہزار
۱۳۰۸ ہجری

ولہ

مقصود علی ابن سخی کے گھر سے
پائی یہہ طبع کی ضیا نے تاریخ

چھاپا گیا جب کلام مسعود سخی
پورا ہوا ابدکن مین مقصود سخی
۱۳۰۸ ہجری

از تراوش کلک معنی سلک عالیجناب سید محمد سلطان صاحب
عاقل دہلوی پروپرائیٹر و ایڈیٹر اخبار آصفی

خدا کا شکر دیوان سخی چھپکر ہوا شایع
کیا ہے طبع فرزند سعادتمند نے اُسکے
کمائی نیک تھی اونکی خلف ایسے سلف سے ہے
مذاق خاص عجب شاعری کے ساتھ تقوی تھا
پڑی ہے جان تازہ شاعری کی جسم مین گو یا
سخن کے کالبد کے واسطے جان تمنا ہے
نتیجہ میر مقصود علی کے کوششوں کا ہے
یہہ دیوان لخت دل لخت جگر نے اسکو چھپایا ہے
بنارس مین مصنف کو بھی بیٹے نے ہی دیکھا ہے
کھی تاریخ عاقل نے کہ نظم روح افزا ہے

۱۳۰۸ ہجری

از نتایج افکار دربار عالیجناب سید محمد عسکر صاحب المتخلص بہ اخگر سلمہ
عالیجناب نواب سید حسین عطا خان صاحب المتخلص بہ مغفور مصنف دیوان ہذا

سخی نے کیا کہا دیوان رنگین اخگر خستہ
دل احباب روشن ہوگئے اسکے پرتو سے
بہار تازہ بخشی گلشن نازک خیالی کو
چراغ بزم لکھہ اس نور کی دیوان عالی کو

۱۳۰۸

ولہ

مطلع انوار یہہ دیوان عالی ہے تمام
طبع کی تاریخ اخگر نے کہی اسطرح سے
کیا کلام صاف ہے سو جان سے قربان سخی
ہے نرالی سب سے طرز شان دیوان سخی

تصویر سید مقصود علی مُرتب دیوان ہذا۔

خاتمہ

قبل از تذکرہ ترتیب دیوان ایک پیشین گوئی قابل یادگار عرض کرتا ہون

ذرا سنئے یہہ ماجرا سننیکے قابل ہے

جسروز والد مرحوم نے انتقال فرمایا اوسیدن خبر شدت علالت سنکر
عجیر شہر مرزاپور سے وطن آیا لیکن ہزار حیف کہ دفن ہونیکے بعد پہنچا۔
اوسوقت کی پریشانی کا حال اظہار سے مانع اختصار ہے۔ المختصر باستمساک عروۃ
الوثقے الصبر مفتاح الفرج تسبیح خوان معہ اعزا و احباب بالین
قبر پر گیا بوقت فاتحہ خوانی تسبیح گلے مین ڈال لی تہی بعد فاتحہ خوانی اوسکو
گلے سے اوتار قبر پر رکہہ کے دعائے مغفرت مین مشغول ہوا ابہی بواسطہ
تسبیح خاک پاک بلند کو مغفرت مرحوم کے لئے دست بدعا ہی تہا کہ دفعتاً
غزل مشاعرہ شیا بیچ ستذکرہ دیباچہ کا یہہ شعر مرنے دفن ہونیکے ساتہہ ہی
مرے گلبدن نے وفا کی لی + جو گلے مین پہولکا ہار تہا وہ لحد پہ میرے چڑہا دیا
یاد کر کے بے ساختہ ہنسا ہمراہیون نے تو اسکو حرکت مجنونانہ سمجہا۔
مگر چونکہ واقعہ پیش نظر تہا جب مضمون شعر بہی مسموع ہوا تو سنتے ہی سب ہو نیم
بجہہ عجیب کیفیت طاری ہوئی اور میری تو یہہ حالت ہوئی کہ اوسیوقت

بنیابتاً عتبات عالیات کے جانیکا قصد کیا لیکن ادائے رسم تعزیت مین ایک سال تک رہنا اور اپنے ذاتی کوشش سے بضاعت زاد راہ حاصل کرنا ضرور تہا لہذا مجبوراً بہ سلسلۂ ملازمت محکمہ بندوبست سرکار انگلشیہ شہر الہ آباد مین دو سال تک رہا وہان بوجہ قربت وطن محبت اقارب وغیرہ کو حارج سفر دیکہا لہذا ۱۲۹۶ہجری مین ترک روزگار کرکے بلدہ حیدر آباد مین آکر اس سرکار ابد پایدار کا نمک خوار ہوا اسے اگرچہ قلیل معاشی اعلے حوصلگی کے لئے یہان بہی مانع رہے لیکن باینہمہ موانع ادس مسبب الاسباب سنے دامن تمنا کو در مقصود سے خالی نہین رکہا یعنے ۱۲۹۷ہجری مین بہ نیابت مرحوم مغفور شرف زیارات سے مشرف ہوا اور ۱۳۰۰ھ مین جب وطن گیا تو وہان کو بیاض ہاے گمشدہ نہین ملین مگر ایک دیوان کرم خوردہ اور چند شہر یان وغیرہ اور بہت سے مسودات غزلہاے بحر خفیف کے (جس سے حضرت مرحوم کو عشق تہا) آلماری اور بستون مین سے ملے ۔ حیدر آباد مین آکر یہہ سوجہی ۔ کہ اسکے دو دیوان کردئے جاوین یعنے ایک خاص بحر خفیف دوسرا بحور مختلف کا جسکے خاتمہ پر شہر یان وغیرہ ہون اور بعد تہذیب اگر مطبع کا بندوبست ہو جاے تو تصویر معہ لائف مختصر ضرور ہو کہان یہہ ہیچمدان اور ننگ خاندان اور کہان عزم ترتیب دیوان بہ مصداق

مصرعہ   صلاح کار کجا و من خراب کجا + الحمد للہ و المنت کہ تہذیب
اور طبع کا سامان بہی اوہی کارساز حقیقی نے حسب خواہش فرما دیا
چونکہ یہہ دونون دیوان بلدہ حیدرآباد مین مرتب ہوکر طبع ہوئی
لہذا نظر برواج سنین مروجہ دو نام تاریخی سے تصنیف سخن و
نغمہ ہزار سے موسوم کئے گئے :-
عالیجناب مستغنی عن الالقاب راجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد
بنسۂ عالیان راجہ مہاراجہ پیشکار صاحب دولت سرکار آصفیہ
دام اقبالہ نے تصنیف سخن مین آٹھہ عدد کا تعمیہ فرمایا ہے مگر بنظر احقر
تعمیل ضرورت نہین اول تو سنہ ۱۳۱۰ فصلی مطابق ۱۳۱۲ ہے دوسرے
یہہ عجیب لطف ہے کہ فقرہ و الفاظ و حرف کو اس سنہ سے مانوس پاتا ہون
تو صنعتی ترکیب عمل بہی عرض کیجاتی ہے یعنے پورے عدد ازروے
ابجد جمع کرنیکے بعدہ ایکسے ضرب دیکر حاصل ضرب مین (۹) اضافہ
کرکے (۵) سے تقسیم کیجاوے تو اصولاً ہمیشہ بچینگے اوسی چار کو
(۳۲۵) من ضرب دے لینے سے سنہ ۱۳۱۰ فصلی برآمد ہون گے
اور سنہ ۱۳ کے لئے شفیق قلبی جناب حکیم میر بادشاہ علیصاحب
متخلص بہ ضیا کا مادہ نغمۂ ہزار النسب معلوم ہوا -
اسمین کوئی شک نہین کہ ایک ذرہ بے مقدار سے ایسے کام ہونا

نبدگانعالی میر محبوب علیخان بہادر مدظلہ العالی

روبراہ ہونا اوسی قادر مطلق ہی کی ذرہ نوازی سے ہے لاکن ساتہہ ہی یہہ بہی
ضرور عرض کرونگا کہ فیضان برکت سلطنت اسلامی بہی شامل حال ہے

جو مجہہ سے بے بضاعت سے ایسے فرایض اہم ادا ہورہے ہین لہذا
دست بدعا ہون کہ یارب العالمین بحق جناب رسولخدا و آلہ الاطہار
میرے سرکار عالی تبار یعنے نواب گردون جناب سکندر شوکت جمشید حشمت
رستم قوت ارسطو فراست حاتم سخاوت نوشیروان عدالت کریم و رحیم
المعروف بہ حضرت وبمخاطبت خطاب موروثی نظام الملک
نظام الدولہ حضرت فتح جنگ آصف جاہ رستم دوران افضل ارکان
سلطنت تیموریہ شاہ دکن خلداللہ ملکہ و حشمتہ کو با وارث تاج و تخت و وزیر
مملکت و ارکان سلطنت و خیرخواہان ریاست با عزو وقار و حشمت و منزلت
و ملک و دولت بخیر و نا نیست تا قیامت سلامت رکہیو - این دعا از من و
از جملہ جہان آمین باد -

قطعہ تاریخ طبع

نادر دیوان میرے پدر کا ۱۲ ‏ ‏ بے مثل چھپا سپاس یزدان
لکہہ دو مقصود مصرعۂ سال ‏ ‏ ہے شکر چھپا سخنی کا دیوان
۱۳۰۸ھ

ایضاً

یہ کہا ہیں انور مخلص نبلہ کعبہ کا تہا لکہد و مقصود اسکا ہی یہہ مصرع تاریخ طبع	بعض چیزین اوہمین کی بہی ملگئین ہے شکر رب مثنوی یہہ اکہ ہے ہولی نرادرے پر لطف سب ۱۳۰۸ھ

تمت

بمقتضاے الانسان مرکب من الخطاے والنسیان غلطیان تو بہت ہوئین جسکی تصحیح کامل غیر ممکن تہی مگر فاش غلطی کا غلط نامہ درج کردیا گیا بہر حال یہہ چند اوراق جناب مرحوم و مغفور اپنے یادگار مین زندہ جاوید چہوڑ گئے تہے جسے اس گمنام ننگ خاندان نے چہپوا بتوقع عیب پوشے نظر ناظرین الوالالبصار کیا ۔ گر قبول افتدزہے عز و شرف

ملتمس ۔ حقیر سید مقصود علے ضبغہ دار دفتر دیوانی سرکار عالی علاقہ راجہ راے رایان بہادر امانت ونت واقع شاہ علی بنڈہ محلات بلدہ حیدرآباد دکن فقط

غلط نامۂ دیوان سخن و انور مرحوم و مغفور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
دیباچہ				۵۲	۶	سے	بہی
۵	۹	نسبتی	نسبی	"	۱۱	اور	۰
۴	۱۵	بنت العنب	بنت العنب	"	۱۷	محفوظ	مخطوط
۶	۹	دلکشای	دلکشا ر	۵۵	۹	بہیجے	بیجہے
۲	۱۲	الف	۰	۵۷	۶	لوسے	بوسے
۳	۱۰	دلبر	دلبر	۵۸	۲	حلس	چپقلش
۸	۱۶	من	ہین	۶۰	۱	مار مار	بار بار
۱۳	۱۳	بہوں	بہورت	"	۵	الف	:
۱۸	۱۳	اذر	روزنہ	"	۱۳	ہو	رہو
۳۲	۱۶	۰	تر	۶۳	۹	۰	وہ
۳۵	۱۱	بڑاین	بڑہاین	۶۸	۲	کہیسے	تجہے
۳۷	۱۰	کہین	کبہی	۷۱	۱۲	وہ ہوئی	ہوئی وہ
۳۸	۸	باعون	باغونمین	"	۱۵	حیا	صبا
۴۱	۱۵	ٹپکتا	ٹپکتا	۷۲	۱۰	بہی	یہی
۴۲	۴	دیکہتے	دیکہیئے	۷۳	۱۰	۰	رفیق
"	۱۴	دشت	دست	"	۱۳	سہنے	سہمنے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۸	۱۲	۰	سے	۱۰۰	۳	کہلسے	کہلاتے
۷۹	۱۳	ڈالی	والی	״	۴	کریکے	کرسکا
۸۰	۵	اوسکی	اسکی	״	۷	کا	کو
۸۳	۳	طاقت	طلاقت	۱۰۲	۲	۰	ہارن
۸۴	۱	۰	سید مرحوم	״	۶	نہین	مین
۸۶	۱۲	پیغمبر	پیمبر	״	۱۰	منڈبن	مندین
۸۸	۵	ہی	بہی	۱۰۳	۲	و	۰
״	۶	یہہ کچہہ	کچہہ نہ	״	״	ہی	ہین
״	۱۳	چہپ	چیپ	״	۱۲	اولسے	اوسنے
״	۱۵	چہپا	چہپا	۱۰۴	۱	پاینگے	پائیگی
۸۹	۷	بزل	بزم	״	۲	ڈہونڈینگے	ڈہونڈہیگی
۹۰	۱۳	چپیا	چہپا	״	۱۳	پہاڑا	پیارا
۹۱	۶	یہہ	یہ	۱۰۵	۱	ویسا	ایسا
۹۲	۴	و	۰	״	۲	آسے	آئین
״	۱۰	میرا	میرے	״	۱۰	کناب	کمان
۹۶	۱	مین	سے	۱۰۶	۱	کہلاوجائین	کہدو جائیگی
״	۲	۰	جام	״	۵	سوسن	سوسن
۹۷	۱۵	دہہر	وہ	״	۱۴	سیے	۰

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۷	۸	چہم چہم	چہم چہم	۱۲۰	۹	استشپا	آشنا
۱۰۸	۱۲	۰	بہتا	۱۲۲	۱۱	۰	و
//	//	دیوار	دوار	۱۲۵	۱۲	نہین	ہین
۱۰۹	۹	۰	سبوئے	۱۳۰	۴	کہا	لا کہا
//	۱۵	رنما	جاتا	۱۳۷	۱۱	کاکل	کاہل
//	//	اوسکی	اسکی	//	۱۲	نشیب	نشست
//	۱۷	گریگا	کریگا	۱۴۲	۱۴	و	۰
//	//	یون	اُو	۱۴۳	۳	وہ	۰
//	۱۷	چلادینگی	جلادیگی	۱۴۶	۱۲	اسقدر	جسقدر
۱۱۰	۴	تجہسے	بجہتی	۱۵۰	۱۱	غشق	عشق
//	۱۳	بچہتاتے	بچہانے	۱۵۲	۱	پانی	مانی
۱۱۱	۶	نہ	یہہ	۱۵۹	۱۷	موتہہ	مونہہ
//	۱۲	گہے	لگی	۱۶۰	۳	پڑے	ہوسنے
۱۱۲	۹	یہہ	ہہ	//	۷	چلتاہے	چلتا ہو
۱۱۳	۱۴	اسدل راز	دل ناچار	۱۶۱	۷	۰	نہ
۱۱۴	۵	کرونگا	کرودنگا	۱۶۲	۱۱	آپ	آب
۱۱۷	۱۷	-	مین	//	۱۷	ہے	تہے
۱۱۹	۱۵	خیر	جبر	۱۶۹	۵	ہبن	ہین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۵	۵	ہین	مین	۱۸۰	۱۰	فرماسنے	فرماسے
۱۷۶	۴	باسترا	بانسریا	۱۸۲	۸	انتطباع	انطباع
//	//	سوہٹ	سوہت	//	۱۰	فنیاض	فیاض
//	۷	دیکھنے	دیکھے	۱۸۴	۱	البیان	الغیان
//	۱۴	لومکدت	لوٹارت	۱۸۷	۷	الہ آباد	اٹاوہ
۱۷۹	۵	و	۰	۱۸۹	۱۲	پہولکا	پہولونکا
//	۸	۱۳۰۸	سنہ ۱۳۰۸ھ	۱۹۰	۱	تعزیب	تعزیبت
//	۱۴	حسن علی	محمد حسن علی	//	۱۰	سنہ ۱۳۰۹	سنہ ۱۳۰۷
//	۱۲	۱۳۰۵ / ۱۳۰۸	۱۳۰۸	۱۹۱	۹	سنہ ۱۳۰۶	سنہ ۱۳۰۹
۱۸۰	۱	مجنون	محبون				

سید محمد علی حسین خان الصفوی معروف بہ حکیم انور آغا لکھنوی خرد تخلص

چھپ گیا اکثر کلام فیض انجام سخن
نام سفلان مضامین سے رہیگا رشک
ہاتھ آئے جتنے تصنیفات وہ سب چھپ گئے
شوق تھا بھاکا زبان سے بھی اونہین بنگالہ قلم
تھا علی کی پرورش سے نام اونکا خلق مین
تھے گرشتے رہنے والے پاس الہ آباد کے
سر تاریخی کی مظہر ہے سر الفلاع شعر
جلیستان آہو لی ہیلی داور اودیہ کتب

شاعرونکا کیون نہ ہو اس نظم سے نہ زد قوی
کی پیسرنے اونکی اسبارہ مین جن کی پیروی
جوکہ ضایع ہو گئی وہ طبع سے ہی ملتوی
انوسا سو مین تھا تخلص حسب رسم دہلوی
تارک الدنیا توکل پیشہ قانع منیروی
جو زمین سخت تہین اونسے بہی وہ سبز ہوئی
اے خرد اس شعر کو سمجھین شاعر لکھنوی
گیت ساون قطعہ غزلیات نامہ مثنوی

پہہ تاریخ بسبب دیر ملنے پہونچنے کے آخر مین درج کی گئی فقط

سں ـ ت ۸۹/۵ ۳/۰

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۹/۲/۵۰

۱۰۲۲۹

۱۵۳۱۲ ۸۹۱۶

س - ت

دیوان سخی

۵۱۳۱۲ حوالہ ملک اشترا

۱۹/۲/۵۱ ۸۲

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس علمی، مجلس انتظامی [illegible]

۲- اساتذہ جامعہ [illegible] کتابیں [illegible]

۳- طلبائے جامعہ [illegible] کتابیں [illegible]

۴- [illegible]

۵- [illegible]

۶- [illegible] کتاب کا [illegible] لازم ہے

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ [illegible]

۸- قلمی نسخے [illegible] جاری نہ کیے جائیں گے فقط